e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

اودھ نامہ
LUCKNOW روزنامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 296 Tuesday , July 28 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۲۹۷) لکھنؤ، بروز منگل ۲۸-جولائی ۲۰۲۶ء مطابق ۱۳-صفرالمظفر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

آسام میں تباہ کن سیلاب سے اموات، کھڑگے اور راہل کا اظہارِ تشویش

نئی دہلی۔(ایجنسی) آسام میں تباہ کن سیلاب نے بڑے پیمانے پر تباہی مچا رکھی ہے۔ اس سیلاب کی وجہ سے اب تک کم از کم 68 لوگوں کی موت ہو چکی ہے، جبکہ ریاست کے 25 اضلاع میں تقریباً 10 لاکھ لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ سیلاب سے بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان کے درمیان کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے متاثرہ لوگوں کے تئیں گہری ہمدردی اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے مرکزی و ریاستی حکومت سے راحت، بچاؤ اور بازآبادکاری کے کاموں میں ہر ممکن وسائل استعمال کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے آسام میں آنے والے تباہ کن سیلاب پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنا ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ ''اس قدرتی آفت نے کم از کم 68 قیمتی جانیں لے لی ہیں اور پوری ریاست میں بڑے پیمانے پر تکلیف اور تباہی پھیلائی ہے۔

طاہر حسین سمیت چار دیگر کی سزا 31 جولائی تک محفوظ

نئی دہلی:(ایجنسی) دہلی کی ایک عدالت نے پیر کو عام آدمی پارٹی کے سابق کونسلر طاہر حسین اور 2020 دہلی فسادات کے دوران انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) کے افسر انکت شرما کے قتل کیس میں قصوروار ٹھہرائے گئے چار دیگر افراد کو سنائی جانے والی سزا کی مقدار پر 31 جولائی تک اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا۔ پانچوں مجرموں کو سنائی جانے والی سزا کی مقدار پر دلائل سننے کے بعد ایڈیشنل سیشن جج پروین سنگھ نے جمعہ تک اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا۔ سماعت کے دوران دہلی پولیس نے عدالت سے تمام پانچوں مجرموں کو سزائے موت سنانے کی درخواست کی، یہ کہتے ہوئے کہ انہوں نے شرما پر ان کے بے لگام حملے میں حیوانی رویے کا سہارا لیا تھا۔ اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر مدھوکر پانڈے نے عدالت کو بتایا کہ مجرموں نے شرما کو اغوا کیا، ان پر وحشیانہ حملہ کیا اور انہیں قتل کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی موت کے بعد بھی وہ ان پر حملے کرتے رہے۔

طلبہ کی گرفتاریوں پر سی جے پی برہم، دوبارہ احتجاج کی دھمکی

بی جے پی اقتدار ریاستوں میں مظاہرین اور طلبہ کارکنوں کے خلاف پولیس کارروائی پر سی جے پی سخت برہم، مودی حکومت پر معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام عائد

نئی دہلی (یو این آئی) کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) نے آسام، بہار، مغربی بنگال اور دہلی سمیت مختلف ریاستوں میں مظاہرین اور طلبہ کارکنوں کے خلاف پولیس کارروائی پر سخت اعتراض ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر حکومت نے مظاہرین کے خلاف کارروائی نہ کرنے کی اپنی یقین دہانی پر عمل نہیں کیا تو پارٹی دوبارہ تحریک چلانے پر مجبور ہوگی پارٹی کے قومی ترجمان آشوتوش رانکا نے پیر کو ایکس پر ایک پوسٹ میں مرکزی وزراء جے پی نڈا اور ڈاکٹر جیتیندر سنگھ کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے بیان میں الزام لگایا کہ مظاہرین کے خلاف پولیس کارروائی نہ کرنے سے متعلق معاہدے کی کھلی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ مسٹر رانکا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہار اور مغربی بنگال میں سینکڑوں طالب علموں کو گرفتار کیا گیا ہے، جبکہ دہلی اور دیگر ریاستوں میں سینکڑوں طالب علموں کی نگرانی کی جا رہی ہے نیز انہیں ہراساں کیا جا رہا ہے۔ دہلی میں مظاہرین کو لاجسٹک مدد پہنچانے والے لوگوں کو بھی حراست میں لیے جانے کی رپورٹیں سامنے آ رہی ہیں۔ مسٹر رانکا نے مطالبہ کیا کہ مظاہرین کے خلاف درج تمام ایف آئی آرز فوری طور پر واپس لی جائیں، گرفتار طالب علموں کو رہا کیا جائے نیز مستقبل میں دہلی پولیس، مرکزی تحقیقاتی ایجنسیوں اور بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں کی پولیس کسی بھی مظاہرین کے خلاف نیا معاملہ درج نہ کرے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ قانونی معاملات سے متعلق تحریری معاہدہ حکومت کی طے شدہ وقت کے مطابق منگل تک فراہم کرایا جائے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ معاہدے کے تحت اگر اس سمت میں کارروائی نہیں ہوئی تو سی جے پی پھر سے دھرنا مظاہرہ شروع کرے گی۔ اس سے پہلے پارٹی کے چیف ترجمان سورَو داس نے بھی بیان جاری کر کے کہا تھا کہ حکومتِ ہند کی یقین دہانی کے بعد ہی سی جے پی نے اپنا ملک گیر مظاہرہ واپس لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی اور این ڈی اے کی حکومت والی ریاستوں میں مظاہرین کے خلاف تادیبی کارروائی جاری رہتی ہے تو یہ حکومت کے وعدے اور لاکھوں نوجوانوں کے اعتماد کے ساتھ اعتماد شکنی ہوگی۔ مسٹر داس نے کہا کہ سی جے پی نے اپنا ملک گیر مظاہرہ حکومتِ ہند کی اس یقین دہانی کے بعد واپس لیا ہے کہ کسی بھی بی جے پی یا این ڈی اے کی حکومت والی ریاست میں مظاہرہ کرنے عالے کسی بھی کارکن کے خلاف تادیبی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ آسام، مغربی بنگال اور بہار سے مظاہرین کو حراست میں لینے، گرفتار کرنے اور انہیں نشانہ بنانے کی خبریں شدید تشویش کا باعث ہیں۔ بیان میں کہا گیا، ''ہم ہر مظاہرین کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہماری ٹیم ان تمام ریاستوں میں وکلاء کے ساتھ کام کر رہی ہے تاکہ حراست میں لیے گئے لوگوں کی رہائی کو یقینی بنایا جا سکے اور ہر ممکن قانونی امداد دی جا سکے۔ یہ ہم پہلے دن سے کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا، ''ہم حکومتِ ہند سے، خصوصاً جے پی نڈا اور ڈاکٹر جیتیندر سنگھ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ حکومت کی طرف سے دی گئی یقین دہانی کا احترام کریں اور حراست میں لیے گئے تمام لوگوں کی رہائی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہدایت دیں کہ ملک میں کسی بھی مظاہرین کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی نہ کی جائے۔ مظاہرین کے خلاف درج کی گئی ایف آئی آرز کو بھی واپس لیا جانا چاہیے۔''

انہوں نے حکومتِ ہند کو یاد دلایا کہ اس سلسلے میں انہیں تحریری ضمانت منگل (28 جولائی) تک فراہم کرنے کا وعدہ پورا کیا جائے۔ پارٹی نے اپنا ملک گیر مظاہرہ حکومت پر بھروسے کی بنیاد پر ہی ختم کیا تھا کہ وہ اپنے وعدے پر کھری اترے گی۔ اس وعدے کو توڑ کر نہ صرف حکومت سی جے پی سے اعتماد شکنی کرے گی، بلکہ ان لاکھوں نوجوانوں کے بھروسے کو بھی توڑے گی جنھوں نے مظاہرے کے بجائے بات چیت کا راستہ چنا۔ بیان میں کہا گیا، ''اس طرح کی اعتماد شکنی نوجوانوں کو قطعی ناقابل قبول ہے۔ حکومتِ ہند کو یاد دلایا جاتا ہے کہ اس کی ساکھ صرف وعدہ کرنے سے نہیں، بلکہ اس وعدے کو پورا کرنے سے ہے۔'' بیان میں نوجوان مظاہرین کو یقین دلایا گیا کہ وہ ڈٹے رہیں اور سی جے پی ان کے ساتھ ہے۔

ویب سائٹ لانچ، پریس کانفرنس کی اہم باتیں

سی جے پی کے ترجمان سورَو داس نے پارٹی کی سرکاری ویب سائٹ پر ساکشی (Saakshi) نامی آن لائن پلیٹ فارم کا افتتاح کیا۔

اس پلیٹ فارم پر 20 جولائی کو منعقدہ چلو پارلیمنٹ مارچ میں شریک مظاہرین پولیس کارروائی سے متعلق تصاویر اور ویڈیوز محفوظ طریقے سے اپ لوڈ کر سکیں گے۔ اس کے استعمال کی تفصیلی رہنمائی بھی ویب سائٹ پر فراہم کی گئی ہے۔

سورَو داس نے مظاہرین سے اپیل کی کہ وہ 20 جولائی کے احتجاج کے دوران اور اس کے بعد مبینہ پولیس تشدد سے متعلق تمام تصاویر اور ویڈیوز اس پلیٹ فارم پر اپ لوڈ کریں۔

پارٹی نے کہا کہ شدید زخمی کرنے، ہاتھ پاؤں توڑنے، پیلٹ گن چلانے یا کسی بھی قسم کی مبینہ زیادتی میں ملوث پولیس اور ریپڈ ایکشن فورس (RAF) کے اہلکاروں کی شناخت کی جائے گی۔

سورَو داس نے کہا کہ ایسے اہلکاروں کے خلاف باقاعدہ شکایات درج کرائی جائیں گی، ایف آئی آر درج کرانے کی کوشش کی جائے گی اور ضرورت پڑنے پر عدالت سے بھی رجوع کیا جائے گا۔

سو سال بعد بھی اہمیت کا حامل ہے گاندھی کا ستیہ گرہ: سونم وانگچک

نئی دہلی (یو این آئی) ماحولیاتی کارکن اور ماہرِ تعلیم سونم وانگچک نے پیر کو کہا کہ ایک بار پھر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ بابائے قوم مہاتما گاندھی کا عدم تشدد اور امن کا راستہ 100 سال بعد بھی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور آنے والے ہزاروں سال تک رہے گا۔ مسٹر وانگچک نے پیر کو یہاں راج گھاٹ پر گاندھی جی کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے بعد صحافیوں سے کہا، ''میں سب سے پہلے باپو کو یاد کرنے راج گھاٹ آنا اور ملک کو بتانا چاہتا تھا کہ ان کا بتایا ہوا راستہ آج بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا 100 سال پہلے تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ایسی حکومت کے ساتھ یہ طریقے نہیں چلتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ طریقہ حاکم سے زیادہ عوام کے دل تک پیغام پہنچاتا ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ مسٹر وانگچک نے نیٹ پیپر لیک نیز اس کے بعد 22 امیدواروں کی خودکشی پر وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کرتے ہوئے 28 جون سے یہاں جنتر منتر پر بھوک ہڑتال شروع کی تھی۔ کچھ دنوں کے بعد پولیس نے مسٹر وانگچک کو وہاں سے ہٹا کر اسپتال میں داخل کرا دیا تھا۔ حکومت کی طرف سے ان کے مطالبات پر کچھ یقین دہانی کرائے جانے کے بعد انہوں نے 26 دن کی بھوک ہڑتال ختم کی تھی۔

'آپ صرف احتجاج کرنے پر لاٹھی چارج نہیں کر سکتے'

دہلی پولیس کی کارروائی پر سپریم کورٹ کا سخت تبصرہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) سپریم کورٹ نے پیر کے روز طلباء کی حالیہ تحریک کے دوران مظاہرین کے خلاف پولیس کی بربریت پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ صرف تحریک چلائے جانے کی بنیاد پر لاٹھی چارج نہیں کی جا سکتی ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے یہ تبصرہ اُس وقت کیا، جب ملک کے مختلف حصوں میں مظاہرین کے خلاف طاقت کے استعمال سے متعلق عرضیوں کا ذکر (مینشننگ) اُن کے سامنے کیا گیا۔ ان میں ایک عرضی اُن طلبہ کے ایک گروپ کی جانب سے دائر کی گئی ہے، جنہوں نے الزام لگایا ہے کہ احتجاج کے دوران پولیس نے اُن کے ساتھ مار پیٹ کی۔ ایک دوسری عرضی میں یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ بہار کے سیوان میں مظاہرین کے خلاف اے کے-47 رائفل کا استعمال کیا گیا۔ اس پر عدالت نے کہا کہ پولیس کے ذریعہ طاقت کے استعمال کے الزامات کی آزادانہ جانچ ہونی چاہیئے۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو خط لکھنے والے وکیل نے اب اسی معاملے پر مفادِ عامہ کی عرضی (پی آئی ایل) بھی دائر کر دی ہے۔ اس سے قبل 3 دنوں پہلے بھیجے گئے خط پر چیف جسٹس نے کوئی نوٹس نہیں لیا تھا۔ درخواست گزار پریا مشرا کی جانب سے ایڈووکیٹ نریندر مشرا کے ذریعہ دائر مفادِ عامہ کی عرضی میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ سپریم کورٹ مدعا علیہان کو حکم دیتے ہوئے مینڈیمس کی رٹ جاری کرے۔ اس کے تحت متعلقہ واقعات سے جڑے تمام الیکٹرانک اور ڈیجیٹل شواہد کو فوری طور پر محفوظ رکھنے اور ریزرو کرنے کی ہدایات دی جائیں۔ ان میں سی سی ٹی وی فوٹیج، باڈی وارن کیمرہ فوٹیج، ڈرون فوٹیج، موبائل فون ریکارڈنگ، سوشل میڈیا پر دستیاب ویڈیو اور پوسٹ، پولیس وائرلیس اور مواصلاتی ریکارڈ، کال لاگ، کنٹرول روم ریکارڈ، تعیناتی سے متعلق ہدایت، جی پی ایس ریکارڈ اور دیگر سبھی متعلقہ الیکٹرانک اور دستاویزی ثبوت شامل ہیں۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ شواہد تباہ ہونے، تبدیل کیے جانے، ثبوت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کیے جانے اور گم ہونے سے بچایا جائے۔ اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ تمام ثبوت مناسب عدالتی اور تفتیشی اتھارٹی کے سامنے پیش کیے جائیں۔ عرضی میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ جہاں دستیاب شواہد، جیسے سرکاری ریکارڈ، الیکٹرانک شواہد، میڈیا رپورٹس اور دیگر قابلِ اعتماد مواد کی بنیاد پر یہ ظاہر ہوتا ہو کہ کسی شخص، سرکاری ملازم، پولیس افسر، سیکورٹی اہلکار یا کسی دیگر مجاز اتھارٹی کے ذریعہ پولیس جرم لگتا ہے تو وہاں آئین اور نافذ قوانین کے مطابق فوری طور پر ایف آئی آر درج کی جائے اور غیر جانبدار، آزادانہ اور مقررہ مدت کے اندر فوجداری جانچ شروع کی جائے۔

جوہر یونیورسٹی کے 38 عمارتوں کے انہدام پر عبوری روک

مرادآباد کمشنر نے آر ڈی اے کا حکم کیا معطل، جوہر یونیورسٹی کو بڑی قانونی راحت

مرادآباد:(ایجنسی) اتر پردیش کے رام پور میں واقع محمد علی جوہر یونیورسٹی کو بڑی قانونی راحت ملی ہے۔ مرادآباد کے ڈویژنل کمشنر آنجنیہ کمار سنگھ نے رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی (آر ڈی اے) کی جانب سے یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کے حکم پر اگلی سماعت تک عبوری روک لگا دی ہے۔ یونیورسٹی انتظامیہ کی اپیل پر سماعت کرتے ہوئے کمشنر نے فی الحال انہدامی کارروائی معطل کرنے کا حکم دیا، جس کے بعد یونیورسٹی کی عمارتوں پر بلڈوزر کارروائی روک دی گئی ہے۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے آر ڈی اے کے 15 جولائی کے حکم کے خلاف مرادآباد ڈویژنل کمشنر کی عدالت میں قانونی اپیل دائر کی تھی۔ پیر کو ہونے والی سماعت کے دوران کمشنر نے ابتدائی دلائل سننے کے بعد عبوری حکم جاری کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ سماعت تک جمود برقرار رکھا جائے اور کسی قسم کی انہدامی کارروائی نہ کی جائے۔

واضح رہے کہ رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی نے 15 جولائی کو محمد علی جوہر یونیورسٹی کی 40 عمارتوں میں سے 38 کو منظور شدہ نقشوں کے بغیر تعمیر شدہ قرار دیتے ہوئے غیر قانونی بتایا تھا۔ اتھارٹی نے یونیورسٹی انتظامیہ کو 20 دن کے اندر یہ عمارتیں خود منہدم کرنے کی ہدایت دی تھی اور خبردار کیا تھا کہ حکم پر عمل نہ ہونے کی صورت میں انتظامیہ خود کارروائی کرے گی۔ آر ڈی اے کے فیصلے کے بعد یونیورسٹی انتظامیہ، جوہر ٹرسٹ، طلبہ اور ملازمین نے اس کی مخالفت شروع کر دی تھی۔ یونیورسٹی کیمپس میں طلبہ کا احتجاجی دھرنا بھی جاری ہے۔ جوہر ٹرسٹ کا موقف ہے کہ آر ڈی اے نے دستیاب ریکارڈ اور متعلقہ دستاویزات کا مکمل جائزہ لیے بغیر انہدام کا حکم جاری کیا ہے۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے 20 جولائی کو ڈویژنل کمشنر کی عدالت میں اپیل دائر کرنے کے ساتھ ساتھ الٰہ آباد ہائی کورٹ سے بھی رجوع کیا تھا۔ دونوں مقدمات کی سماعت 28 جولائی کو مقرر تھی، تاہم مرادآباد کے سینئر وکیل آمود اگروال کے انتقال کے باعث عدالتی کارروائی متاثر ہونے کے امکان کے پیشِ نظر یونیورسٹی کی جانب سے پیر ہی کو جلد سماعت کی درخواست کی گئی۔ یونیورسٹی کے وکیل جنید اعجاز نے بتایا کہ ڈویژنل کمشنر کی عدالت نے ابتدائی سماعت کے بعد آر ڈی اے کے انہدامی حکم پر عبوری روک لگا دی ہے۔ ان کے مطابق آئندہ سماعت میں دونوں فریقین کے دلائل سننے کے بعد اس معاملے میں مزید کارروائی اور حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔ اس عبوری حکم کے بعد فی الحال محمد علی جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کے خلاف کسی بھی قسم کی انہدامی کارروائی نہیں کی جائے گی، جبکہ آئندہ سماعت میں مقدمے کی قانونی حیثیت اور آر ڈی اے کے حکم کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔

یونیورسٹی کیمپس میں طلبہ کا احتجاجی دھرنا بھی جاری ہے

پیپر لیک بل پر حکومت و اپوزیشن میں اتفاق، آج بحث اور ووٹنگ

'طلبہ کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں، امت شاہ جواب دیں، پی ایم مودی معافی مانگیں'، کھڑگے مودی حکومت پر حملہ آور

نئی دہلی۔(ایجنسی) پبلک ایگزامینیشن (غیر منصفانہ ذرائع کی روک تھام) ترمیمی بل، 2026 کے معاملے پر پارلیمنٹ میں جاری تعطل ختم ہونے کی امید ظاہر کی جا رہی ہے۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق اپوزیشن نے منگل کو اس بل پر بحث شروع کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے بات چیت کی، جس کے بعد حکومت اور اپوزیشن دونوں نے 28 جولائی کو بل پر بحث اور ووٹنگ کرانے پر اتفاق کر لیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بل پر بحث منگل کو دوپہر 12 بجے سے شروع ہو سکتی ہے۔ اس سے قبل پیر کے روز لوک امتحان ترمیمی بل لوک سبھا میں پیش کیا گیا تھا، تاہم اپوزیشن کے ہنگامے کے باعث اس پر بحث نہیں ہو سکی۔ اپوزیشن کا مطالبہ تھا کہ نیٹ پیپر لیک کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ پر مبینہ لاٹھی چارج کے معاملے پر پہلے ایوان میں بحث کرائی جائے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ اس معاملے پر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ ایوان میں آ کر بیان دیں۔ اسی مطالبے کے باعث لوک سبھا کی کارروائی دن بھر میں چار مرتبہ ملتوی کرنا پڑی۔ جب بھی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی، کانگریس اور سماجوادی پارٹی کے اراکین پارلیمنٹ بینر لے کر ایوان کے وسط میں پہنچ گئے اور حکومت کے خلاف نعرے بازی کرتے رہے۔

کانگریس کے قومی صدر اور راجیہ سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف ملکارجن کھڑگے نے طلبہ کے حالیہ احتجاج اور ان کے خلاف پولیس کارروائی پر مودی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ احتجاج میں شریک نوجوانوں کو نہ صرف دھمکیاں دی جا رہی ہیں بلکہ بہار اور مغربی بنگال میں کئی طلبہ کو زبردستی حراست میں بھی لیا گیا ہے۔ کھڑگے نے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو اس معاملے پر پارلیمنٹ اور ملک کے سامنے جواب دینا ہوگا، جبکہ وزیر اعظم نریندر مودی کو عوام سے معافی مانگنی چاہیے۔

'امت شاہ جواب دو، لاٹھی کا حساب دو'، پارلیمنٹ احاطہ میں مظاہرہ

پارلیمنٹ میں مانسون اجلاس ایک بار پھر ہنگامہ خیز ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اپوزیشن پارٹیاں دہلی میں مظاہرین طلبا کے خلاف پولیس اہلکاروں کی بربریت کو زوردار انداز میں اٹھا رہی ہیں۔ آج پارلیمنٹ احاطہ میں کانگریس اور دیگر انڈیا بلاک کی پارٹیوں کے لیڈران 'امت شاہ جواب دو، لاٹھی کا حساب دو' نعرہ لگاتے ہوئے نظر آئے۔ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے طلبا پر ہوئی لاٹھی چارج کے خلاف مظاہرہ کیا اور مودی حکومت سے کہا کہ اسے طلبا پر کیے گئے مظالم کا حساب دینا ہوگا۔ مظاہرین طلبا کے خلاف کارروائی کا معاملہ آج لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں بھی اٹھایا گیا، جس کی وجہ سے دونوں ایوانوں کی کارروائی شروع ہونے کے کچھ ہی دیر بعد اسے 12 بجے تک کے لیے ملتوی کرنا پڑا۔ راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے نے ایوان بالا کی کارروائی شروع ہونے کے بعد اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ ''ایسا ہندوستان کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا، جب طلبا کو پیٹا اور گھسیٹا گیا ہو۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''طلبا پر حملہ کے لیے امت شاہ ذمہ دار ہیں۔'' اس بیان پر برسر اقتدار طبقہ کے لوگوں نے سخت اعتراض کیا اور ایوان میں ہنگامہ شروع ہو گیا۔ دوسری طرف راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ جاری کر بہار میں طلبا پر اے کے-47 سے فائرنگ کیے جانے کی خبر پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''طلبا کے خلاف پورا کا پورا سسٹم ہی جانلیوا ہے۔

نیٹ پیپر لیک کے معاملے پر 'فاسٹ ٹریک کورٹ' کی سماعت پہلے دن ہی ملتوی

نئی دہلی۔(ایجنسی) ملک بھر میں طلباء کے احتجاجی مظاہروں کے درمیان حکومت نے نیٹ پیپر لیک کے ملزمین کو سزا دلانے کے لیے 'فاسٹ ٹریک کورٹ' تشکیل دی ہے۔ پیپر لیک معاملے کی پہلی سماعت آج بروز پیر، 27 جولائی کو دہلی کی راؤز ایونیو کورٹ میں 'پبلک اگزامینیشنز (پریوینشن آف انفیئر مینز) ایکٹ، 2024' کے تحت تشکیل دی گئی 'فاسٹ ٹریک کورٹ' میں ہوئی۔ اطلاع کے مطابق سی بی آئی کی جانب سے آج معاملے کی سماعت میں کوئی بھی وکیل کورٹ میں پیش نہیں ہوا۔ سرکاری وکیل کے موجود نہیں ہونے کی وجہ سے سماعت کو 3 اگست تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ فاسٹ ٹریک کورٹ کی اسپیشل جج انو گروور بالیگا کو نیٹ-یو جی 2026 پیپر لیک معاملے میں گرفتار کیے گئے دنیش بیوال اور وکاس بیوال کی ضمانت عرضیوں پر سماعت کرنی تھی۔ کورٹ نے 'ڈائریکٹر پراسیکیوشن' کو نیٹ پیپر لیک معاملے کے لیے 'پبلک پراسیکیوٹر' کی تقرری کرنے کے لیے کہا ہے۔ راؤز ایونیو کورٹ میں معاملے کی اگلی سماعت 3 اگست کو صبح 10 بجے ہوگی۔ دنیش بیوال اور وکاس بیوال، یہ دونوں ملزمین سی بی آئی کی جانب سے نیٹ-یو جی پیپر لیک سازش کے سلسلے میں گرفتار کیے گئے 13 ملزمین میں شامل ہیں۔

رام مندر چندہ چوری معاملہ: سپریم کورٹ کی ہدایت پر نئی ایس آئی ٹی تشکیل، چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ بھی ہوگا رکن

نئی دہلی۔(ایجنسی) ایودھیا میں رام جنم بھومی مندر ٹرسٹ کے نذرانہ و چندہ چوری معاملے میں سپریم کورٹ میں آج اہم سماعت ہوئی۔ اس دوران چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ کے سامنے اتر پردیش حکومت نے اپنے دلائل رکھے۔ ریاستی حکومت کی طرف سے معاملے کی پیروی کرتے ہوئے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو بتایا کہ معاملہ کی شفاف جانچ کے لیے دوبارہ ایس آئی ٹی بنا دی گئی ہے۔ سپریم کورٹ کی پچھلی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اس نئی ایس آئی ٹی کی ذمہ داری سینئر افسران کو سونپی گئی ہے۔ سالیسٹر جنرل نے بتایا کہ سپریم کورٹ کے مشورہ کے مطابق لکھنؤ رینج کے پولیس انسپکٹر جنرل کرن ایس۔ کو ایس آئی ٹی کا چیف بنایا گیا ہے۔ اس 3 رکنی ایس آئی ٹی میں آئی جی کرن ایس۔ کے علاوہ مزید 2 سینئر آئی پی ایس افسران کو شامل کیا گیا ہے۔ ان میں ایودھیا رینج کے ڈی آئی جی سومین ورما اور ایودھیا کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس گورو گروور شامل ہیں۔ اس معاملہ میں سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے مشورہ دیا کہ مالی بے ضابطگیوں کی جانچ کے لیے ٹیم میں کسی چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ کو بھی شامل کیا جانا چاہیے۔ عدالت کے اس مشورہ پر سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے اتفاق ظاہر کیا۔

بی جے پی نے تعلیمی نظام کو تباہ کر دیا ہے: اکھلیش یادو

لکھنؤ (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے الزام لگایا ہے کہ بی جے پی حکومت نے تعلیمی نظام کو مکمل طور پر برباد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹیوں، تعلیمی اداروں اور امتحانی نظام پر شدید بحران چھایا ہوا ہے اور حکومت تعلیمی نظام میں نااہل اور غیر رجسٹرڈ لوگوں کو جگہ دے رہی ہے۔ پارٹی کی طرف سے جاری کردہ بیان کے مطابق مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ تعلیم اور تعلیمی اداروں کو بچانے کے لیے پوری اپوزیشن متحد ہے۔ انہوں نے نیٹ پیپر لیک کے خلاف چلنے والی تحریک کی کامیابی پر نوجوانوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ طلبہ کے جدوجہد اور ان کے حوصلے کی جیت ہے۔ سماج وادی پارٹی کے سربراہ نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت طلبہ کی آواز کو دبانے کا کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں احتجاج کرنے والے کئی طلبہ کو جیل بھیجا گیا، سوشل میڈیا پر حکومت کے خلاف لکھنے والوں پر بھی کارروائی کی جا رہی ہے اور طلبہ کو مسلسل ہراساں کیا جا رہا ہے۔ مسٹر یادو کا الزام ہے کہ بہار میں پولیس نے احتجاج کے دوران اے کے 47 کا بھی استعمال کیا۔ انہوں نے حکومت سے نوجوانوں کے شعور کو چیلنج نہ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کی پالیسیاں طالب علم اور نوجوان مخالف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے ایجنڈے میں نوکری اور روزگار شامل نہیں ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ نیٹ امتحانی پیپر لیک معاملے کے بعد جن طلبہ کی موت ہوئی، ان کے خاندانوں کی حکومت نے کیا مدد کی۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی پی ڈی اے (پسماندہ، دلت اور اقلیت) کے ساتھ سماجی انصاف کے قیام کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔

بہار بند: سیوان میں اے کے-47 سے فائرنگ کرنے والا جوان معطل

پٹنہ سمیت کئی اضلاع میں 21 ایف آئی آر درج، 450 گرفتار

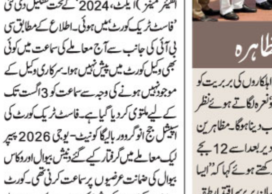

پٹنہ (ایجنسی) بہار بند کے دوران سیوان میں ہوئے پرتشدد مظاہرے کے درمیان اے کے-47 سے فائرنگ کرنے والے پولیس جوان کے خلاف بڑی کارروائی کی گئی ہے۔ وائرل ویڈیو سامنے آنے کے بعد پولیس ہیڈکوارٹر نے معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے پولیس جوان ابھیشیک پٹیل کو فوری طور پر معطل کر دیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ابھیشیک پٹیل اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم (ایس آئی ٹی) میں تعینات تھے۔ پولیس محکمے نے اس معاملے میں محکمہ جاتی کارروائی بھی شروع کر دی ہے۔ واضح رہے کہ 25 جولائی کو بہار بند کے دوران سیوان میں مظاہرین اور پولیس کے درمیان صورتحال کشیدہ ہو گئی تھی۔ احتجاج کے دوران جھڑپ، پتھراؤ اور لاٹھی چارج کی نوبت آ گئی تھی۔ اسی دوران سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو تیزی سے وائرل ہوئی، جس میں ایک پولیس جوان اے کے 47 سے فائرنگ کرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ویڈیو سامنے آنے کے بعد پولیس محکمہ میں کھلبلی مچ گئی۔ افسران نے معاملے کی جانچ شروع کی اور ابتدائی کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ اہلکار کو معطل کر دیا۔ پولیس اب یہ پتہ لگانے میں مصروف ہے کہ کن حالات میں جوان نے ہتھیار کا استعمال کیا اور کیا فائرنگ قوانین کے تحت کی گئی تھی یا نہیں۔ بہار بند کے دوران ہوئے پرتشدد واقعات کو لے کر پولیس نے ریاست کے کئی اضلاع میں کارروائی تیز کر دی ہے۔

امریکہ ایران امن معاہدہ لبنان پر اسرائیلی حملوں کے خاتمے سے مشروط: مجتبیٰ خامنہ ای

امریکہ کا جارحانہ موقف سفارت کاری کو نقصان پہنچا رہا ہے: ایران

تہران، 27 جولائی (یو این آئی) ایرانی سُپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے کہا ہے کہ تہران اور واشنگٹن کے درمیان کسی بھی امن معاہدے کی بنیادی شرط لبنان پر اسرائیلی حملوں کا مکمل اور غیر مشروط خاتمہ ہے۔ مجتبیٰ خامنہ ای نے گزشتہ روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا ہے کہ لبنان کی علاقائی سالمیت کے تحفظ اور صیہونی حکومت کی جارحیت کا مکمل اور غیر مشروط خاتمہ امریکہ کے ساتھ مسلط کردہ جنگ کے خاتمے کے لیے کسی بھی معاہدے کی اولین شرط ہے۔ انہوں نے اپنے متعدد پیغامات میں لبنان کی مزاحمتی تنظیم حزب اللہ، اس کے سابق سربراہ حسن نصر اللہ اور جنوبی لبنان کے عوام سے بھی اظہارِ یکجہتی کیا ہے، جہاں اسرائیلی حملوں کا زیادہ تر مرکز رہا ہے۔ خامنہ ای نے کہا کہ ایران ان مظلوم مگر طاقت ور مجاہدین کے دفاع کو اپنی تزویراتی ذمے داری سمجھتا ہے۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایران اور امریکہ کے درمیان سفارتی رابطوں کی بحالی اور کشیدگی میں ممکنہ کمی کی اطلاعات گردش کر رہی ہیں۔ تہران اس مؤقف پر قائم ہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان جنگ کے خاتمے کے لیے اسرائیل کا لبنان پر حملے روکنا ناگزیر شرط ہے۔ ایران نے جون میں واشنگٹن کے ساتھ طے پانے والی مفاہمتی یادداشت کی پہلی شق میں بھی اس مطالبے کو شامل کیا تھا، تاہم بعد ازاں آبنائے ہرمز سے متعلق اختلافات کے باعث یہ مفاہمتی عمل تعطل کا شکار ہو گیا۔ دوسری جانب لبنانی فوج نے گزشتہ روز الزام عائد کیا کہ اسرائیلی افواج انخلاء کے عمل میں رکاوٹیں کھڑی کر رہی اور طے شدہ علاقوں سے پیچھے ہٹنے سے انکار کر رہی ہیں۔ لبنانی فوج کے مطابق اسرائیلی افواج جنوبی لبنان کے زیرِ قبضہ علاقوں میں اب بھی بلڈوزنگ، گولہ باری اور مشین گنوں سے سرچ آپریشنز جاری رکھے ہوئے ہیں۔ تازہ جھڑپوں میں لبنان میں اب تک کم از کم 4,329 افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جبکہ اسرائیل کے 37 فوجی اور چار شہری بھی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

☆ ایران کے امور خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا ہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان پیغامات کا تبادلہ جاری ہے، تاہم واشنگٹن کی فوجی کارروائیوں کے باعث سفارت کاری کو نقصان پہنچا ہے اور موجودہ حالات مذاکرات کے لیے سازگار نہیں ہیں۔ آسٹریا کے او آر ایف (او آر ایف) ٹیلی ویژن کو دیے گئے ایک انٹرویو میں بقائی نے واضح کیا کہ ایران کی اولین ترجیح فی الوقت مذاکرات شروع کرنے کے بجائے اپنی خودمختاری کا دفاع کرنا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہمارے درمیان پیغامات کا تبادلہ ہو رہا ہے، لیکن اس وقت ہماری ترجیح ایران کی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور اپنے عوام کا دفاع کرنا ہے۔" بقائی نے واشنگٹن پر سفارت کاری کو بار بار سبوتاژ کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ امریکی اقدامات نے مذاکرات کے لیے ضروری ماحول کو ختم کر دیا ہے اور یہ تہران کے ساتھ کیے گئے پچھلے معاہدوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔ ترجمان نے حالیہ امریکی حملوں کو ایران کے خلاف جاری ایک "غیر قانونی جنگ" قرار دیا اور مؤقف اختیار کیا کہ یہ کارروائیاں واشنگٹن کے اپنے وعدے پورے کرنے میں ناکامی کا واضح ثبوت ہیں۔ آبنائے ہرمز کے حوالے سے بقائی کا کہنا تھا کہ ایران بین الاقوامی بحری آمد و رفت کی سیکیورٹی کو یقینی بنانے کی اپنی ذمہ داری پوری کر رہا ہے، لیکن وہ اس تزویراتی بحری راستے کو ملک کی قومی سلامتی کے خلاف بطور پلیٹ فارم استعمال کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دے گا۔ حالیہ ہفتوں میں امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی اس وقت شدید ہو گئی جب امریکہ نے ایران پر حملے کیے اور تہران نے جواباً بحرین، اردن اور کویت سمیت خطے کے مختلف ممالک میں موجود امریکی فوجی تنصیبات اور آلات کو نشانہ بنایا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 8 جولائی کو تہران پر معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام لگاتے ہوئے ایران کے ساتھ طے شدہ مفاہمت کی یادداشت کے "خاتمے" کا اعلان کیا تھا۔ ایکسپریس نیوز پورٹل ایکسیوس ※ کی ہفتے کی رپورٹ کے مطابق، معاملے سے باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ صدر ٹرمپ نے اب امریکی فوج کو ایران پر مزید حملے نہ کرنے کی ہدایت جاری کی ہے، جس سے تقریباً دو ہفتوں سے جاری روزانہ کے حملوں کا سلسلہ رک گیا ہے۔

ایرانی اندرونی معاملات میں مداخلت، فرانسیسی سفیر طلب

تہران، 27 جولائی (یو این آئی) ایران نے اندرونی معاملات میں مداخلت پر تہران میں تعینات فرانسیسی سفیر کو گزشتہ روز طلب کر لیا۔ ایرانی وزارتِ خارجہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ فرانسیسی سفیر کو تہران میں تعینات 2 فرانسیسی سفارت کاروں کی سرگرمیوں پر طلب کیا گیا۔ اسماعیل بقائی نے ہفتہ وار پریس بریفنگ میں بتایا کہ ملاقات کے دوران اس بات پر زور دیا گیا کہ فرانسیسی حکومت گمراہ کن عنوانات کے تحت ایران کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور اس نوعیت کی سرگرمیاں بند کرے۔ ان کا کہنا ہے کہ دونوں فرانسیسی سفارت کار سول سوسائٹی سے رابطوں کے بہانے ایران کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہے تھے، ان کی سرگرمیاں ویانا کنونشن برائے سفارتی تعلقات کے تحت کسی صورت جائز نہیں تھیں۔ واضح رہے کہ 20 جولائی کو ایران کی سیکیورٹی فورسز نے 2 فرانسیسی سفارت کاروں کو حراست میں لے کر کئی گھنٹوں تک ان سے پوچھ گچھ کی، جس کے بعد انہیں فرانسیسی سفارت خانے واپس جانے کی اجازت دے دی گئی۔ حراست میں لیے گئے سفارت کاروں میں سے ایک نے الزام عائد کیا کہ دورانِ حراست اس کے ساتھ جسمانی بدسلوکی بھی کی گئی۔ فرانس کے وزیرِ خارجہ ژاں نوئل بارو نے اس واقعے کو دھمکی آمیز رویے کا نہایت سنگین اقدام قرار دیا۔

بحیرۂ کیسپین میں ایرانی تجارتی جہاز پر مبینہ یوکرینی حملہ، خطے میں نیا محاذ کھلنے کا خدشہ

تہران، 27 جولائی (یو این آئی) ایران کے ایک تجارتی بحری جہاز پر بحیرۂ کیسپین میں مبینہ یوکرینی حملے نے یوکرین اور مشرقِ وسطیٰ کے جاری تنازعات کے باہمی تعلق اور ممکنہ نئے محاذ کے خدشات کو جنم دے دیا۔ ایران کے مطابق ہفتے کے روز ہونے والے حملے میں ایک ایرانی ملاح جاں بحق جبکہ دوسرا زخمی ہوا، جس کے بعد تہران نے یوکرین کے سفارتی نمائندے کو دفترِ خارجہ طلب کر کے اس کارروائی کو دشمنانہ اور مجرمانہ اقدام قرار دیا۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ایران پر امریکا کے مسلسل 13 روزہ حملوں کے بعد وقتی وقفہ آیا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بحیرۂ کیسپین جسے طویل عرصے سے ایران کا نسبتاً محفوظ بحری راستہ سمجھا جاتا تھا، اب ممکنہ طور پر ایک نئے محاذ میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ ایران پہلے ہی اپنی جنوبی ساحلی پٹی پر دباؤ کا سامنا کر رہا ہے، جہاں امریکہ آبنائے ہرمز کے اطراف بحری ناکہ بندی برقرار رکھے ہوئے ہے، جبکہ یمن کے حوثی باغیوں کی کارروائیاں بحیرۂ احمر میں جہاز رانی کو متاثر کر رہی ہیں، ایسے میں بحیرۂ کیسپین میں بھی خطرات بڑھنے سے ایران کے اہم تجارتی اور تزویراتی بحری راستوں پر مزید دباؤ پڑ سکتا ہے۔ 2022ء میں ایران کی جانب سے روس کو شاہد (Shahed) ڈرون فراہم کیے جانے کے بعد تہران اور کیف کے تعلقات میں شدید کشیدگی پیدا ہوئی۔ یوکرین کا دعویٰ ہے کہ روس نے ایرانی ساختہ ڈرونز کو مزید بہتر بنا کر ہزاروں کی تعداد میں یوکرینی شہروں پر حملوں میں استعمال کیا، جبکہ یوکرینی افواج اب تک 44 ہزار سے زائد ایرانی ڈیزائن کے ڈرون مار گرانے کا دعویٰ کرتی ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بحیرۂ کیسپین میں یہ حملہ ایران کے لیے انتہائی تشویش ناک ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تنازع ایک اور بحری محاذ تک پھیل سکتا ہے۔ ایران نے ابھی تک یوکرین کے خلاف کسی ممکنہ جوابی کارروائی کا اعلان نہیں کیا، تاہم ایرانی مبصرین کا کہنا ہے کہ یوکرین ایران کے متعدد میزائل اور ڈرون نظاموں کی زد میں ہے، جس کے باعث تہران کے پاس عسکری ردِعمل کے مختلف آپشنز موجود ہیں۔ رپورٹس کے مطابق قطر، مصر، پاکستان اور دیگر علاقائی ثالثوں نے واشنگٹن اور تہران کو 10 روزہ جنگ بندی کی تجویز پیش کی ہے تاکہ گزشتہ ماہ طے پانے والی مفاہمتی یادداشت (MoU) پر مذاکرات دوبارہ شروع کیے جا سکیں۔ ماہرین کے مطابق بحیرۂ کیسپین میں پیش آنے والا واقعہ ایران پر اقتصادی اور عسکری دباؤ بڑھانے کی ایک کوشش ہو سکتا ہے، اگر ایران کے شمالی بحری راستے بھی غیر محفوظ ہو گئے تو اس سے توانائی کی برآمدات، تجارتی سرگرمیوں اور فوجی رسد کی ترسیل متاثر ہو سکتی ہے، جس سے مستقبل کے مذاکرات میں امریکہ کو نسبتاً زیادہ سفارتی برتری حاصل ہو سکتی ہے۔ دوسری جانب سابق امریکی نائب معاون وزیر دفاع برائے مشرق وسطیٰ مائیکل ملروئے کا کہنا ہے کہ جب تک ایران آبنائے ہرمز پر اپنا اثر و رسوخ برقرار رکھتا ہے، امریکہ کے لیے صورتِ حال آسان نہیں ہو گی۔ انہوں نے کہا ہے کہ فی الحال مذاکرات میں کسی بڑی پیش رفت کے آثار نظر نہیں آ رہے، جبکہ ایران بھی آبنائے ہرمز پر اپنا کنٹرول برقرار رکھنے پر مطمئن دکھائی دیتا ہے۔

برطانیہ میں غیر ملکی ورکرز کے لیے ویزا قوانین مزید سخت کرنے کی تیاری

لندن، 27 جولائی (یو این آئی) برطانیہ میں غیر ملکی ورکرز کے لیے ویزا قوانین مزید سخت ہونے کا امکان ہے، مڈ-اسکلڈ ملازمتوں کے کوٹے میں بڑی کٹوتی کی سفارش کر دی گئی۔ تفصیلات کے مطابق برطانیہ میں غیر ملکی ملازمین کی آمد کو کم کرنے اور مقامی افرادی قوت پر انحصار بڑھانے کے لیے امیگریشن قوانین میں ایک بڑی تبدیلی کی تیاری کی جا رہی ہے۔ برطانیہ کی مائیگریشن ایڈوائزری کمیٹی نے حکومت کو سفارش کی ہے کہ سال 2027 سے غیر ملکی ورکرز کو سپانسر کرنے کے لیے اہل مڈ-اسکلڈ ملازمتوں کی تعداد میں نمایاں کمی کی جائے۔ ایم اے سی کی جانب سے جاری کردہ رپورٹ میں مستقبل کی 'عارضی قلت کی فہرست' میں فی الحال شامل 52 پیشوں کو کم کر کے صرف 28 پیشے رکھنے کی سفارش کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ برطانیہ نے اب عام طور پر اسکلڈ ورکر ویزا روٹ کو صرف گریجویٹ سطح کی ملازمتوں تک محدود کر دیا ہے۔ تاہم، جو پیشے عارضی قلت کی فہرست میں شامل ہوتے ہیں، انہیں RQF لیول 3 سے 5 کے درمیان ہونے کے باوجود ویزا اسپانسر شپ کی خصوصی رعایت حاصل ہوتی ہے۔ نئی مجوزہ فہرست میں ڈیٹا انالیسس، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، انجینئرنگ، مینوفیکچرنگ اور کنسٹرکشن سمیت دیگر تکنیکی شعبوں کے 20 پرانے پیشے برقرار رہیں گے جبکہ 8 نئے پیشے شامل کیے جائیں گے۔ کاروباری سیلز، ہیومن ریسورس، قانونی خدمات، ایڈورٹائزنگ اور مارکیٹنگ کے کئی پیشوں کو فہرست سے نکالنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کریئیٹو سیکٹر سے وابستہ مصنفین، لکھاریوں اور فوٹوگرافرز کے لیے بھی سپانسر شپ ختم ہونے کا امکان ہے۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ ان 28 پیشوں پر مشتمل نئی لسٹ کو ابتدائی طور پر یکم جنوری 2027 سے 30 جون 2028 تک یعنی صرف 18 ماہ کے لیے نافذ کیا جائے۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ برطانوی صنعتیں غیر ملکی لیبر پر انحصار کرنے کے بجائے برطانیہ کے اندر ہی مقامی لوگوں کو بھرتی کریں اور انہیں تربیت فراہم کر کے افرادی قوت کی کمی کو پورا کریں۔ اگر برطانوی حکومت ان سفارشات کو تسلیم کر لیتی ہے تو ان کمپنیوں کے لیے شدید مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں جو درمیانی مہارت والے کاموں کے لیے غیر ملکیوں پر انحصار کرتی ہیں۔ تاہم، رپورٹ میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اس تبدیلی کا اثر پہلے سے برطانیہ میں موجود سپانسرڈ ورکرز پر نہیں پڑے گا اور وہ قانون کے مطابق اپنے ویزے کی توسیع اور مستقل رہائش کے لیے اہل رہیں گے۔

ایران اور امریکہ کے درمیان ثالثوں کے ذریعے پیغامات کا تبادلہ جاری ہے: ایرانی وزارت خارجہ

تہران، 27 جولائی (یو این آئی) ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا ہے کہ پاکستان اور قطر سمیت ثالث ممالک ایران اور امریکہ کے درمیان پیغامات کا تبادلہ کر رہے ہیں، تاہم ایران کی اولین ترجیح حملوں کے دوران اپنی خودمختاری کا دفاع کرنا ہے۔ آسٹریا کے نشریاتی ادارے سے گفتگو کرتے ہوئے اسماعیل بقائی نے کہا کہ ایران اور امریکہ کے درمیان ثالثوں کے ذریعے پیغامات کا تبادلہ جاری ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ ایران نے مفاہمتی یادداشت کے تحت 30 دن کے اندر آبنائے ہرمز سے محفوظ گزرگاہ یقینی بنانے کا وعدہ پورا کیا، لیکن اس مدت کے ختم ہونے سے پہلے ہی امریکہ نے مبینہ بحری جہازوں کے واقعات کو جواز بنا کر نئے حملے کر دیے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ایک سال کے دوران یہ تیسری مرتبہ ہے کہ مذاکرات کے دوران حملے کر کے ایران کی سفارتی کوششوں کو دھوکہ دیا گیا۔ ایرانی ترجمان نے مزید دعویٰ کیا کہ مفاہمتی یادداشت کے مطابق امریکہ اب تک ایران کے منجمد اثاثے بھی جاری کرنے میں ناکام رہا ہے۔

ٹوتھ پیسٹ میں 'مائیکرو پلاسٹک' کی رپورٹ سے بنگلہ دیش میں تشویش، لاکھوں افراد کی صحت کو خطرہ لاحق!

ٹوتھ پیسٹ کی کوالیٹی کو لے کر تمام برانڈز بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں۔ ہم میں سے کئی لوگ اکثر ان دعووں پر بھروسہ کرتے ہیں اور ان ٹوتھ پیسٹ کو خریدتے ہیں۔ اس دوران بنگلہ دیش میں فروخت ہونے والے ٹوتھ پیسٹ کی کوالیٹی کو لے کر ایک رپورٹ سامنے آئی ہے، جس نے شدید تشویش پیدا کر دی ہے۔ انوائرمنٹ اینڈ سوشل ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ای ایس ڈی او) کی جانب سے کی گئی ایک تحقیق میں ٹوتھ پیسٹ میں 'مائیکرو پلاسٹک' پائے گئے ہیں، جس سے لاکھوں لوگوں کی صحت پر اثر پڑ سکتا ہے۔ ای ایس ڈی او کی رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش میں فروخت ہونے والے 34 ٹوتھ پیسٹ کے نمونوں میں سے 26 میں مائیکرو پلاسٹک یعنی پلاسٹک کے انتہائی باریک ذرات پائے گئے ہیں۔ یہ اعداد و شمار کل نمونوں کا 76.5 فیصد ہے، جس سے لوگوں کی صحت اور ماحول کے لیے ممکنہ خطرات کے حوالے سے تشویش بڑھ گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 34 ٹوتھ پیسٹ کے نمونوں میں سے 26 میں مائیکرو پلاسٹک پائے گئے۔ یہ تعداد کل نمونوں کا 76.5 فیصد ہے۔ ای ایس ڈی او نے یہ تحقیق جولائی 2025 سے جون 2026 کے درمیان کی تھی۔ اس میں بنگلہ دیش، ہندوستان، تھائی لینڈ اور ویتنام میں تیار کیے جانے والے 19 بڑے برانڈز کے 34 نمونے شامل تھے۔ یہ نمونے ریٹیل دکانوں، سپر مارکیٹس اور ہول سیل بازاروں سے جمع کیے گئے تھے اور ان کی جانچ جہانگیر نگر یونیورسٹی کی 'لیبارٹری آف انوائرمنٹل ہیلتھ اینڈ ایکوٹوکسیکولوجی' میں کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق ٹوتھ پیسٹ میں مائیکرو پلاسٹک کی مقدار 20 سے 320 ذرات فی 100 گرام تک پائی گئی۔ ای ایس ڈی او کے محققین کا کہنا ہے کہ ٹوتھ پیسٹ میں مائیکرو پلاسٹک بالکل نہیں ہونا چاہیے۔ جبکہ مقامی اور غیر ملکی برانڈز سمیت بچوں کے ٹوتھ پیسٹ بھی اس کی زد میں آئے ہیں۔ مقامی طور پر تیار کردہ 25 مصنوعات میں سے 22 میں مائیکرو پلاسٹک پایا گیا۔ بنگلہ دیش کے علاوہ دیگر ممالک کی بات کریں تو ہندوستان کے 5 میں سے ایک، تھائی لینڈ کے 2 میں سے ایک اور ویتنام کے دونوں نمونوں میں بھی مائیکرو پلاسٹک ہونے کی بات سامنے آئی ہے۔ یہی نہیں بلکہ تحقیق میں شامل بچوں کے 6 ٹوتھ پیسٹ میں سے 4 میں بھی مائیکرو پلاسٹک ملا ہے۔ بچوں کے لیے بنائے گئے کوڈومو الٹرا شیلڈ فارمولا اسٹرابیری، میرل بیبی اسٹرابیری، میرل بیبی اورنج اور پیپسوڈنٹ کڈز اورنج میں مائیکرو پلاسٹک پایا گیا ہے۔ ای ایس ڈی او کے محققین کا کہنا ہے کہ ٹوتھ پیسٹ میں کسی بھی قسم کا مائیکرو پلاسٹک نہیں ہونا چاہیے۔ رپورٹ میں محققین نے بتایا کہ ان ٹوتھ پیسٹ میں فی 100 گرام کے اندر 20 سے لے کر 320 تک مائیکرو پلاسٹک کے ذرات موجود تھے۔ جانچ میں 'میڈی پلس فلورائیڈ جیل' میں سب سے زیادہ 320 مائیکرو پلاسٹک کے ذرات فی 100 گرام پائے گئے۔ وہیں 'کلوز اپ ریڈ ہاٹ' اور 'کلوز اپ مینتھول فریش' میں 160-160 ذرات ملے۔ کوڈومو الٹرا شیلڈ فارمولا میں 140، سگنل گرین ٹی میں 120، جبکہ پیپسوڈنٹ ایڈوانس سالٹ اور ہیمالیا کمپلیٹ کیئر میں 100-100 ذرات پائے گئے۔ سینسوڈائن فریش منٹ میں 80 ذرات ملے۔ حالانکہ جانچ کیے گئے 8 نمونوں میں مائیکرو پلاسٹک نہیں ملا۔ ان میں جین فریش، پیرا شوٹ جسٹ فار بیبی مینگو اور کلوز اپ ریڈ ہاٹ زنک فریش ٹیکنالوجی جیسی مصنوعات شامل ہیں۔ شواہد سے پتا چلتا ہے کہ مائیکرو پلاسٹک نظام تنفس، نظام ہاضمہ، مدافعتی نظام، دل اور اعصابی نظام کو متاثر کر سکتے ہیں، جس سے ممکنہ طور پر سوجن، اعضاء کو نقصان، ہارمونز کا عدم توازن، افزائش نسل کی صلاحیت میں کمی اور جنین کے ارتقاء پر اثر پڑ سکتا ہے۔

فلپائن کے دارالحکومت میں مارکوس کے خطاب سے قبل بم دھماکہ

منیلا، 27 جولائی (یو این آئی) حکام نے بتایا ہے کہ پیر کی علی الصبح فلپائن کے محکمہ انصاف کے داخلی دروازے کے قریب ایک خود ساختہ بم پھٹا، یہ واقعہ اس سے چند گھنٹے پہلے پیش آیا جب ملک کے سینیٹ کے قریب ایک مشتبہ ناکارہ آلے کا تعین ہوا۔ اس دھماکے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، اور دوسرے مشتبہ بم کا تعین اسی دن صدر فرڈینینڈ مارکوس جونیئر کی سالانہ "اسٹیٹ آف دی نیشن" تقریر سے چند گھنٹے قبل ہوا۔ قومی پولیس کے سربراہ جوزے میلینسیو نارٹاٹیز جونیئر نے پیر کو صحافیوں سے کہا کہ اس بات کا بڑا اندیشہ یا احتمال ہے کہ دونوں واقعات مربوط ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ پولیس کے پاس بم دھمکیوں، حقیقی بم دھماکوں اور دیگر کے خلاف ہنگامی منصوبے موجود تھے، تاہم کچھ چیز ہمارے قابو سے باہر ہو گئیں۔ صبح سویرے ہونے والا دھماکے کی تفصیلات سامنے نہیں آئیں۔ منیلا پولیس کے ترجمان فلپ انیس نے کہا، ہم ابھی تفتیش کر رہے ہیں، اس لیے ہم یہ بتا نہیں سکتے کہ دھماکہ وسیع پیمانے کا یا محدود سطح کا تھا۔ فلپائنی میڈیا پر شائع تصاویر میں دھماکے سے گاڑی کی ونڈ شیلڈ پر دراڑیں پڑنے اور وہاں معمولی سا ملبہ بکھرنے کا مشاہدہ ہوا ہے۔ پولیس نے ایک رپورٹ میں کہا کہ سینیٹ کے قریب پائی گئی ڈیوائس کو عمارت سے ملحقہ سڑک پر صبح تقریباً 8:30 بجے ایک ٹرک ڈرائیور نے دیکھا اور سیکیورٹی عملے کو اطلاع دی۔ متعلقہ تربیت یافتہ ٹیم نے موقع سے سامان نکالا جس میں بلاسٹنگ کیپ، ایک گھڑی اور ٹیسٹ کے لیے ایک جار میں بھورا پاؤڈر ※ شامل تھا۔ علاقائی پولیس ترجمان ہیزل آسیلو نے اس بات کا اندازہ لگانے سے گریز کیا کہ یہ ڈیوائس کتنے بڑے دھماکے کا سبب بن سکتی تھی۔ مارکوس کی پیر کو تقریر ایک ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب سیاسی تناؤ بڑھا ہوا ہے، نائب صدر سارا ڈوٹرٹے مواخذے کے مقدمے سے دو چار ہیں، اور رائے دہندگان جعلی سیلاب کنٹرول منصوبوں سے جڑے بدعنوانی کے اسکینڈل سے بھی متاثر ہوئے ہیں۔

وینزویلا میں زلزلے کے باعث 2 فیٹ کھسکی زمین،

اسرو-ناسا کے سیٹلائٹ ڈیٹا سے ہوا انکشاف

وینزویلا میں گزشتہ ماہ آئے 2 طاقتور زلزلوں کے حوالے سے اسرو اور ناسا کے مشترکہ مشن 'نسار' سیٹلائٹ نے اہم انکشاف کیا ہے۔ سیٹلائٹ ڈیٹا کے تجزیے سے پتہ چلا ہے کہ اس شدید زلزلے کے باعث کئی مقامات پر زمین تقریباً 60 سینٹی میٹر یعنی 2 فیٹ تک کھسک گئی، جس کی وجہ سے راجدھانی کاراکاس اور لاگوئرا میں شدید تباہی مچی۔ سائنسدانوں نے 24 جون کو آئے زلزلے سے قبل اور بعد میں نسار سیٹلائٹ سے لی گئی زمین کی تصاویر کا مطالعہ کیا۔ اس کے لیے 13 اور 18 جون کی تصاویر کا موازنہ 25 اور 30 جون کو لیے گئے ڈیٹا سے کیا گیا تاکہ زلزلے کے بعد زمین کی سطح میں ہوئی تبدیلیوں کا پتہ لگایا جا سکے۔ واضح رہے کہ 24 جون کو شمالی وینزویلا میں 7.2 شدت کا زلزلہ آیا تھا۔ اس کے 39 سیکنڈ بعد 5.7 شدت کا ایک اور طاقتور زلزلہ آیا۔ ان زلزلوں میں 5000 سے زائد افراد کی موت اور تقریباً 16700 افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع سامنے آئی تھی۔ کاراکاس اور لاگوئرا کے علاوہ تروجیلو، یاراکوئے، کارابوبو، اراگوا اور مرانڈا ریاستیں بھی متاثر ہوئی تھیں۔ سائنسدانوں نے زمین کی سطح میں ہونے والی معمولی تبدیلیوں کا پتہ لگانے کے لیے 'انٹرفیرومیٹرک سنتھیٹک اپرچر ریڈار' (انسار) تکنیک کا استعمال کیا۔ اس میں سیٹلائٹ کے بار بار گزرنے کے دوران جمع کیے گئے ڈیٹا کا موازنہ کر کے سیٹلائٹ اور زمین کے درمیانی فاصلے میں آنے والی تبدیلیوں کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ یہ پہلی بار تھا جب کسی بڑے زلزلے کے باعث زمین کی سطح میں ہوئی تبدیلی کو میپ کرنے کے لیے نسار کے 'ارجنٹ رسپانس سسٹم' کا استعمال کیا گیا۔ ناسا کی جیٹ پروپلشن لیبارٹری کے ماہر ارضی طبیعیات ایرک فیلڈنگ کے مطابق زلزلے کی فالٹ لائن سمندر سے ہوتی ہوئی مشرق کی جانب بڑھی اور کاراکاس کے شمال میں واقع انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے قریب دوبارہ ساحل پر آئی۔ اس حصے کے بالکل جنوب میں زمین کا کھسکاؤ سب سے زیادہ تقریباً 60 سینٹی میٹر (2 فیٹ) رہا۔

اسرائیل نے غزہ کی طرح جنوبی لبنان کو تقسیم کرنا شروع کر دیا

بیروت، 27 جولائی (یو این آئی) اسرائیل نے جنوبی لبنان کے علاقے کو مختلف حصوں میں نئی تقسیم شروع کر دی ہے۔ صیہونی فوج نے جنوبی لبنان میں مغربی کنارے طرز کی چیک پوسٹیں اور غزہ طرز جیسی یلو لائن کے نام سے ایک محدود رسائی والا علاقہ بھی بنا دیا ہے۔ ان چیک پوسٹوں اور فوجی حدود کے قیام سے اسرائیل جنوبی لبنان کو مرحلہ وار مختلف حصوں میں بانٹ رہا ہے۔ الجزیرہ نے ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ لبنانی فوج نے اتوار کو جاری کیے گئے ایک بیان میں کہا کہ اسرائیلی فوج مسلسل گولہ باری اور علاقے کو صاف کرنے کی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے، جس کے باعث طے شدہ معاہدے کے مطابق لبنانی فوج دیہات کا مکمل کنٹرول سنبھالنے سے قاصر ہے۔ لبنانی فوج کا کہنا ہے کہ وہ جنوبی لبنان میں سیکیورٹی کنٹرول سنبھالنے کی کوششیں کر رہی ہے لیکن اسرائیل اس میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ لبنانی فوج نے منگل کے روز 3 پائلٹ زون دیہات میں سے پہلے دیہات میں اپنے دستے تعینات کیے تھے۔ سیکیورٹی کی ذمہ داری سنبھالنے کا یہ اقدام گزشتہ ماہ امریکہ کی حمایت سے طے پانے والے اس معاہدے کے بعد کیا گیا، جس کے تحت اسرائیلی فوج کو جنوبی لبنان سے مرحلہ وار انخلا کرنا ہے۔ لبنانی فوج نے اپنے بیان میں کہا "اسرائیلی حملوں کا تسلسل فوج کی مکمل تعیناتی میں رکاوٹ بن رہا ہے اور دیہات و قصبوں کے رہائشیوں کی اپنے گھروں کو واپسی بھی روک رہا ہے۔" اسرائیلی انخلا کے پہلے مرحلے کے لیے تین دیہات یا پائلٹ زونز منتخب کیے گئے تھے، جن میں زوطر الغربیہ، فرون اور صریفہ شامل ہیں۔ تاہم، اسرائیل کی جانب سے انخلا کے واضح شیڈول نہ ہونے پر خدشات بدستور برقرار ہیں۔ لبنانی فوج نے بتایا کہ شہریوں کی اپنے گھروں کو واپسی کے باوجود زوطر الغربیہ کے مغربی حصوں طلبنین اور مطبیہ الفوقا میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ جاری رہی۔ بیان کے مطابق اسرائیلی فوج مطبیہ، حدہ، کونین، بنت جبیل، نبی ابل الساقی، خیام، المنصوری، بیت السیاد اور صور کے علاقے مجدل زون میں بلڈوزروں کے ذریعے مسماری، گولہ باری اور مشین گنوں کے ساتھ تلاشی کی کارروائیاں کر رہی ہے۔

صدر ٹرمپ نے ایران کے خلاف جنگ میں امریکی اسلحہ ختم ہونے کی خبروں کو مسترد کر دیا

واشنگٹن، 27 جولائی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے خلاف جنگ کے دوران امریکہ کے اسلحے اور گولہ بارود کی قلت سے متعلق خبروں کو مسترد کر دیا۔ امریکی صدر ٹرمپ نے اخبار وال اسٹریٹ جرنل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے پاس دنیا میں کسی بھی ملک سے کہیں زیادہ اسلحہ موجود ہے، بلکہ ہماری ضرورت سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ اس سے قبل وال اسٹریٹ جرنل نے رپورٹ کیا تھا کہ جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کے چیئرمین جنرل ڈین کین نے وائٹ ہاؤس کو فضائی دفاع میں استعمال ہونے والے انٹرسیپٹر میزائلوں کے ذخائر میں کمی سے آگاہ کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکہ کے جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کے چیئرمین جنرل ڈین کین نے خبردار کیا تھا کہ ایران کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی کارروائیاں دوبارہ شروع کرنا ممکن ہے، لیکن اس سے امریکی فوج کے پاس موجود میزائلوں کے ذخائر خطرناک حد تک کم ہو جائیں گے۔ ایک سینیئر عہدیدار نے نام ظاہر کیے بغیر کہا کہ ایران پر حملوں کا نتیجہ توقعات کے برعکس نکلا ہے، امریکی حملے ایران کو اندر سے متحد ہونے اور ایرانی رہنماؤں کو بیرونی خطرات پر توجہ مرکوز رکھنے کا موقع دے رہے ہیں۔

صدر ٹرمپ کو ایک اور سبکی کا سامنا، جن صحافیوں پر مقدمے کیے انہی کو ایوارڈ دینا پڑا

واشنگٹن، 27 جولائی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ایک اور سبکی کا سامنا کرنا پڑا ہے، جب ان کی موجودگی میں اُن صحافیوں کو ایوارڈ دیا گیا جن پر ان کی انتظامیہ نے مقدمے کیے۔ وائٹ ہاؤس میں، کیتھرین گراہم ایوارڈ کے اعلان کے وقت امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اُس وقت اچانک مشکل میں پھنس گئے جب اُن ہی صحافیوں کو ایوارڈ کے لیے بلایا گیا جن کے خلاف 10 ارب ڈالر کے ہتکِ عزت کے مقدمے کیے گئے۔ سالانہ عشائیے کی تقریب میں وال اسٹریٹ جرنل کی تحقیقاتی ٹیم کو "کیتھرین گراہم ایوارڈ برائے جرات اور احتساب" دیا گیا۔ یہ ایوارڈ ان صحافیوں کو دیا گیا جو جیفری ایپسٹین کے نام ڈونلڈ ٹرمپ کا مبینہ خط منظرِ عام پر لائے تھے۔ اس خط کے بعد ایپسٹین اسکینڈل نے دنیا میں تہلکہ مچا دیا، بڑے بڑے نام زد میں آئے۔ تقریب کے میزبان وولف بلٹزر نے ایوارڈ پیش کرتے ہوئے یاد دلایا کہ ڈونلڈ ٹرمپ نے ایپسٹین اسکینڈل کی اشاعت سے پہلے اخبار کے مالک روپرٹ مرڈوک سے رابطہ کر کے رپورٹ رکوانے کی کوشش کی، مگر اخبار پیچھے نہ ہٹا۔ بلٹزر نے یہ بھی بتایا کہ مقدمے کے دوران رپورٹر خدیجہ صفدر اور ان کے خاندان کو اپنا گھر چھوڑ کر منتقل ہونا پڑا۔ واضح رہے کہ جیفری ایپسٹین کے نام ڈونلڈ ٹرمپ کا مبینہ خط منظرِ عام پر لانے والے وال اسٹریٹ جرنل کے 8 صحافیوں کو "کیتھرین گراہم ایوارڈ فار کریج اینڈ اکاؤنٹیبلٹی" سے نوازا گیا ہے، اور اس تقریب کے دوران صدر ٹرمپ کبھی کندھے اچکاتے تو کبھی مسکراتے رہے۔

بیٹیاں تعلیم، تحقیق اور کامیابی کے میدان میں مسلسل آگے بڑھ رہی ہیں

ویر بہادر سنگھ پوروانچل یونیورسٹی کے 30ویں کانووکیشن میں گورنر آنندی بین پٹیل نے 75,800 ڈگریاں تقسیم

لکھنؤ، 27 جولائی۔ ریاستی گورنر اور ریاستی جامعات کی چانسلر محترمہ آنندی بین پٹیل کی صدارت میں ویر بہادر سنگھ پوروانچل یونیورسٹی، جونپور کا 30واں کانووکیشن منعقد ہوا۔ تقریب میں مجموعی طور پر 75,800 ڈگریاں تقسیم کی گئیں، جن میں 27,718 ڈگریاں طلبہ اور 48,082 ڈگریاں طالبات کو عطا کی گئیں۔ 83 ہونہار طلبہ و طالبات کو 84 تمغوں سے نوازا گیا، جن میں 52 طالبات اور 31 طلبہ شامل تھے۔ اسی طرح 339 محققین کو پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی گئی، جن میں 119 خواتین اور 220 مرد محققین شامل ہیں۔ ریاستی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ اعداد و شمار واضح کرتے ہیں کہ بیٹیاں تعلیم کے میدان میں مسلسل آگے بڑھ رہی ہیں، اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدل رہی ہیں اور اپنے مستقبل کی تعمیر کے لیے پہلے سے زیادہ سنجیدہ اور باخبر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمغوں میں طالبات کی نمایاں شمولیت ان کی صلاحیت، محنت اور تعلیمی امتیاز کا ثبوت ہے۔ ایک وقت تھا جب معاشرے میں بیٹیوں کی تعلیم پر کئی پابندیاں تھیں، لیکن آج یہی بیٹیاں جامعات میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہیں، تحقیقی کام انجام دے رہی ہیں، طلائی تمغے جیت رہی ہیں اور ملک کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔ ریاستی گورنر نے زیادہ تعداد میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے والے تمام محققین کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ڈگریوں اور تمغوں میں طالبات کی کارکردگی قابلِ تقلید ہے۔ انہوں نے طلبہ سے بھی اپیل کی کہ وہ مزید محنت کریں اور طالبات کی طرح تعلیم اور زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں کامیابیاں حاصل کریں۔ اس موقع پر ضلع جونپور اور غازی پور کے 500 آنگن واڑی مراکز کو آنگن واڑی کٹس فراہم کی گئیں۔ جنوری 2025 سے اب تک 33,363 آنگن واڑی مراکز کو کٹس دی جا چکی ہیں، جبکہ پورے صوبے میں اب تک 68,843 آنگن واڑی کٹس تقسیم کی جا چکی ہیں۔ ریاستی گورنر نے کہا کہ چھوٹے بچے ہی ترقی یافتہ بھارت کی مضبوط بنیاد ہیں، اس لیے ان کی غذائیت، صحت اور ہمہ جہت ترقی پر خصوصی توجہ دینا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنگن واڑی کارکنان بہترین خدمات انجام دے رہی ہیں اور جامعات و آنگن واڑی مراکز کے درمیان مضبوط ہم آہنگی قائم کی جائے تاکہ جامعات کا علم، تحقیق اور اختراعات معاشرے کے آخری فرد تک پہنچ سکیں۔ ضلع جونپور اور غازی پور میں تعینات پولیس اہلکاروں کی بیٹیوں سمیت 600 بیٹیوں کو ایچ پی وی ویکسین بھی دی گئی۔ عوامی تعاون سے پورے صوبے میں اب تک 2,25,947 ایچ پی وی ویکسینیشن مکمل ہو چکی ہیں۔ میرٹھ، کاشی سمیت کئی اضلاع میں سو فیصد ویکسینیشن کا ہدف حاصل کیا جا چکا ہے۔ ریاستی گورنر نے اس کامیابی پر ضلع مجسٹریٹس، چیف ڈیولپمنٹ افسران اور دیگر حکام کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے ایچ پی وی ویکسین مفت کیے جانے کے بعد تمام افسران اس بات کو یقینی بنائیں کہ ریاست کے ہر ضلع میں تمام مستحق بیٹیوں کی سو فیصد ویکسینیشن مکمل ہو۔ کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے چانسلر نے کہا کہ ویر بہادر سنگھ پوروانچل یونیورسٹی کے 30ویں کانووکیشن میں شرکت کر کے انہیں طلبہ کی محنت، علم اور لگن سے حاصل ہونے والی کامیابیوں کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے جامعات کو ہدایت دی کہ جن عظیم شخصیات کے نام پر ان کے اداروں کے نام رکھے گئے ہیں، ان کی زندگی، افکار اور خدمات سے طلبہ کو روشناس کرانے کے لیے مطالعاتی سرگرمیاں، مکالمے، تحریری مقابلے اور دیگر مسابقے منعقد کیے جائیں۔ نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ کو جن بھون میں مدعو کر کے اعزاز سے نوازا جائے گا۔ ریاستی گورنر نے کہا کہ جونپور، جو مہرشی یم دگنی کی تپسیا گاہ اور بھگوان پرشورام کی جائے پیدائش ہے، اپنی تاریخی، ثقافتی اور روحانی وراثت کی وجہ سے پورے ملک میں منفرد شناخت رکھتا ہے۔ دریائے گومتی کے کنارے آباد یہ شہر قدیم زمانے میں یم دگنی پوری اور اپنی علمی، ثقافتی و تعمیراتی عظمت کی وجہ سے شیرازِ ہند کے نام سے بھی مشہور رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تقریب کے مہمانِ خصوصی اتر پردیش این سی سی ڈائریکٹوریٹ کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل اور وششٹ سیوا میڈل سے سرفراز میجر جنرل گورو گوتم کی شخصیت طلبہ کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے، جو نوجوانوں کو نظم و ضبط، قائدانہ صلاحیت اور قومی خدمت کی راہ پر آگے بڑھنے کی ترغیب دے گی۔ ریاستی گورنر نے کہا کہ بھارت دنیا کے سب سے نوجوان ممالک میں شامل ہے اور نوجوان طاقت ہی ملک کی سب سے بڑی توانائی، سب سے بڑا سرمایہ اور روشن مستقبل کی سب سے بڑی امید ہے۔ اس طاقت کی حقیقی صلاحیت اسی وقت اجاگر ہو سکتی ہے جب اسے معیاری اعلیٰ تعلیم، بہترین اقدار اور بلند اخلاقی رہنمائی حاصل ہو۔ انہوں نے طلبہ سے کہا کہ ان کے ہاتھوں میں صرف ان کا اپنا مستقبل ہی نہیں بلکہ بھارت کے مستقبل کی سمت بھی ہے۔ انہوں نے سوامی وویکانند کے خیالات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کردار سازی ہی حقیقی تعلیم ہے۔ ایسی تعلیم جو سچائی، رحم، درگزر، محبت، ایثار اور برداشت کا درس نہ دے، وہ نامکمل ہے۔ ریاستی گورنر نے کہا کہ آج بھارت کا نوجوان جذبے، توانائی اور اختراع سے بھرپور ہے۔ حال ہی میں بھارتی نوجوانوں نے ملک کے پہلے نجی راکٹ وکرم-1 کی کامیاب لانچنگ کے ذریعے خلائی شعبے میں نجی شراکت داری کے ایک نئے دور کا آغاز کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے نوجوان سائنس دانوں اور اسٹارٹ اپس نے ثابت کر دیا ہے کہ بھارت اب صرف خلائی مشنوں کا تماشائی نہیں بلکہ خلائی دنیا کی نئی تاریخ رقم کرنے والا ملک بن چکا ہے۔ اسکائی روٹ ایرو اسپیس کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تقریباً 28 سال اوسط عمر رکھنے والی نوجوان ٹیم نے راکٹ تیار کر کے ثابت کر دیا ہے کہ بھارتی نوجوان ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ریاستی گورنر نے یونیورسٹی کو ہدایت دی کہ طلبہ کو اسٹارٹ اپ، تحقیق، اختراع اور ابھرتے ہوئے صنعتی و تکنیکی شعبوں سے جوڑنے کے لیے خصوصی کوششیں کی جائیں تاکہ وہ ان مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ جن ٹیکنالوجیز کے لیے بھارت کبھی دوسرے ممالک پر انحصار کرتا تھا، آج انہی شعبوں میں ملک قیادت کر رہا ہے۔ ہریانہ کے جند سے ملک کے سب سے طاقتور انجن اور سب سے طویل ہائیڈروجن فیول ٹرین کا آغاز اس کی مثال ہے۔ ریاستی گورنر نے کہا کہ مالی سال 2026-27 کے تعلیمی بجٹ میں تعلیم کے لیے تقریباً 1.39 لاکھ کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، جن میں 83,562 کروڑ روپے اسکولی تعلیم اور 55,727 کروڑ روپے اعلیٰ تعلیم کے لیے رکھے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ میں صنعتی اور لاجسٹک کوریڈورز کے قریب پانچ یونیورسٹی ٹاؤن شپ اور ایک نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیزائن کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے۔

امام حسینؑ کی عظیم قربانیوں نے اسلام و انسانیت کو بچایا: مولانا نازمن حیدر

لکھنؤ میں مختلف امام باڑوں میں مجالس، شب بیداری اور نوحہ خوانی کا سلسلہ جاری

لکھنؤ: حیدری مسجد، بیربل ساہنی مارگ، نیو حیدرآباد میں منعقدہ مجلس سے مولانا باقر علی زیدی نے خطاب کیا۔ امام باڑہ کبن رضوی، حسن پوریا میں مجلس سے مولانا نازمن حیدر زید پوری نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت رسولِ خدا (ص) نے اپنے پیارے نواسے حضرت امام حسینؑ کے بارے میں فرمایا کہ "حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں"۔ حضرت امام حسینؑ وہ عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے اسلام اور انسانیت کو بچانے کے لیے اپنے 71 ساتھیوں کے ساتھ عظیم قربانیاں دے کر دینِ اسلام کو محفوظ کر دیا۔ مجلس کا آغاز قاری حبیب عالم رضوی نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا، جبکہ علی عباس ممبئی، ظفر بنارسی، کمیل عباس، تابش رضوی وغیرہ نے پیش خوانی کی۔ عزادار خانہ نقی حسین، منصور نگر میں مجلس سے مولانا (ڈاکٹر) یاسوب عباس نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد امام کے فرزند امام زین العابدینؑ اور بہن حضرت زینب (س) نے امام حسینؑ کے مشن کو آگے بڑھایا۔ مجلس کے بعد انجمن غنچۂ مظلومیاں سمیت متعدد انجمنوں نے ماتم کیا۔ عزادار خانہ شجاعت حسین رضوی، حسن پوریا میں مجلس سے مولانا عباس ناصر نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مجالس اہلِ بیت سے محبت کی علامت ہیں۔ اسی طرح عزاخانہ افسر حسین مرحوم، حسن پوریا میں مولانا محمد شاہد رضا نے مجلس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن اور اسلام کی صحیح پہچان صرف درِ اہلِ بیت سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ آج مسلمانوں کی پستی کا سبب اہلِ بیت سے دوری ہے۔

انجمن قائم آلِ عبا، فاتحِ فرات اور اصلاحُ العزا باقرُ العزا قدیم کی شب بیداری

لکھنؤ: امام باڑہ آغا ابو صاحب، کاظمین روڈ پر انجمن قائم آلِ عبا کی سالانہ شب بیداری کا انعقاد کیا گیا۔ شب بیداری کی مجلس سے مولانا حسنین باقری نے کربلا کے شہداء پر ہونے والے ظلم و ستم کو بیان کیا تو عزادار غم سے رونے لگے۔ شب بیداری میں انجمن غنچۂ مظلومیہ، کاظمیہ عابدیہ، حسینیہ قدیم، شائق شجاع، شہیدِ فرات، شامِ غریباں اور محبانِ حسین نے اپنے سلام اور نوحے پیش کیے۔ اسی سلسلے میں امام باڑہ عباس رضا، پٹولی والی گلی میں انجمن فاتحِ فرات کی سالانہ شب بیداری کی مجلس سے مولانا باقر علی زیدی نے خطاب کیا۔ اس کے بعد شہر کی متعدد انجمنوں نے شب بیداری میں نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔ انجمن اصلاحُ العزا باقرُ العزا قدیم کی سالانہ شب بیداری کا انعقاد کربلا عظمت الدولہ بہادر، مہندی گنج میں کیا گیا۔ مجلس کا آغاز حسن عابد نے تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا۔ مجلس سے مولانا رحمت حسین نقوی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمنوں نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔

انجمن گلدستۂ اسلام کا الوداعی علم کی زیارت کے بعد اختتام

لکھنؤ: امام باڑہ رفیق حسین، رستم نگر میں جاری انجمن گلدستۂ اسلام کی شب بیداری کا اختتام الوداعی علم کی زیارت کے بعد ہوا۔ انجمن کی الوداعی مجلس میں محمد کامل رضوی نے مرثیہ پڑھتے ہوئے کربلا کے شہداء کی دردناک شہادتوں کو بیان کیا۔ مجلس سے قبل انجمن غنچۂ مظلومیاں، ظفر الایمان، غلامانِ حسین، دستۂ حسینی، نورِ حسینی اور کمر بنی ہاشم نے سینہ زنی کرتے ہوئے اپنے نوحے اور سلام پیش کیے۔

آج کی مجلس

امام باڑہ سجاد علی، جناب والی گلی، نقاس میں منگل کی رات 9:30 بجے مولانا ظہیر عباس مجلس سے خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔

مورننگ بریز گروپ کو موثر اور فعال بنانے پر زور

لکھنؤ: 27 جولائی (پی این ایس) مورننگ بریز گروپ کی ماہانہ میٹنگ اکرام الحق کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی۔ آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے محمد الیاس نے کیا، جس کے بعد ترجمہ پیش کیا گیا اور درود پاک پڑھا گیا۔ اس کے بعد ایجنڈے کے مطابق میٹنگ کی کارروائی شروع ہوئی۔ قدوس انصاری نے منتخب حدیث پیش کی۔ خوشتر جلیس احمد نے نماز کی شرائط، ارکان اور واجبات کے بارے میں مدلل گفتگو کی۔ اکرام الحق نے صحت و تندرستی کی اہمیت پر منتخب احادیث کی روشنی میں نہایت مفید اور معلوماتی گفتگو کی اور صحت کے حوالے سے عملی رہنمائی کی۔ ہندوستان کی جنگِ آزادی میں مسلمانوں کے کردار پر جاری سلسلہ ٭ گفتگو کے تحت آج بنگال کے عظیم مجاہد حضرت سید میر نثار کی حیات، جدوجہد اور خدمات پر خوشتر جلیس احمد نے تفصیلی خطاب کیا۔ بعد ازاں گروپ کو مزید موثر اور فعال بنانے کے لیے محمد الیاس، اسد عمر، توصیف عالم خان اور سعید عارف صدیقی نے اپنے خیالات اور تجاویز پیش کیں۔ طارق سمیع قدوائی نے اراکین کو بتایا کہ گروپ کے کنوینر خوشتر جلیس گزشتہ ایک سال سے گروپ میں تاریخِ اسلام کے موضوع پر ہونے والی سلسلہ وار گفتگو کو کتابی شکل میں مرتب کر کے شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے تمام اراکین سے درخواست کی کہ ہر رکن کم از کم پانچ کاپیاں خرید کر اپنے عزیز و اقارب کو تحفے میں دے، تاکہ ایک طرف کتاب کی اشاعت میں تعاون ہو اور دوسری طرف اس کے علمی و تاریخی مندرجات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکیں۔

لینگوتج یونیورسٹی کے وائس چانسلر کا اچانک معائنہ

معیاری تعلیم اور مؤثر انتظامی نظام پر زور

لکھنؤ 27 جولائی 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے پیر کے روز یونیورسٹی کیمپس کا اچانک معائنہ کرتے ہوئے تعلیمی و انتظامی انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس موقع پر انہوں نے مختلف تدریسی شعبوں، کلاس رومز، تجربہ گاہوں، مرکزی کتب خانے، انتظامی دفاتر اور کیمپس میں موجود دیگر سہولیات کا معائنہ کیا اور متعلقہ افسران، شعبہ جاتی سربراہان اور ذمہ داران سے مختلف امور کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ معائنے کے دوران وائس چانسلر نے شعبہ جات میں جاری تدریسی سرگرمیوں، آئندہ سمسٹر کی تیاریوں، طلبہ کو فراہم کی جانے والی تعلیمی و بنیادی سہولیات اور انتظامی دفاتر میں جاری دفتری امور کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ یونیورسٹی میں معیاری تعلیم، بروقت تعلیمی سرگرمیوں، مؤثر انتظامی نظام اور طلبہ دوست تعلیمی ماحول کو ہر صورت یقینی بنایا جائے تاکہ طلبہ کو بہترین تعلیمی تجربہ فراہم ہو سکے۔ پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مقاصد کے مطابق معیاری تعلیم، تحقیق، اختراع (انوویشن) اور مہارت پر مبنی تعلیم کے فروغ کو یقینی بنانا یونیورسٹی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تمام شعبہ جات منظم، مربوط اور وقت بند منصوبہ بندی کے تحت اپنی تدریسی و تحقیقی سرگرمیوں کو مؤثر انداز میں انجام دیں اور طلبہ کے لیے ایسا سازگار تعلیمی ماحول فراہم کریں جو ان کی علمی، فکری اور عملی صلاحیتوں کے فروغ میں معاون ثابت ہو۔ وائس چانسلر نے کیمپس کی صفائی، سرسبز و شاداب ماحول، نظم و ضبط، بنیادی سہولیات کی مؤثر دیکھ بھال اور جامعہ کے مجموعی تعلیمی و انتظامی معیار کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت پر بھی خصوصی زور دیا۔

اتر پردیش کی 06 بڑی صنعتی اکائیوں کو ایل او سی جاری کیا گیا

لکھنؤ: 27 جولائی۔ ریاست میں صنعتی سرمایہ کاری کو فروغ دینے اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کے مقصد کے ساتھ، اتر پردیش حکومت نے اتر پردیش صنعتی سرمایہ کاری اور روزگار کے فروغ کی پالیسی-2022 کے تحت چھ بڑی صنعتی یونٹوں کو لیٹر آف کمفرٹ (LOC) جاری کرنے کی منظوری دی ہے۔ یہ فیصلہ، ایک مجاز کمیٹی کی سفارشات پر مبنی، ریاست میں 716 کروڑ سے زیادہ کی نئی صنعتی سرمایہ کاری کی راہ ہموار کرے گا۔ اس سلسلے میں، ایڈیشنل چیف سکریٹری جناب آلوک کمار کے جاری کردہ حکومتی حکم کے مطابق، منظور شدہ پروجیکٹوں میں دھام پور بائیو آرگینکس لمیٹڈ (بریلی) کے سرمایہ کاری کے منصوبے شامل ہیں۔ ان منصوبوں کو پالیسی کے تحت مراعات فراہم کی جائیں گی، جیسے کیپٹل سبسڈیز اور خالص SGST ری ایمبر سمنٹ۔ اس سے صنعتوں کے قیام اور توسیع میں تیزی آئے گی، مینوفیکچرنگ سرگرمیوں کو فروغ ملے گا۔

لکھنؤ: ایتھنول ملا ہوا ایندھن پالیسی پر وزیر اعظم کو اجے رائے کا خط

وزراء کو برطرف کر کے غیر جانبدارانہ جانچ کا مطالبہ

لکھنؤ۔ ریاستی کانگریس صدر اجے رائے نے ایتھنول ملا ایندھن پالیسی کو لے کر وزیر اعظم کو خط لکھا ہے۔ خط میں مسٹر رائے نے ایندھن پالیسی کی ناکامی، بڑے پیمانے پر بدعنوانی اور صارفین پر پڑنے والے معاشی بوجھ کے باعث عوام میں بڑھتے ہوئے غصے کا حوالہ دیتے ہوئے سڑک و ٹرانسپورٹ کے وزیر نتن گڈکری اور پٹرولیم و قدرتی گیس کے وزیر ہردیپ سنگھ پوری کو فوری طور پر برطرف کر کے غیر جانبدارانہ جانچ کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مسٹر رائے نے وزیر اعظم کو پہلے لکھے گئے خط کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ سابقہ خط میں صرف آزاد سائنسی جانچ، شفافیت اور عوامی مفاد کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اب یہ معاملہ صرف پالیسی کا نہیں بلکہ وزارتی سطح کی جواب دہی کا بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متعلقہ وزارتیں سنگین سوالات کے تسلی بخش جواب دینے، عوامی مفاد کا تحفظ کرنے اور پالیسی سازی میں مکمل شفافیت قائم کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ مسٹر رائے نے کہا کہ حکومت ای-20 کے بعد ای-85 اور ای-100 جیسی پالیسیوں کی سمت بڑھتی دکھائی دے رہی ہے۔ ملک میں 35 کروڑ سے زیادہ رجسٹرڈ گاڑیوں کے صارفین کے خدشات اور عوامی مفاد کو نظر انداز کرتے ہوئے اس پالیسی کو ہر حال میں آگے بڑھانا ہی حکومت کی ترجیح بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایتھنول ملا پٹرول پالیسی کے حق میں کہا گیا تھا کہ اس سے درآمدی تیل پر انحصار کم ہوگا، کسانوں کو فائدہ ملے گا اور صارفین کو نسبتاً سستا ایندھن دستیاب ہوگا، لیکن آج ایتھنول ملا پٹرول بھی تقریباً اسی قیمت پر دستیاب ہے جس قیمت پر عام پٹرول ملتا تھا۔ خط میں مسٹر رائے نے لکھا کہ جمہوری جواب دہی کے اصول کے مطابق سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے وزیر نتن گڈکری اور پٹرولیم و قدرتی گیس کے وزیر ہردیپ سنگھ پوری کو فوری طور پر ان کے عہدوں سے برطرف کر کے غیر جانبدارانہ جانچ کرائی جائے۔ ساتھ ہی ایتھنول پالیسی سے متعلق ممکنہ مفادات کے ٹکراؤ کے سوالات کی بھی آزادانہ تحقیقات کی جائیں۔

آر پی آئی کے ریاستی ترجمان پرشانت مشرا سمیت سیکڑوں کارکن کانگریس میں شامل

لکھنؤ۔ کانگریس کی پالیسیوں پر اعتماد اور پارٹی قیادت پر یقین ظاہر کرتے ہوئے ہردوئی کے ریپبلکن پارٹی آف انڈیا (آر پی آئی) کے ریاستی ترجمان پرشانت مشرا اور ہردوئی، سیتاپور، لکھنؤ، لکھیم پور اور اناؤ کے سیکڑوں حامیوں نے آر پی آئی چھوڑ کر کانگریس کی رکنیت حاصل کر لی۔ کانگریس ہیڈکوارٹر میں ریاستی صدر اجے رائے نے آر پی آئی کے رہنماؤں اور کارکنوں کو کانگریس کی رکنیت دلائی۔ اس موقع پر اجے رائے نے پرشانت مشرا اور ان کے ساتھیوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس میں مسلسل نوجوانوں کے شامل ہونے سے تنظیم مضبوط ہو رہی ہے۔ کانگریس اور ہمارے رہنما راہل گاندھی نوجوانوں، کسانوں اور طلبہ سمیت ہر مسئلے پر سڑکوں پر اتر کر جدوجہد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت آمرانہ رویہ اختیار کیے ہوئے ہے اور نوجوانوں، طلبہ اور کسانوں کے خلاف طرزِ عمل اپنا رہی ہے۔ کانگریس کی جدوجہد مسلسل جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح ریاست کے مختلف اضلاع سے لوگ کانگریس میں شامل ہو رہے ہیں، اس سے پارٹی کو مضبوطی مل رہی ہے۔ پرشانت مشرا کے ساتھ پون کمار، انیل کپور، سکھوندر سنگھ، وپن کمار سنگھ، رام چندر گوتم، شمشیر، امیش کمار راٹھور، انوج پانڈے سمیت بڑی تعداد میں نوجوانوں نے کانگریس کی رکنیت حاصل کی۔ اس موقع پر کانگریس ترجمان ڈاکٹر اوما شنکر پانڈے، شعبۂ فکر کے نائب صدر سریندر یادو، عبداللہ شیر خان، کلدیپ دیواکر سمیت دیگر رہنماؤں نے پارٹی میں شامل ہونے والوں کا خیر مقدم کیا۔

ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی برسی پر کانگریس رہنماؤں نے خراجِ عقیدت پیش کیا

لکھنؤ۔ ملک کے سابق صدر اور میزائل مین ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی برسی کے موقع پر ریاستی کانگریس صدر اجے رائے سمیت دیگر کانگریسی رہنماؤں اور کارکنوں نے ڈاکٹر کلام کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ ریاستی ہیڈکوارٹر میں منعقدہ تعزیتی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے اجے رائے نے کہا کہ ڈاکٹر کلام کی زندگی سادگی، ایمانداری اور قومی خدمت کی ایک بے مثال مثال تھی۔ مسٹر رائے نے کہا کہ ایک عام خاندان سے تعلق رکھنے والے شخص کا ملک کے اعلیٰ ترین آئینی عہدے تک پہنچنے کا سفر دنیا بھر کے نوجوانوں کے لیے ہمیشہ تحریک کا ذریعہ رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے دفاع کو مضبوط بنانے اور میزائل ٹیکنالوجی میں خود کفالت حاصل کرنے میں ڈاکٹر کلام کا کردار کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اس موقع پر پارٹی ترجمان ڈاکٹر اوما شنکر پانڈے، شعبۂ فکر کے نائب صدر سریندر یادو، شہر صدر ڈاکٹر شہزاد عالم، کلدیپ دیواکر، انامیکا یادو، عبداللہ شیر خان، سنجے سنگھ، زینب حیدر، کے کے شکلا، جنیش یادو، راکیش پانڈے، شیلیندر دکشت، سوم دکل، اجے ورما، مسعود احمد، اجیت موریہ سمیت بڑی تعداد میں کانگریسی کارکن موجود تھے۔ اگر آپ چاہیں تو اسے مزید مختصر اخباری انداز یا پریس ریلیز فارمیٹ میں بھی ترتیب دیا جا سکتا ہے۔

77ویں جشن میلاد النبی کے سلسلے میں مشاورتی جلسہ

اہلِ لکھنؤ پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں: ایم اے حسیب

لکھنؤ: 27 جولائی (پی این ایس) محسنِ ملت ڈاکٹر ایم اے حلیم (رح) کی قائم کردہ مرکزی میلاد النبی کمیٹی (رجسٹرڈ) کے اراکین اور معزز شہریوں کا مشاورتی جلسہ کمیٹی کے سرپرست محمد وصی صدیقی کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا، جس کا آغاز قاری سعید احمد کی تلاوت کلام پاک اور آفتاب اثر ٹانڈوی کے نذرانہ نعت سے ہوا۔ کمیٹی کے جنرل سکریٹری ایم اے حسیب ایڈوکیٹ نے جلسے کی غرض و غایت بتاتے ہوئے 76ویں جشن میلاد النبی کی رپورٹ پیش کی اور 25/ اگست کو تاریخی جھنڈے والے پارک امین آباد میں منعقد ہونے والے 77ویں جشن میلاد النبی اور کل ہند مشاعرۂ نعت کے انعقاد کے لئے حاضرین سے مشورے طلب کئے۔ انھوں نے سرکار اور پولیس و ضلع انتظامیہ کا ہر سال جشن کے انعقاد میں بیش قیمت تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ ایم اے حسیب نے اہلِ لکھنؤ سے اس عظیم پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کی۔ پروگرام کے کنوینر جمال اعزاز نے جشن کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور تعاون کی درخواست کی۔ خزانچی قاضی اکرم ضیا نے ممبران سے اپنے عطیات جلد از جلد جمع کرنے پر زور دیا۔ شرکاء ٭ جلسہ نے جشن کو عظیم الشان پیمانے پر منعقد کرنے کے لئے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔ خان محمد امان اللہ، ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی، بلال احمد اور امتیاز علی خاں نے مفید مشورے دیے۔ عبدالقدوس نے بتایا کہ جشن کے افتتاح کے لئے دارالعلوم ندوہ کے ناظم اعلیٰ مولانا بلال عبدالحی حسنی ندوی کی منظوری حاصل ہو گئی ہے۔ صدرِ جلسہ مولانا جہانگیر عالم قاسمی نے محمد الرسول اللہ (ص) کی ولادت باسعادت کا جشن پورے احترام اور اسلامی جذبے کے ساتھ منانے اور فضول باتوں سے احتراز کرنے کی تلقین کی۔ جلسے میں شرکت کرنے والوں میں محمد وصی صدیقی، مولانا جہانگیر عالم قاسمی، ایم اے حسیب ایڈوکیٹ، جمال اعزاز، ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی، قاضی اکرم ضیا، صحافی خان محمد عبداللہ، امتیاز علی خاں، محمد بلال صدیقی، امان اللہ، فیاض احمد چرچل، آفتاب اثر، رحمت رسول، خالد اقبال، حاجی محمد فہیم صدیقی، انجینیر اسد عمر انصاری، خالد اقبال، محمد یاسر، رمیش جیسوال، محمد فیض خاں وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ جلسے کا اختتام مولانا جہانگیر عالم کی دعا اور محمد وصی صدیقی کی جانب سے دیے گئے ظہرانے پر ہوا۔

ریاستی عجائب گھر میں ڈاکٹر واسودیو شرن اگروال کی خدمات پر لیکچر سیریز کا آغاز

کارگل وجے دیوس کے موقع پر شہداء کو خراجِ عقیدت، ماہرین نے ہندوستانی ثقافت و آثار قدیمہ میں اگروال کے کردار کو اجاگر کیا

لکھنؤ: 27 جولائی۔ ریاستی سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ کی پہل پر 26 جولائی سے 7 اگست 2026 تک ریاستی عجائب گھر، لکھنؤ میں ایک لیکچر سیریز کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس کے تحت کل، اتوار، ریاستی عجائب گھر، لکھنؤ نے کارگل وجے دیوس اور ہندوستانی فن، ثقافت، تاریخ اور آثار قدیمہ کے معروف اسکالر واسودیو شرن اگروال، کے نام سے ایک نمائش و لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ پہلے مدعو مہمانوں اور ریاستی عجائب گھر لکھنؤ کے ڈائریکٹر نے کارگل کے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا اور پھر نمائش کا دورہ کیا۔ لیکچر سیریز کا مقصد ڈاکٹر اگروال کی کثیر جہتی شراکت کو یاد کرنا اور ہندوستانی ثقافتی ورثے کے مختلف پہلوؤں پر بامعنی بات چیت کو فروغ دینا ہے۔ لیکچر سیریز کے افتتاحی اجلاس میں کلیدی مقرر کے طور پر موجود، لکھنؤ یونیورسٹی کے قدیم ہندوستانی تاریخ اور آثار قدیمہ کے شعبہ کے سابق سربراہ پروفیسر کے۔ تھپلیال نے اپنے کلیدی خطاب میں ڈاکٹر واسودیو شرن اگروال کی شخصیت، کام اور تحقیق پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر واسودیو شرن اگروال کی یادوں کو یاد کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر اگروال نے ہندوستانی ثقافت، فن اور تاریخ کے مطالعہ کو ایک نیا تناظر فراہم کیا۔ ان کی تحقیق نے ہندوستانی روایات، لوک ثقافت اور ثقافتی تسلسل کو سمجھنے کی ایک مضبوط بنیاد رکھی۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر اگروال کی تحریریں ہندوستانیت کے لیے گہری حساسیت اور ثقافتی شعور کا بہترین امتزاج ظاہر کرتی ہیں۔ لیکچر سیریز کے افتتاحی سیشن میں مہمان خصوصی کے طور پر موجود، پروفیسر شیلیندر ناتھ کپور، سابق سربراہ شعبہ قدیم ہندوستانی تاریخ اور آثار قدیمہ، لکھنؤ یونیورسٹی نے پروفیسر اگروال کی مشہور تصنیف "پانینی کالین بھارت" کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ کتاب ہندوستانی تاریخ کی تحریر کا ایک انمول خزانہ ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ پروفیسر اگروال نے یہ ثابت کیا کہ گرامر جیسی ادبی عبارتیں بھی تاریخ اور ثقافت کے مطالعہ کے لیے ایک اہم ذریعہ ہو سکتی ہیں۔ اپنے خطاب میں، مہمان خصوصی، ڈاکٹر راکیش تیواری، سابق ڈائریکٹر جنرل، آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا، نے کہا کہ ہندوستانی آثار قدیمہ، میوزیالوجی، اور ثقافتی علوم کے شعبوں میں ڈاکٹر اگروال کا کام طلباء، محققین، اور فن سے محبت کرنے والوں کے لیے رہنمائی کی روشنی ہے۔ انہوں نے عام لوگوں تک ہندوستانی آثار قدیمہ کے بارے میں معلومات کے تحفظ، دستاویزات اور پھیلانے کی اہمیت پر زور دیا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی پروفیسر سوریہ پرساد دکشت، سابق سربراہ شعبہ ہندی اور ماڈرن لینگویجز، لکھنؤ یونیورسٹی نے کہا کہ ڈاکٹر واسودیو شرن اگروال نہ صرف ایک مورخ یا ماہر آثار قدیمہ تھے، بلکہ ہندوستانی ثقافت کے ایک منفرد ترجمان بھی تھے۔ ان کے ادب میں فلسفہ اور تاریخ کا امتزاج ہے۔ ان کی تحریریں ہندوستانی اقدار، لوک روایات اور ثقافتی ورثے کے لیے گہری تعریف کی عکاسی کرتی ہیں۔ قبل ازیں، ریاستی عجائب گھر، لکھنؤ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ونے کمار سنگھ نے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر واسودیو شرن اگروال ہندوستانی علمی روایت کے علمبردار تھے، جن کا کام محققین، طلباء اور ثقافت سے محبت کرنے والوں کو متاثر کرتا رہتا ہے۔

اودھ نامہ

طلبہ کی آواز اور حکومت کی آزمائش

ہندوستان میں طلبہ کی تحریکیں ہمیشہ محض تعلیمی مطالبات تک محدود نہیں رہیں بلکہ اکثر وہ ملک کے سیاسی اور سماجی منظرنامے پر گہرے اثرات مرتب کرتی رہی ہیں۔ حالیہ دنوں نیٹ پیپر لیک معاملے کو لے کر ابھرنے والی تحریک بھی ایک ایسے ہی موڑ پر پہنچ گئی ہے جہاں طلبہ کے مطالبات، حکومت کے وعدے، اپوزیشن کی سیاست اور پارلیمنٹ کی کارروائیاں ایک دوسرے سے جڑتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ اگرچہ مرکزی وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کے بعد کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) نے اپنا ایک ماہ سے زائد عرصہ پر محیط دھرنا ختم کرنے کا اعلان کر دیا، لیکن اس کے باوجود یہ معاملہ ابھی اختتام کو نہیں پہنچا۔ طلبہ کی گرفتاریوں، ایف آئی آر، پولیس کارروائی اور حکومت کی یقین دہانیوں پر اٹھنے والے سوالات نے اس تنازع کو ایک نئے مرحلے میں داخل کر دیا ہے۔

سی جے پی نے واضح کیا ہے کہ اس نے اپنا ملک گیر احتجاج حکومتِ ہند کی اس یقین دہانی پر ختم کیا تھا کہ مظاہرین کے خلاف درج مقدمات واپس لیے جائیں گے، گرفتار طلبہ کو رہا کیا جائے گا اور آئندہ کسی بھی ریاست میں احتجاج کرنے والے نوجوانوں کو نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔ لیکن آسام، بہار، مغربی بنگال اور دہلی سمیت کئی ریاستوں سے سامنے آنے والی اطلاعات نے اس یقین دہانی پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ پارٹی کا الزام ہے کہ سینکڑوں طلبہ اب بھی حراست میں ہیں، کئی مقامات پر ان کے خلاف نئے مقدمات درج کیے جا رہے ہیں اور احتجاج سے وابستہ افراد کو مسلسل ہراساں کیا جا رہا ہے۔ سی جے پی کے رہنماؤں نے حکومت کو یاد دلایا ہے کہ مذاکرات کے دوران طے پانے والے نکات پر عمل درآمد صرف ایک سیاسی وعدہ نہیں بلکہ لاکھوں نوجوانوں کے اعتماد کا معاملہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر تحریری یقین دہانی کے مطابق گرفتار افراد کی رہائی اور مقدمات کی واپسی عمل میں نہ آئی تو وہ دوبارہ ملک گیر تحریک شروع کرنے پر مجبور ہوں گے۔ ان کے مطابق حکومت کی ساکھ صرف وعدے کرنے سے نہیں بلکہ وعدے نبھانے سے قائم رہتی ہے۔

دوسری طرف پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس بھی اسی مسئلے کے گرد گھومتا دکھائی دے رہا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں نے طلبہ پر پولیس کارروائی کو بنیادی مسئلہ بناتے ہوئے حکومت کو مسلسل گھیرنا شروع کر دیا ہے۔ پارلیمنٹ کے احاطے میں "امت شاہ جواب دو، لاٹھی کا حساب دو" جیسے نعروں کے ساتھ ہونے والے احتجاج نے واضح کر دیا کہ یہ معاملہ اب صرف ایک امتحان یا ایک وزیر کے استعفے تک محدود نہیں رہا بلکہ اسے شہری آزادیوں، اظہارِ رائے اور نوجوانوں کے حقوق سے جوڑا جا رہا ہے۔ راجیہ سبھا میں قائد حزبِ اختلاف ملکارجن کھڑگے نے طلبہ پر پولیس کارروائی کو ہندوستان کی پارلیمانی تاریخ کا افسوسناک باب قرار دیتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا، جس پر ایوان میں شدید ہنگامہ برپا ہو گیا۔ لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں کی کارروائیاں بار بار ملتوی کرنا پڑیں، جس سے یہ ظاہر ہوا کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان اس مسئلے پر خلیج مزید وسیع ہو چکی ہے۔

کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے بھی سوشل میڈیا کے ذریعے حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے بہار میں مظاہرہ کرنے والے طلبہ پر مبینہ فائرنگ اور مختلف ریاستوں میں طلبہ کے خلاف طاقت کے استعمال پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے سوال اٹھایا کہ اگر حکومت نے وعدہ کیا تھا کہ کسی طالب علم کے خلاف کارروائی نہیں ہوگی تو پھر گرفتاریاں اور مقدمات کیوں جاری ہیں؟ ان کے مطابق دہلی، بہار، اتر پردیش اور مغربی بنگال میں پیش آنے والے واقعات ایک ہی طرزِ عمل کی نشاندہی کرتے ہیں، جہاں اختلافِ رائے کا جواب طاقت سے دیا جا رہا ہے۔

اسی دوران حکومت نے ایک مختلف حکمت عملی اختیار کرتے ہوئے لوک سبھا میں اینٹی پیپر لیک بل پیش کیا، جس کا مقصد عوامی امتحانات میں نقل اور پیپر لیک جیسے جرائم کی روک تھام کو مزید مؤثر بنانا بتایا گیا۔ حکومت کا موقف ہے کہ وہ امتحانی نظام کو شفاف بنانے کے لیے سنجیدہ ہے اور اسی مقصد سے سخت قانون لایا جا رہا ہے۔ تاہم اپوزیشن نے اس بل پر بحث سے قبل طلبہ پر ہوئی کارروائی اور پولیس کی مبینہ زیادتیوں پر جواب طلب کیا، جس کے باعث ایوان میں شدید ہنگامہ ہوا اور کارروائی ایک مرتبہ پھر ملتوی کرنا پڑی۔

یہ صورتحال ایک اہم سوال کو جنم دیتی ہے کہ کیا صرف نئے قوانین بنا دینے سے امتحانی نظام میں عوام کا اعتماد بحال ہو سکے گا؟ یا پھر اس کے لیے انتظامی شفافیت، جوابدہی اور نوجوانوں کے ساتھ مسلسل مکالمہ بھی ضروری ہوگا؟ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں مختلف مسابقتی امتحانات کے پرچے لیک ہونے کے واقعات نے لاکھوں نوجوانوں کے اعتماد کو متزلزل کیا ہے۔ ایسے میں حکومت کے لیے صرف قانون سازی کافی نہیں بلکہ اس پر مؤثر عمل درآمد بھی اتنا ہی اہم ہے۔ اس پورے معاملے نے ایک اور حقیقت کو نمایاں کیا ہے کہ آج کی نوجوان نسل سوشل میڈیا، ڈیجیٹل پلیٹ فارم اور منظم عوامی دباؤ کے ذریعے اپنی بات منوانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ دھرمیندر پردھان کے استعفے کو اسی عوامی دباؤ کا نتیجہ قرار دیا جا رہا ہے، لیکن نوجوانوں کی نظر میں اصل کامیابی اس وقت ہوگی جب امتحانی نظام مکمل طور پر شفاف ہوگا، پیپر لیک کے واقعات ختم ہوں گے، بے گناہ طلبہ کے خلاف درج مقدمات واپس لیے جائیں گے اور احتجاج کو جرم نہیں بلکہ جمہوری حق سمجھا جائے گا۔

جمہوریت کی اصل طاقت اختلافِ رائے کو برداشت کرنے میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ اگر حکومت اپنے وعدوں پر قائم رہتی ہے، انصاف کو یقینی بناتی ہے اور طلبہ کے اعتماد کو بحال کرنے میں کامیاب ہوتی ہے تو یہ نہ صرف تعلیمی نظام بلکہ جمہوری اقدار کے لیے بھی ایک مثبت قدم ہوگا۔ لیکن اگر وعدے محض سیاسی بیانات تک محدود رہ گئے تو یہ بحران وقتی احتجاج سے نکل کر ایک طویل عوامی بے اعتمادی میں تبدیل ہو سکتا ہے، جس کے اثرات صرف سیاست ہی نہیں بلکہ ملک کے تعلیمی مستقبل پر بھی مرتب ہوں گے۔

ماضی کو بھولنے والے مستقبل کو بھلا بیٹھے

ڈاکٹر سلیم خان

کاکروچ پارٹی کے احتجاج میں روح پھونکنے والے سماجی کارکن سونم وانگ چک نے مرکزی وزراء جے پی نڈا اور جتیندر سنگھ سے ملاقات کے بعد اپنی بھوک ہڑتال ختم کردی۔ سونم وانگ چک کو مودی سرکار کے ایماء پر جنتر منتر سے ڈاکٹر کے بھیس میں آنے والی پولس نے اغوا کر کے دہلی کے صفدر جنگ اسپتال میں داخل کر دیا تھا۔ اس کے بعد وانگ چک کی بیوی گیتانجلی انگمو نے اس زیادتی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے احتجاجی جلوس میں اپنے خاوند کی نمائندگی کرنے کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ انہوں نے عدالت سے رجوع کر کے درخواست کی تھی کہ وانگ چک کو علاج کے لیے میدانتا منتقل کیا جائے۔ دہلی ہائی کورٹ کے حکم پر انہیں منتقل کیا گیا۔ وہیں مرکزی وزیر جے پی نڈا اور جتیندر سنگھ نے وانگ چک سے ملاقات کی اور اس کے بعد انہوں بھوک ہڑتال ختم کردی۔ وانگ چک نے وضاحت کی کہ مختلف سیاسی جماعتوں کے 65/ارکان پارلیمنٹ نے ان سے ملاقات کر کے یا خط لکھ کرا سے ختم کرنے کی درخواست کی تھی۔ یہ قدم مختلف حالات پر طویل بحث کے بعد اور ملک میں تشدد کے امکانات کو نظر میں رکھ کر اٹھایا گیا۔

وزیر اعظم مودی نے اس وقت ایکس پر لکھا کہ "میں سونم جی سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے ڈاکٹروں کے مشورے کے مطابق اپنے روزمرہ کے معمولات کو برقرار رکھیں اور جلد از جلد اپنا سابقہ وزن دوبارہ حاصل کریں۔" اس طرح انہوں نے سوچا تھا کہ معاملہ رفع دفع ہوجائے گا مگر بالآخر انہیں دھرمیندر پردھان کو دفع کرنا ہی پڑا تب جا کر جبین زی نے اپنا احتجاج واپس لیا۔ مودی اور شاہ کے اقتدار کی رعونت نے یہ سارا معاملہ بگاڑا ہے۔ ان کو چاہیے تھا کہ وہ اس معاملے میں کانگریسی وزیر اعظم اندرا گاندھی سے سبق سیکھتے تو یہ رسوائی ہاتھ نہ آتی۔ سونم وانگ چک کے والد سونم وانگیال جو اس وقت کانگریس سے وابستہ ایک ممتاز لیڈر اور سابق وزیر تھے۔ 1984ء میں انہوں نے لداخ کے عوام کو درجۂ فہرست قبائل (Scheduled Tribe) کا آئینی درجہ دلانے کے مطالبے پر خود اپنی سرکار کے خلاف غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال شروع کی تھی۔ احتجاج کے کئی روز گزرنے کے بعد سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی خود لیہہ پہنچیں، سونم وانگیال سے ملاقات کی اور انہیں یقین دہانی کرائی کہ حکومت ان کے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرے گی۔ اس یقین دہانی کے بعد سونم وانگیال نے اپنی بھوک ہڑتال ختم کردی تھی۔

اندرا گاندھی کی اس یقین دہانی پر ان کے قتل کی وجہ سے عمل نہیں ہو سکا مگر کانگریس نے اس عہد کی پابندی کرتے ہوئے لداخ کے مختلف قبائل کو شیڈول ٹرائبس کا درجہ دے دیا۔ یہ نہیں کہ کسانوں کو جھوٹا وعدہ کر کے ان کے مظاہرے کو ختم کرنے کے بعد اسے ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا۔ وزیر اعظم اندرا گاندھی دہلی سے لداخ گئی تھیں لیکن شرمناک پہلو یہ ہے کہ خود پسند اور مغرور مودی جی لیہہ سے دہلی آنے والے وانگ چک کے پاس بھی نہیں جاسکے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے پیش رو ڈاکٹر منموہن سنگھ کی حکومت نے 2011ء میں اختلافات کے باوجود انا ہزارے سے بات چیت کر کے ان کی بھوک ہڑتال ختم کروائی تھی تاہم موجودہ حکومت نے کمال بے حسی کا مظاہرہ کیا۔ اس نے تعلیمی اصلاحات کے مطالبے میں شامل ہونے سے صاف انکار کر دیا۔ کانگریس رہنما پون کھیڑا کے مطابق اس طرح کی بے حسی محض تکبر نہیں بلکہ ظالمانہ اور مکمل طور پر غیر جمہوری عمل ہے۔ انہوں نے کانگریس پارٹی کی طرف سے جنتر منتر پر سونم وانگ چک اور مظاہرین سے ملاقات کر کے ان سے بگڑتی ہوئی صحت کے پیش نظر اپنی ہڑتال ختم کرنے کی اپیل کی۔

پون کھیڑا نے یہ مشورہ دیا تھا کہ تحریک اپنے لوگوں کو کھونے سے مضبوط نہیں ہوتی حالانکہ تحریکات کی تاریخ گواہ ہے کہ وہ قربانیوں کے لہو سے سرسبز و شاداب ہوتی ہیں۔ خیر پون کھیڑا نے سونم کی ہمدردی میں کہا کہ ہمیں لڑنے کے لیے زندہ رہنا پڑتا ہے لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ این سی پی رہنما سپریہ سُلے نے بھی بھوک ہڑتال ختم کرنے کی اپیل کے ساتھ ملک کو مستقبل میں ان کی آواز اور قیادت کی ضرورت پر زور دیا مگر وہ بھول گئیں کہ اس طرح اچانک بھوک ہڑتال ختم کرنے سے ان کی آواز کمزور ہوجائے گی۔ سپریہ سُلے اور پون کھیڑا کا مودی حکومت کی جانب سے طلبہ کے ساتھ بامعنی بات چیت شروع نہ کرنے پر افسوس بجا ہے مگر یہی اس سرکار کا شعار ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال ڈاکٹر جی ڈی اگروال کی بھوک ہڑتال اور ان کی موت ہے۔ مودی جی نے جب گجرات کے ساتھ اتر پردیش سے انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا تو بنارس آکر کہا مجھے ماں گنگا نے بلایا ہے لیکن الیکشن جیتنے کے بعد یہ ناخلف بیٹا گنگا ماتا کو بھول گیا۔ دہلی میں اقتدار سنبھالنے کے ۳/سال بعد اتر پردیش میں بھی یوگی سرکار آگئی مگر پھر بھی گنگا کو نظر انداز کیا گیا تو ہری دوار میں واقع ماتری سدن نامی آشرم کے سادھوؤں نے الزام لگایا کہ نریندر مودی کی بی جے پی جو 2014 میں گنگا کو صاف کرنے کے نعرے پر اقتدار میں آئی تھی 'مغرور ہے اور دریا کی صفائی میں اس کی کوئی دلچسپی نہیں۔'

ماحولیات کے معروف 86 سالہ انجینئر جی ڈی اگروال نے اس کے بعد بھوک ہڑتال شروع کردی۔ اگروال صاحب جنہیں سوامی گیان سوروپ آنند بھی کہا جاتا تھا 111 دن کی بھوک ہڑتال پر بیٹھے رہے مگر مودی سرکار ٹس سے مس نہیں ہوئی یہاں تک کے وہ ہلاک ہوگئے اور وارانسی کو کیوٹو نما سیاحتی مرکز بنانے کا خواب دکھا کر گنگا کے کنارے کاریڈور بنانے کا کام جاری رہا۔ اس کے تحت گنگا کے کنارے بڑے بڑے ہوٹل بنوائے گئے کروڑ شروع ہوگئی اور دوستوں کی کمائی ہونے لگی ظاہر ہے اس میں سے دلالی بھی آنے لگی ہوگی۔ پروفیسر جی ڈی اگروال نے امریکہ میں یونیورسٹی آف کیلیفورنیا برکلے سے تعلیم حاصل کی تھی اور وہ 2011 میں آئی آئی ٹی سے تدریس کی ذمہ داری چھوڑ کر سادھو بن گئے تھے۔ موت سے پہلے انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کو تین خط لکھے لیکن انہیں کوئی جواب نہیں ملا تھا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ پروفیسر اگروال ہندو قوم پرستوں کے قریب تر تھے مگر کانگریس پارٹی نے ان کی جانب زیادہ توجہ دی۔ انہوں نے کانگریس کی حکومت کے دوران آٹھ بار بھوک ہڑتال کی اور ہر بار کوئی نہ کوئی بات منوالی۔ ان میں ڈیم کے ایک منصوبے کو ختم کروانا اور دریا کے ایک سو کلومیٹر کے ایک حصے کو حساس قرار دلوانا قابل ذکر تھا۔ اس کے برعکس مودی سرکار کی بے حسی نے اکتوبر 2018 میں اپنے ہی ایک نہایت قابل اور مخلص آدمی کو موت کے منہ میں جھونک دیا لیکن اس بار معاملہ مختلف تھا۔

سونم وانگ چک کسی آشرم سے نہیں آئے بلکہ نوجوانوں کی جماعت سی جے پی کی تائید کر رہے ہیں۔ سونم واگ چک پر ہونے والے مظالم نے نوجوانوں کے دل میں حکومت کے خلاف ایک آگ بھڑکا دی ہے۔ انہوں نے پولیس کی لاٹھیوں سے بے پروا ایوان پارلیمان کے دروازے پر پہنچ کر ایک تاریخ رقم کردی۔ مودی جی کا یہ سوچنا کہ سونم وانگ چک کے بھوک ہڑتال ختم کر دینے سے سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا ان کی خوش فہمی نکلا۔ یہ تحریک اب سونم وانگ چک یا ابھیجیت دیپکے کے ہاتھ سے نکل کر آگے بڑھ گئی۔ ابتدا میں دیپکے پر الزام لگتا تھا کہ سونم وانگ چوک تو بھوکے پیاسے ہیں مگر وہ ساتھیوں سمیت کھا پی رہے ہیں مگر آزمائش کی اس نازک گھڑی میں انہوں نے خود غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال کا اعلان کر کے تحریک میں نئی جان ڈال دی۔ دیپکے نے اپنے حکومت کی ساری کوششوں کے باوجود 20 جولائی کو سی جے پی کا پارلیمنٹ مارچ کو برقرار رکھا۔ انہوں نے نوجوانوں سے کثیر تعداد کے اندر شریک ہونے کی اپیل کی۔

اس اپیل کے نتیجے میں لکھنؤ سمیت ملک بھر کے کئی شہروں میں وانگ چک کی گرفتاری کے خلاف مظاہرے ہوئے اور جوق در جوق نوجوان جنتر منتر کی جانب چل پڑے۔ یہ لوگ اپنے گھر والوں سے لڑ کر یا چھپ کر وہاں پہنچ رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کیمرے پر کہا میں آر ایس ایس کارکن ہوں۔ میرے والد بی جے پی کے رہنما ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ تیس طلبا کی خودکشی کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہے تو انہوں نے مجھے سمجھایا کہ تم پڑھائی کرو میں تمہیں باہر بھیج دوں گا۔ اس پر میں نے کہا سمجھ لیں مرنے والوں کی تعداد اکتیس ہوگئی ہے اور ان میں ایک آپ کا بیٹا بھی ہے۔ اس کے بعد میں جنتر منتر چلا آیا۔ بھوک ہڑتال پر بیٹھنے والی نیہا کی بھی یہی کہانی ہے۔ ابھیجیت دیپکے نے کہہ دیا کہ اب اس تحریک کو کوئی نہیں روک سکتا۔ مودی جی بھی اندرا گاندھی کی طرح بات چیت کر کے اس سونامی کو روک سکتے تھے لیکن ان کی رعونت نے اس آگ میں تیل کا کام کیا اور بالآخر یہ شعلے وزیر تعلیم دھریندر پردھان کا استعفیٰ لینے میں کامیاب ہوگئے۔ یہ سنگھ پریوار کے اختتام کی ابتداء ہے۔ اس تحریک پر حفیظ میرٹھی کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

ہر انقلاب کی تاریخ یہ بتاتی ہے
وہ منزلوں پہ نہ پایا جو رہگذر میں ملا

☆☆☆

نریندر مودی کی 12 سالہ حکمرانی، 12 اہم وعدوں کی قلعی کھل گئی

محمد نعیم وجاہت

مرکزی حکومت کے اقتدار کے 12 سال مکمل ہونے پر ملک کی سیاسی فضاء میں ایک نیا ہنگامہ اور زبردست بحث چھیڑ گئی ہے۔ ایک طرف جہاں اقتدار کے ایوانوں میں 12 سالہ دور حکومت کی کامیابیوں کا ڈھونڈورا پیٹا جارہا ہے اور اسے ترقیاتی دور قرار دیا جارہا ہے۔ وہی دوسری طرف اپوزیشن جماعتوں معاشی ماہرین اور سماجی کارکنوں نے مودی حکومت کے 12 بڑے انتخابی وعدں کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔ نریندر مودی کے 12 سال اور 12 وعدوں کی حقیقت نے سیاسی حلقوں میں ہلچل مچادی ہے۔ ہم اپنی خصوصی رپورٹ میں ان تمام پرکشش نعروں کی حقیقت کا پردہ چاک کریں گے۔ ان ہی کی بنیاد پر 2014 میں عوامی تائید حاصل کی گئی تھی۔ 12 سال کا طویل عرصہ کسی بھی حکومت کی کارکردگی اور اس کے نتائج کو جانچنے اور پرکھنے کیلئے کافی ہوتا ہے۔ مگر زمینی حقائق یہ بتاتے ہیں کہ حکومت کے معاشی وسماجی ماڈل نے عام انسان کو مایوس کیا، کیا انہیں مایوسی مہنگائی اور بیروزگاری کے دلدل میں دھکیل دیا ہے۔ بی جے پی کی جانب سے 2014 کے عام انتخابات کیلئے گجرات کے چیف منسٹر نریندر مودی کو پارٹی کی جانب سے وزیر اعظم کا امیدوار بنانے کے بعد نریندر مودی نے بی جے پی انتخابی مہم کی باگ دوڑ سنبھالتے ہی عوام کی تائید و ہمدردی حاصل کرنے کیلئے کئی پرکشش وعدے کئے، ان میں ایک وعدہ یہ بھی تھا کہ بیرونی ممالک کے بینکوں موجود ملک کا کالا دھن واپس لا کر ہندوستان کے ہر شہری کے بینک اکاؤنٹ میں 15 لاکھ روپے منتقل کئے جائیں گے لیکن 12 سال گزرنے کے بعد بھی نہ تو بیرون ممالک سے کالا دھن واپس آیا اور نہ ہی کسی شہری کے کھاتے میں ایک روپیہ بھی جمع ہوا۔ 15 لاکھ روپے دینے کے بجائے حکومت نے پٹرول، ڈیزل، پکوان گیس کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ کر دیا اور جی ایس ٹی کے ذریعہ عام شہریوں کی محنت کی کمائی بھی نچوڑ لی ہے۔ دوسرا وعدہ یہ تھا کہ ملک کے بیروزگار نوجوانوں کو ہر سال 2 کروڑ نئے روزگار فراہم کرنے کی ضمانت دی گئی تھی لیکن 12 سالہ دور حکومت میں بیروزگاری کی شرح پچھلی چند دہائیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ امتحانات اور ملازمتوں کے امتحانات میں پرچہ جات کا افشاء ہونا، بھرتیوں میں تاخیر اور خانگی شعبہ میں بدحالی کے باعث ملک کا تعلیم یافتہ نوجوان آج اپنے حق کیلئے سڑکوں پر لاٹھیاں کھانے کیلئے مجبور ہے۔

تیرا وعدہ ملک کے 100 اہم شہروں کو جدید اور عالمی معیار کے "اسمارٹ سٹی" میں تبدیل کرنے کا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ مانسون کی معمولی بارش میں بھی ملک کے بڑے بڑے شہر پانی میں ڈوب جاتے ہیں۔ ناقص ڈرینیج سسٹم، سڑکوں پر کچرے کے انبار پینے کے صاف پانی کا بحران یہ ثابت کرتا ہے کہ اسمارٹ سٹی کا منصوبہ صرف کاغذی اشتہارات تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ چوتھا وعدہ پی ایم آواس یوجنا کے تحت سال 2022 تک ملک کے ہر بے گھر اور غریب شہری کو پکا مکان دینے کا اعلان کیا گیا تھا لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ آج بھی لاکھوں غریب خاندان چھت سے محروم ہیں جبکہ دوسری جانب مختلف بہانوں سے غریبوں کی بستیوں اور مکانات پر بلڈوزرس چلا کر انہیں بے گھر کرنے کا ایک نیا اور خوفناک کلچر قائم کر دیا گیا ہے۔ پانچواں وعدہ بڑھتی ہوئی مہنگائی پر قابو پانے کا تھا لیکن مہنگائی کی مار کا نعرہ لگا کر اقتدار میں آنے والی مودی حکومت نے مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے تمام وعدوں کو ہوا میں اڑا دیا۔

پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں نے جہاں ہر چیز کو مہنگا کیا وہی ایل پی جی، دالیں، چاول، دودھ اور ترکاریاں اتنی مہنگی ہوگئی کہ غریب اور اوسط طبقے کے لئے دو وقت کی روٹی کا انتظام کرنا بھی محال ہو چکا ہے۔ شفافیت اور صفر کرپشن کا چھٹواں نعرہ لگانے والی حکومت پر اپوزیشن کی جانب سے سنگین مالی بے ضابطگیوں کے الزامات عائد کئے جارہے ہیں۔ "جل جیون مشین" جیسے اربوں روپے کے قومی منصوبوں میں ابتر تعمیرات، مقامی سطح پر کمیشن خوری اور رشوت ستانی کے واقعات نے یہ واضح کر دیا کہ نہ کھاؤں گا اور نہ کھانے دوں گا کا نعرہ محض سیاسی لفاظی سے زیادہ کچھ نہیں تھا۔ ساتواں وعدہ گنگا ندی کو آلودگی سے پاک اور صاف وشفاف بنانے کا تھا اس کیلئے اربوں روپے کے فنڈز جاری کئے گئے تاہم ماحولیاتی ماہرین کی رپورٹ کے مطابق آج بھی گنگا ندی میں کیمیائی فضلہ اور زہریلا پانی گر رہا ہے اور ندی کی حالت 12 سال پہلے کے مقابلہ میں مزید ابتر ہوگئی ہے۔ آٹھواں وعدہ ملک کو 5 ٹریلین ڈالر کی عالمی معاشی طاقت بنانے کا تھا لیکن عالمی مالیاتی اداروں (IMF) کی رپورٹس اور معاشی اشاریوں کے مطابق فی کس آمدنی معاشی عدم مساوات اور افراط زر کی وجہ سے ملکی معیشت کو شدید بحران کا سامنا ہے اور ملک کی جی ڈی پی درجہ بندی میں متوقع استحکام نہیں آسکا۔ نواں وعدہ ممبئی اور احمد آباد کے درمیان 2022 تک بلٹ ٹرین دوڑانے کا سنہرا خواب دکھایا گیا تھا لیکن 12 سال گزرنے کے باوجود بلٹ ٹرین کا پراجکٹ زمینی نزاعی مسائل اور تکنیکی تاخیر کی وجہ سے ادھورا پڑا ہے جبکہ ملک کی عام مسافر ٹرینوں میں بدحالی، تاخیر اور حادثات کے واقعات میں مسلسل اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ 10 واں وعدہ حکومت تشکیل پانے کے پہلے 100 دنوں کے اندر سوئس بینک اور دیگر غیر ملکی اکاؤنٹس میں موجود تمام کالا دھن واپس لانے کی پکی ضمانت دی گئی تھی لیکن آج 12 سال کا طویل عرصہ گزرنے کے بعد بھی کالا دھن واپس نہیں آیا مگر کئی صنعتکار و ملک کے بینکوں کو لوٹ کر بیرونی ممالک بھاگ گئے۔ 11 واں وعدہ ملک کی کرنسی کو ڈالر کے برابر لانے کا تھا۔ 2014 سے قبل امریکی ڈالر کے مقابلہ ہندوستانی کرنسی کی گرتی ہوئی قدر پر کڑی تنقید کی گئی تھی اور روپے کو ڈالر کے برابر مضبوط بنانے کا دعویٰ کیا گیا تھا لیکن موجودہ دور میں ہندوستانی روپیہ امریکی ڈالر کے مقابلہ میں تاریخ کی کم ترین سطح پر پہنچ کر ایشائی سب سے کمزور ترین کرنسیوں کی فہرست میں شامل ہو چکا ہے۔ بارھواں وعدہ اچھے دن کا تھا لیکن 12 سال کی اس ناکام کارکردگی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اچھے دن کا وعدہ صرف ایک انتخابی سراب تھا اور عام شہری آج بے روزگاری کمر توڑ مہنگائی اور معاشی بحران کے بدترین دور سے گزر رہا ہے۔ یہ 12 اہم نکات محض سیاسی الزامات نہیں ہیں بلکہ یہ ہر عام شہری کی روزمرہ زندگی کے بنیادی اور تلخ مسائل سے جڑے ہوئے ہیں۔ عوامی سطح پر نوکریوں کی عدم دستیابی اور گرتی ہوئی معاشی صورتحال نے حکمراں جماعت بی جے پی کیلئے شدید چیلنجس کھڑے کر دیئے ہیں۔ آنے والے دنوں میں یہ دیکھنا انتہائی اہم ہوگا کہ کیا حکومت ان 12 بنیادی اور تیکھے سوالات کا کوئی ٹھوس اور معقول جواب پیش کر پاتی ہے یا پھر ان 12 وعدوں پر اپوزیشن کا یہ شدید حملہ ملک کی سیاست میں کوئی نیا اور بڑا موڑ لائے گا۔☆

استعفے کے بعد تعلیمی وسماجی بہتری کا جائزہ بھی ضروری

بدلتی صورت حال میں سیاسی اتار چڑھاؤ اور اس کے پس منظر کو بھی ملحوظ رکھیں

معروف خاں

وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے یا ان کے خلاف اٹھنے والی آوازوں پر خوشی منانے والوں کو یقیناً اپنے جذبات کے اظہار کا پورا حق ہے، لیکن سیاست کو صرف جذبات سے نہیں، بلکہ تاریخ، حالات اور نتائج کی روشنی میں بھی سمجھنا چاہیے۔ کسی ایک شخصیت کا جانا یا آنا جمہوری عمل کا حصہ ہے، مگر اصل سوال یہ ہے کہ اس پورے سیاسی عمل کا سب سے زیادہ فائدہ آخر کس کے حصے میں جائے گا؟ پیپر لیک کا مسئلہ کوئی معمولی معاملہ نہیں۔ یہ کروڑوں نوجوانوں کے مستقبل، ان کی محنت اور ملک کے تعلیمی نظام کے وقار سے جڑا ہوا سوال ہے۔ اس پر احتجاج ہونا چاہیے، حکومت سے جواب طلب ہونا چاہیے اور ذمہ داروں کا احتساب بھی ہونا چاہیے۔ لیکن ایک باشعور معاشرے کی ذمہ داری صرف احتجاج تک محدود نہیں رہتی، بلکہ یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ اس احتجاج کی سیاسی سمت کس طرف جا رہی ہے اور اس کا انتخابی فائدہ کس کو پہنچ سکتا ہے۔

ملکی سیاست میں عوامی تحریکوں نے ہمیشہ نئے سیاسی راستے کھولے ہیں۔ 2011 کی بدعنوانی مخالف تحریک کو آج بھی سیاسی تجزیوں میں ایک اہم موڑ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اس تحریک کے بعد ایک نئی سیاسی جماعت نے غیر معمولی رفتار سے اپنی جگہ بنائی اور دہلی کی سیاست کا توازن بدل گیا۔ اسی تاریخی پس منظر کی وجہ سے آج بھی بعض مبصرین ہر بڑی عوامی تحریک کو صرف عوامی ردِعمل نہیں بلکہ ممکنہ سیاسی تبدیلی کے تناظر میں بھی دیکھتے ہیں۔ اسی تناظر میں حالیہ دنوں میں کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) اور اس کے نمایاں چہرے ابھیجیت دیپکے کی تیز رفتار مقبولیت نے بھی کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ امریکہ سے واپسی کے بعد جس انداز میں وہ قومی سطح پر احتجاجی سیاست کا نمایاں چہرہ بنے، جنتر منتر سمیت مختلف پلیٹ فارموں پر انہیں جو عوامی اور میڈیا توجہ ملی، اس نے سیاسی مبصرین کو سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ کیا یہ محض ایک فطری عوامی ابھار ہے یا اس کے انتخابی اثرات کہیں زیادہ گہرے ہو سکتے ہیں۔

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر نوجوانوں کی ناراضگی کسی نئی سیاسی جماعت کی طرف منتقل ہوتی ہے تو اس کا نقصان کس کو ہوگا؟ بعض سیاسی تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ اس صورتِ حال میں سب سے زیادہ دباؤ روایتی اپوزیشن، خصوصاً کانگریس، پر پڑ سکتا ہے، کیونکہ نوجوانوں اور طلبہ کے مسائل پر اس کی تنظیمیں برسوں سے آواز اٹھاتی رہی ہیں۔ تاہم اس تجزیے کی تائید کے لیے قطعی شواہد موجود نہیں، اس لیے اسے ایک سیاسی رائے ہی سمجھا جانا چاہیے۔ کانگریس سے وابستہ طلبہ اور تعلیمی تنظیموں نے ماضی میں بھی امتحانی بے ضابطگیوں اور پیپر لیک کے خلاف مسلسل احتجاج کیے، لیکن حالیہ سیاسی فضا میں نئی جماعتیں اس مسئلے پر زیادہ نمایاں دکھائی دے رہی ہیں۔ یہ تبدیلی خود ایک اہم سیاسی سوال ہے، جس پر سنجیدہ بحث ہونی چاہیے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ کسی بھی عوامی تحریک کی اصل طاقت اس کا پُرامن اور اخلاقی کردار ہوتا ہے۔ احتجاج کے دوران انسانی ہمدردی کے جذبے سے طلبہ کو کھانا اور پانی فراہم کرنے والے رضاکاروں کو بھی شک کی نگاہ سے دیکھنا یا انہیں ہراساں کیے جانے کے الزامات انتہائی افسوسناک ہیں۔ محمد جنید، جو جنتر منتر پر احتجاج میں شریک طلبہ کو کھانا اور پانی فراہم کر رہے تھے، نے الزام لگایا کہ ان کے غازی آباد واقع گھر پر مبینہ چھاپہ مارا گیا، ان کے والد اور کم عمر بھائی کو حراست میں لیا گیا اور میرٹھ میں ان کے بعض رشتہ داروں سے بھی پوچھ گچھ کی گئی۔ اسی طرح سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی بعض اطلاعات میں یہ دعویٰ بھی سامنے آیا کہ انہی کے ساتھ مسلسل طلبہ کی خدمت میں مصروف محمد اسلم سے بھی پولیس نے پوچھ گچھ کی، ان کی شناختی تفصیلات حاصل کیں اور انہیں بھی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، تاہم ان دعوؤں کی آزاد ذرائع سے مکمل تصدیق ابھی سامنے نہیں آئی۔ اگر ان تمام اطلاعات میں صداقت ہے تو اس معاملے کی فوری، غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہئیں۔

اتر پردیش اور پنجاب کے آئندہ انتخابات کے پیش نظر بھی اس پوری صورتحال کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ نوجوانوں کے غصے، پیپر لیک اور بیروزگاری جیسے مسائل کو آنے والے انتخابی بیانیے کا مرکزی موضوع بنایا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو نئی سیاسی قوتیں ان جذبات کو اپنی سیاسی طاقت میں بدلنے کی کوشش کریں گی، جبکہ دوسری رائے یہ ہے کہ اس کا نتیجہ اپوزیشن کے ووٹوں کی مزید تقسیم کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ملک میں مختلف احتجاجی تحریکوں کے ساتھ سرکاری رویہ ہمیشہ یکساں نہیں رہا۔ بعض احتجاجوں کو کھلی اجازت ملتی ہے، جبکہ بعض دیگر تحریکوں کو سخت پابندیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کسان تحریک کے دوران پیش آنے والے واقعات اور مختلف احتجاجی اجتماعات کے حوالے سے یہ سوال بارہا اٹھایا گیا کہ کیا ریاست کا رویہ ہر احتجاج کے ساتھ ایک جیسا ہے؟ یہی سوال آج بھی زندہ ہے اور اس پر غیر جانبدارانہ بحث ہونی چاہیے۔

اسی سلسلے میں چند مزید سوالات بھی توجہ طلب ہیں۔ اگر جنتر منتر کے احتجاج کو مختصر مدت میں اجازت اور نسبتاً سازگار ماحول ملا تو اس کے اسباب پر بھی غیر جانب دارانہ غور ہونا چاہیے، خصوصاً اس پس منظر میں کہ ماضی کی کئی عوامی تحریکوں کے ساتھ سرکاری رویہ مختلف رہا ہے۔ اسی طرح کسی نئی سیاسی جماعت کی غیر معمولی رفتار سے مقبولیت اور سوشل میڈیا پر اچانک نمایاں ہو جانا بھی سیاسی تجزیہ کا موضوع ہے۔ صرف وزیر تعلیم کے استعفے پر خوشی منانا کافی نہیں، کیونکہ تعلیمی پالیسیوں اور انتظامی فیصلوں کی ذمہ داری اجتماعی حکومتی نظام سے بھی وابستہ ہوتی ہے۔ نئے وزیر تعلیم سے بھی اصل توقع یہی ہونی چاہیے کہ وہ امتحانی شفافیت، روزگار کے مواقع اور لاکھوں کامیاب مگر بے روزگار نوجوانوں کے مستقبل کے لیے عملی اقدامات کریں۔ اس لیے جذبات کی بجائے پوری صورتحال کو دیکھنا ہی زیادہ دانش مندی ہے۔

جمہوریت میں کسی بھی عوامی تحریک کا خیر مقدم ہونا چاہیے، لیکن ہر تحریک کو سیاسی تناظر میں پرکھنا بھی ضروری ہے۔ سیاست میں مستقل دوست یا دشمن نہیں ہوتے، مستقل صرف مفادات ہوتے ہیں۔ اسی لیے باشعور شہری صرف نعروں پر نہیں بلکہ نتائج پر بھی نظر رکھتا ہے۔ وزیر تعلیم کے معاملے میں بھی اصل سوال یہی ہے کہ کیا صرف ایک استعفے سے امتحانی نظام بدل جائے گا؟ کیا نوجوانوں کو مستقل انصاف ملے گا؟ کیا پیپر لیک کی لعنت ہمیشہ کے لیے ختم ہوگی؟ یا پھر یہ مسئلہ بھی انتخابی سیاست کے شور میں کہیں دب جائے گا؟

آج ملک کے نوجوانوں کو صرف احتجاج ہی نہیں بلکہ سیاسی شعور کی بھی ضرورت ہے۔ ہر جماعت سے سوال ہونا چاہیے، ہر حکومت سے جواب طلب ہونا چاہیے اور ہر سیاسی قوت کو اس کے وعدوں کی کسوٹی پر پرکھا جانا چاہیے۔ اگر عوام صرف چہروں کی تبدیلی پر خوش ہوتے رہے اور نظام کی اصلاح کو نظر انداز کرتے رہے تو بحران ختم نہیں ہوگا۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ طلبہ تحریک سے وابستہ بے گناہ افراد کو ہراساں کرنے کا سلسلہ فوری طور پر بند کیا جائے، تمام الزامات کی قانون کے مطابق غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں اور حکومت ایسے عملی فیصلے کرے جن سے نوجوانوں کا اعتماد بحال ہو۔ صرف یقین دہانیوں سے کام نہیں چلے گا بلکہ امتحانی نظام میں شفافیت، بروقت کارروائی، ذمہ دار عناصر کے خلاف سخت احتساب اور مستقبل میں پیپر لیک کی روک تھام کے لیے مؤثر اصلاحات ناگزیر ہیں۔ کیونکہ ایک شفاف تعلیمی نظام، مساوی انصاف اور محفوظ مستقبل ہی مضبوط ملک کی حقیقی بنیاد ہیں۔

جمہوریت میں اصل کامیابی کسی ایک رہنما کے جانے یا آنے میں نہیں، بلکہ ایسے مضبوط اداروں کی تشکیل میں ہے جہاں امتحانات شفاف ہوں، قانون سب پر یکساں نافذ ہو، نوجوانوں کا مستقبل محفوظ ہو اور عوامی مسائل کو محض انتخابی ہتھیار کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔

اس لیے خوشیاں ضرور منائیے، لیکن اس کے ساتھ سیاسی بساط پر چلنے والی ہر چال کو بھی غور سے دیکھیے۔ اکثر و بیشتر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض اوقات اصل کھیل وہ نہیں ہوتا جو اسٹیج پر دکھائی دیتا ہے، بلکہ وہ ہوتا ہے جو پردے کے پیچھے خاموشی سے ترتیب دیا جا رہا ہوتا ہے۔ ایک باشعور قوم کا فرض یہی ہے کہ وہ نعروں سے آگے بڑھ کر نتائج، مفادات، زمینی حقائق اور بدلتی ہوئی سیاسی صف بندیوں کو بھی سمجھنے کی کوشش کرے، کیونکہ جمہوریت کی مضبوطی صرف حکومتوں کی تبدیلی سے نہیں بلکہ انصاف، شفافیت، جواب دہی اور عوامی اعتماد کے استحکام سے وابستہ ہوتی ہے۔

اشرف آباد، لکھنؤ، رابطہ: 9918055555

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

کوّا بنا استاد

چچا جان کو اچھوتی اور انوکھی کہانیاں کہنے کا بڑا ڈھنگ ہے اسی لئے جب وہ دہلی سے آتے ہیں بچے ان کے آگے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ وہ بھی بچوں کا مطلب خوب سمجھتے ہیں، آج عشاء کے بعد عدی اور اُسید نے کہا ''چچا آج ہم آپ سے ایک ایسی کہانی سننا چاہتے ہیں جو سچی بھی ہو اور مزیدار بھی، اور جانوروں کی ہو'' ندا نے لقمہ دیا۔

چچا جان بچوں کی بات سن کر مسکرائے اور بولے کہانی میں ضرور سناؤں گا مگر پہلے ایک سوال کا جواب دو۔ آج صبح میں کتنے لوگوں نے تلاوت کی ہے؟

''ہم نے ہم نے'' تمام بچے ایک ساتھ بول پڑے۔ اب یہ بتائیے کن سورتوں کی؟ ''چچا ہم نے عم پارہ پڑھا'' اُسید بولا۔ ''میں نے سورہ رحمن پڑھی ہے'' عدی بولا ''اور میں نے سورہ مائدہ کی تلاوت کی'' فاطمہ بولی۔ ماشاء اللہ، ماشاء اللہ ہمارے گھر کے سب بچے تلاوت کرتے ہیں، مگر فاطمہ یہ تو بتاؤ آج تم نے سورہ مائدہ کی تلاوت کی ہے تو پھر کوّا استاد کی کہانی تو تم کو معلوم ہی ہوگئی ہوگی۔ ''نہیں میں نے تو صرف تلاوت کی ہے، ترجمہ نہیں پڑھا ہے''۔

میں نے پچھلے سفر میں تم لوگوں سے کہا تھا کہ قرآن ترجمہ کے ساتھ پڑھا کرو تا کہ اس کی تعلیمات سے بھی تم کو آگاہی ہو، مگر بغیر سمجھے بوجھے قرآن پڑھنا تمہاری عادت بن گئی ہے''۔

''چچا آپ پلیز کہانی سنایئے۔ آئندہ ہم لوگ ان شاء اللہ قرآن ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی کوشش کریں گے'' عدی، اسید ایک ساتھ بول پڑے۔

''ٹھیک ہے اگر تم وعدہ کرتے ہو تو میں تم کو کوّا استاذ کی کہانی سناتا ہوں، یہ کہانی قرآن کی سورۃ المائدہ میں ہے۔ کہانی آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کی ہے، ویسے تو ہم سب حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے ہیں مگر یہ دونوں حضرت آدم علیہ السلام کے حقیقی بیٹے تھے کتابوں میں ان کا نام ہابیل اور قابیل لکھا ہے۔ ان دونوں نے اللہ کے حضور نیاز پیش کی۔ لو نیاز کسے کہتے ہیں؟ عفیفہ سوال کر بیٹھی۔

شاباش بیٹا جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کے بارے میں پوچھ لینا چاہئے۔ نیاز کہتے ہیں اس صدقے یا چڑھاوے کو جو انسان اپنی کسی ضرورت کو اللہ کے حضور پیش کرنے کے لئے دیتا ہے۔ تو آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں نے اللہ کے سامنے ایک صدقہ پیش کیا۔ ہابیل کی نیاز اللہ نے قبول کرلی، قابیل کی قبول نہ ہوئی۔ بس اس بات پر قابیل اپنے بھائی ہابیل کا دشمن ہوگیا اور اپنے بھائی سے کہنے لگا ''میں تجھ کو ضرور قتل کروں گا''۔ ہابیل کہنے لگا ''اللہ پرہیزگاروں کے اعمال ہی کو قبول کرتا ہے۔ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھائے گا تو بھی میں تجھ کو قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہ چلاؤں گا۔ مجھے اللہ تمام جہانوں کے رب سے ڈر لگتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ میں بھی پکڑا جائے اور اپنے گناہ میں بھی۔ پس دوزخیوں میں شامل ہو، ظلم کرنے والوں کی ایسی ہی سزا ہوتی ہے۔

قابیل کے نفس نے اس برائی کو اس کے لئے آسان کردیا اور اس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کردیا۔ قابیل نے ہابیل کو قتل تو کردیا مگر اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ بھائی کی لاش کو کیا کرے۔ یکایک ایک کوا آیا اور زمین کریدنے لگا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ کوے نے زمین کھود کر دوسرے مردہ کوے کو دفن کردیا۔ اس طرح قابیل نے مردہ دفن کرنے کا طریقہ سیکھا۔ اب قابیل کو پچھتاوا ہونے لگا کہ میں کیسا کم علم اور کم عقل ہوں کہ ایک کوے نے مجھے بھائی کی لاش دفن کرنے کا طریقہ سکھایا۔ بھائی کے قتل کا گناہ تو وہ پہلے ہی کرچکا تھا۔ اب ایک معمولی کوے نے اسے دفن کرنے کا طریقہ سکھایا تو وہ اپنی نگاہ میں بھی حقیر اور پست ہوگیا۔

بچے شاید کچھ اور سننا چاہتے تھے مگر چچا نے کہانی ختم کردی تھی۔

اُسید نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نے مردے کی تدفین کا طریقہ کوے سے سیکھا ہے اس لئے اس کو کوّا استاذ بھی کہہ سکتے ہیں۔

بالکل یہی تو اس کہانی میں بتایا گیا ہے۔

''ابو قابیل نے بے چارے ہابیل کو ناحق قتل کردیا تو اسے کوئی سزا نہ ملی'' عفیفہ بولی۔

کیوں نہیں، پیارے نبیؐ نے فرمایا ''دنیا میں جو بھی ناحق قتل ہوتا ہے تو اس کا گناہ قابیل کی گردن پر ضرور جاتا ہے، اس لئے کہ وہ پہلا آدمی ہے جس نے ناحق قتل کی شروعات کی تھی۔

تمام بچے ایک ساتھ نعرہ لگاتے ہوئے کھڑے ہوگئے ''کوے استاذ زندہ باد''

☆☆☆

بہت سے بچوں کا گھر

احمد ندیم قاسمی

ابا تو چلے گئے ہیں دفتر
امی کو بخار آرہا ہے

گھر کا سودا خریدنے کو
شیدا بازار جارہا ہے

چپکے چپکے اک ایک بچہ
بستر سے نکلتا آرہا ہے

کلثوم بنی ہوئی ہے گھوڑا
سوفے پہ جو کودے جارہا ہے

ابرار کے ہاتھ میں ہے قینچی
پردوں کو کترتا جارہا ہے

نعمان کے پاس ہے جو چاقو
کشنوں میں اترتا جارہا ہے

گھر کا ایلبم ہے نور کے پاس
ہر فوٹو کو پھاڑے جارہا ہے

تصویر جو نانی کی ہے اس میں
داڑھی مونچھیں بنا رہا ہے

گلدان کو توڑ کر مجاہد
ٹکڑوں سے محل بنارہا ہے

تنویر نے کھولا یوں فریج کو
جو کچھ ہے وہ بہتا جارہا ہے

ننھا اقبال لیٹے لیٹے
ندی نالے بہا رہا ہے

سنتے ہیں کہ دو دنوں میں ان کا
ایک اور بھی بھائی آرہا ہے

☆☆☆

رحم دِل بادشاہ

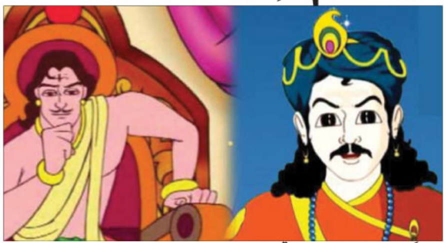

کسی ملک پر ایک بادشاہ کی حکومت تھی اسکا نام رحم خان تھا۔ یہ بادشاہ اپنے نام کی طرح رحمدل تھا، ہمیشہ رعایا کی بہبود کے بارے میں سوچتا اور اچھے اچھے کام کیا کرتا تھا۔ رعایا کی خاطر رحم خان نے تالاب بنوائے، مدارس اور دواخانے قائم کئے، زراعت کو فروغ دیا۔ ملک میں ترقی تھی، رعایا خوشحال تھی ہر جگہ سکون تھا، رحم خان کی مقرر کردہ قیمتوں پر غذائی اجناس فروخت کئے جاتے تھے۔ بادشاہ عوام سے اور عوام بادشاہ سے خوش تھے۔ اس ملک کے پڑوس میں ایک اور بادشاہ کی حکمرانی تھی۔ اس بادشاہ کا نام طرہ خاں تھا۔ وہ ظالم اور جنگجو تھا۔ عوام پر ظلم کرتا تھا کمزور ممالک پر حملہ کرنا اور وہاں کی دولت کو لوٹ کر اپنے ملک میں لے نا اس کا مشغلہ بن گیا تھا۔ اسکے ظلم سے عوام پریشان تھے مگر اس کے باوجود وہ کچھ بھی نہیں کرسکتے ہیں۔ ایک دن طرہ خاں نے پڑوسی ملک پر حملہ کردیا۔ اس حملہ سے رحم خاں کی فوج پریشان ہوگئی کیونکہ وہ جنگ کیلئے تیار نہیں تھی۔ طرہ خاں کے پاس بھاری لاؤ لشکر تھا جبکہ رحم خان کے پاس تھوڑی فوج تھی۔ رحم خان کی فوج میں مقابلہ کی ہمت نہیں تھی۔ طرہ خاں سے مشکل حالات میں دیکھ کر دیگر ممالک نے اپنی فوجیں، رحم خاں کی مدد کیلئے روانہ کردی، گھمسان کی جنگ شروع ہوئی جس میں طرہ خاں بمشکل جیت پایا اور رحم خاں کے ملک میں تباہی مچادی اور یہاں کی دولت کو لوٹ کر واپس آگیا اور رحم خان کے ملک کو اپنے ملک میں شامل کرلیا اور رحم خاں کو دوسرے ملک کو روانہ کردیا۔ طرہ خاں کے ملک کے عوام، رحم خاں کے ملک میں آکر رہنے لگے اور دیکھا کہ یہ ملک ترقی یافتہ ہے ہر جگہ سکون ہے وہ سوچنے لگے کہ آخر کیا بات ہے کہ عوام رحم خاں کی تائید میں کیوں اٹھ کھڑے نہیں ہوئے۔ طرہ خاں کی فوج یہاں بھی ظلم کرنے لگے تو ہجرت کرکے یہاں آنے والے عوام نے رحم خاں کے ملک کے عوام سے کہا کہ تم لوگ بہت ناشکر گذار ہو حالانکہ آپ کی خاطر آپ کے سابق بادشاہ نے بہت کچھ کیا اور آپ لوگوں کی بہبود کیلئے بہت ہی کام کیا اس کے باوجود تم لوگوں نے اپنے بادشاہ رحم خاں کی تائید میں نہیں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اب آپ لوگوں پر طرہ خاں مسلط ہوگیا ہے اور اپنی ناشکری کی سزا بھگتیں۔ یہاں کے عوام کو بہت افسوس ہوا کہ ہم نے اپنے صالح بادشاہ رحم خان کی تائید نہیں کی جس کی سزا کے طور پر اللہ نے ہم پر طرہ خاں کو مسلط کردیا وہ، اللہ سے دعا کرنے لگے کہ خدارا رحم خاں کو دوبارہ ملک بھیج دے۔ طرہ خاں نے ایک دن سوچا کہ میں نے رحم خاں کو ملک بدر کر کے اچھا نہیں کیا کیونکہ اس نے یہاں بہت سارے اچھے کام کئے ہیں جبکہ میں نے عوام پر ظلم کیا ہے۔ اس نے رحم خاں کو دوبارہ طلب کیا اور اس کو اپنی سابقہ حکومت واپس کردی اور اپنے ملک واپس چلا گیا۔ اب لوگ خوش تھے۔ رحم خاں دوبارہ ملک پر حکومت کرتے ہوئے عوام کی بہبود کیلئے کام کرنے لگا۔

نیولا۔ سانپ کا ازلی دشمن

بچو! آپ نے نیولے اور سانپ کی لڑائی کے بارے میں پڑھا، سنا اور دیکھا بھی ہوگا۔ کہا جاتا ہیکہ جہاں نیولا ہوتا ہے وہاں سانپ نہیں رہتا کیونکہ نیولا، سانپ کا ازلی دشمن ہے۔ نیولے کو انگریزی میں مونگوس کہتے ہیں یہ ایک چھوٹا جانور ہے جو بلیوں کی طرح دکھائی دیتا ہے یہ اکثر گرم علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ دودھ دینے والے جانوروں کے خاندان میں شامل نیولا گرم علاقوں جیسے جنوبی افریقہ، جنوبی ایشیاء، ساوتھ یوروپ کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی پایا جاتا ہے۔ نیولا کی جسامت کم وبیش 24 تا 58 سنٹی میٹر لمبی ہوتی ہے۔ اس میں اس کی دم شامل نہیں ہے۔ اس کا وزن عموماً 320 گرام ہوتا ہے جبکہ سفید دُم والا نیولے کا وزن 5 کیلو کے قریب ہوتا ہے۔ نیولے، گروپ کی شکل میں غذا کی تلاش میں نکلتے ہیں اور بانٹ کر غذا کھاتے ہیں۔ زمین میں بڑے سوراخوں، درختوں کے اوپر یا کھلے تنوں میں یہ نیولے رہتے ہیں، اس کا منہ اور جسم لمبا ہوتا ہے۔ چھوٹی اور گول آنکھیں ہوتی ہیں۔ پیر چھوٹے اور دُم بڑی ہوتی ہے جو لہرے دار اور گھنی ہوتی ہے اس کے سامنے کے پنجے، کھودنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اس کے منہ کے اوپری جبڑے میں 14 اور نچلے جبڑے میں 14 جملے 28 دانت ہوتے ہیں۔ نیولے پر سانپ کے زہر کا اثر نہیں ہوتا یہی وہ ہیکہ سانپ ڈسنے کے باوجود نیولا اس کے ساتھ لڑتا رہتا ہے۔ مرتا نہیں۔ اس کے جسم میں ایسے خامرے پائے جاتے ہیں جو سانپ کے زہر کو نیولے کے جسم میں داخل ہونے کے بعد اسے بے اثر کردیتے ہیں۔ یہ دن کے اوقات میں بہت زیادہ متحرک رہتے ہیں۔ کیڑے مکوڑے، کیچوے، پرندے، چھپکلیاں اور دیگر چھوٹے جانور اس کی غذا ہیں۔ نیولا، ناگ سانپ پر تیزی کے ساتھ حملہ کرتا ہے مگر دیگر سانپوں جیسے (viper) پر حملہ کرنے اور اسے ختم کرنے میں اسے دقت پیش آتی ہے۔ ملاپ کیلئے نیولے ایک مخصوص قسم کی آواز نکالتے ہیں جس کو سن کر مادہ نر کے قریب آجاتی ہے۔ انڈین مونگوس بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ بانڈڈ مونگوس کے جسم پر آڑی سفید سیاہ لکیریں ہوتی ہے۔ سیاہ اور زرد مونگوس بھی پائے جاتے ہیں جبکہ کامن ڈراف مونگوس کا منہ اور گلے کا نچلا حصہ سرخ ہوتا ہے۔ چند ممالک میں مونگوس کو گھروں میں پالا جاتا ہے۔ ہندوؤں میں چند طبقات، مونگوس کے دکھائی دینے کو خوش قسمتی سے تعبیر کرتے ہیں۔ انڈین گرے مونگوس کا وزن عموماً 7.1 کیلو ہوتا ہے اس کی دُم کی لمبائی 45 سنٹی میٹر ہوتی ہے۔ نر، مادہ سے کسی قدر بڑا ہوتا ہے۔ ان کی سونگھنے کی صلاحیت بہت تیزی ہوتی ہے۔ اس حس سے وہ غذا تلاش کرتے ہیں۔ نیولا اور سانپ کی لڑائی دلچسپ ہوتی ہے۔ نیولے کو سانپ کو مارنے تک قرار نہیں آتا۔ سانپ جب بھاگتا ہے تو مونگوس اس کا تعاقب کرتے ہوئے اسے ہلاک کردیتا ہے۔

جلدبازی کا انجام

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی گاؤں میں ایک چوہدری رہتا تھا۔ اس کے ساتھ حویلی میں ایک ملازم خاص (میراثی) بھی رہائش پذیر تھا۔ مالک اور نوکر ایک ایسی ست الوجود قوم سے تعلق رکھتے تھے جو ٹھہرے ہوئے، پرسکون مزاج کی مالک تھی اور آج کا کام کل پر چھوڑنے کی عادی تھی۔

ایک دن چوہدری پکوڑے کھانے کے بعد اخبار سے بنے لفافے کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ اس نے خبر پڑھی کہ محکمہ زراعت نے جدید پیوندکاری کے ذریعے گندم کا ایسا بیج ایجاد کیا ہے جو دگنی فصل دیتا ہے۔ چوہدری نے ملازمین کو اکٹھا کر کے نئے بیج کے متعلق صلاح مشورہ شروع کیا۔ صلاح مشورے کی مختلف نشستیں جاری رہیں اور آخر ایک سال بعد گندم کا بیج مذکورہ بونے کا فیصلہ ہوگیا۔

فصل بونے کا موسم قریب آیا تو چوہدری نے ملازم خاص کو بیج لانے کے لیے شہر بھیجا۔ میراثی لاری پر طویل سفر طے کر کے شہر پہنچا تو تھکاوٹ سے چور تھا۔ وہ شہر میں اپنے ایک عزیز کے گھر گیا تا کہ چند دن آرام کر کے سفر کی تھکاوٹ دور کرے اور بیج خرید کر واپسی کا قصد کرے۔ میراثی کو شہر میں مختلف عزیزوں اور دوستوں کے ہاں آرام کرتے اور ''بتیاں شتیاں'' دیکھتے ایک سال کا عرصہ گزر گیا۔

آخر جب دوبارہ فصل کاشت کرنے کا موسم آیا تو چوہدری کو میراثی کی یاد آئی۔ اس نے ایک اور نوکر کو شہر بھیجا تا کہ میراثی کو ڈھونڈ کر لائے۔ دراصل چوہدری کو روایت سے ہٹ کر فصل بونے کی جلدی پڑ گئی تھی (جیسے کچھ لوگوں کو بجلی چوروں کے خلاف کارروائی کرنے کی جلدی ہوتی ہے)۔

نوکر نے بڑی مشکل سے میراثی کو شہر میں تلاش کیا اور چوہدری کا پیغام پہنچایا۔ میراثی جب بیج کی بوری کمر پر اٹھائے گاؤں پہنچا تو بارش کے باعث ہر طرف کیچڑ ہی کیچڑ تھا۔ وہ حویلی کے گیٹ سے داخل ہوا تو اس کا پاؤں پھسلا اور وہ دھڑام سے بوری سمیت گر گیا۔ بوری پھٹ گئی اور سارا بیج کیچڑ میں بکھر گیا۔ چوہدری نے آگے بڑھ کر میراثی کو اٹھانا چاہا تو وہ کیچڑ میں لیٹے لیٹے ہاتھ کھڑا کر کے بولا ''بس رہنے دیں چوہدری صاحب! آپ کی جلد بازیوں نے ہمیں مار ڈالا ہے''۔ چوہدری پر گھڑوں پانی پڑ گیا اور اسے اپنی غیر حکیمانہ عجلت پر سخت ندامت ہوئی۔

سبق: جلدبازی شیطان کا کام ہے، چاہے وہ فصل بونے میں کی جائے یا ڈیمز وغیرہ بنانے میں۔ دہشت گردی ختم کرنے کے سلسلے میں کی جائے یا لوڈ شیڈنگ اور مہنگائی پر قابو پانے میں۔

اب میں خوش ہوں

ذیشان بن صفدر

بہت پرانے زمانے کی بات ہے جب فلسطینی باشندے اپنی سرزمین میں امن وسکون سے رہا کرتے تھے۔ شہر خلیل میں ایک غریب خیاط (درزی) عمر رہا کرتا تھا۔ عمر بہت تنگ دستی کے دن گزار رہا تھا۔ پھر بھی وہ اپنی قسمت سے شاکی نہیں تھا۔ اس کی جھونپڑی بہت پرانی اور خستہ ہوچکی تھی۔ مسلسل تنگ دستی اور غربت نے اس کے مزاج پر برا اثر ڈالا اور وہ چڑچڑا ہوگیا۔ ذرا سی بات پر وہ اس طرح بھڑک اٹھتا، جیسے کوئی شخص بارود کے ڈھیر میں دیا سلائی لگادے۔ عمر کی بیوی کا انتقال ہوچکا تھا۔ جھونپڑی میں وہ خود، اس کی بیٹی عارفہ اور نواسیاں مل جل کر رہتے تھے۔ کبھی کبھی عمر کو اپنی ننھی منی نواسیوں کا شور بھی ناگوار گزرتا اور نواسیوں کو غصے کے عالم میں برا بھلا کہہ ڈالتا۔ تب اس کی معصوم اور بھولی بھالی نواسیاں بری طرح سہم کر خاموش ہوجایا کرتیں ان کے مسکراتے چہرے سنجیدہ ہوجاتے۔

ایک دن کی بات ہے، بچے حسب معمول ناشتے سے فارغ ہوکر کھیل رہے تھے، عمر ان بچوں کے شور وغل کی آواز سے بری طرح تلملا رہا تھا۔ جب بچوں کا شور وغل اس کی برداشت سے باہر ہوگیا تو وہ پیر پٹختا ہوا جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ پہلے تو وہ کافی دیر تک بے مقصد ادھر ادھر گھومتا رہا۔ پھر اس کے ذہن میں آیا، کیوں نہ کسی سے اس سلسلے میں مشورہ کرلیا جائے۔ مشورے کے نام پر اس کے ذہن میں ابوالحسن کا نام آیا۔ ابوالحسن ایک دانا وبینا شخص تھا۔ بستی کے تمام لوگ اپنے مسائل کے سلسلے میں اسی کے پاس مشورے کے لیے جاتے اور خوش خوش واپس آتے عمر بھی ابوالحسن کے گھر کی طرف چل پڑا۔

ابوالحسن اپنے گھر کے باہر پلنگ پر نیم دراز کوئی بہت ہی موٹی سی جلد کی کتاب پڑھ رہا تھا۔ عمر نے قریب پہنچ کر السلام علیکم کہا۔ ابوالحسن نے وعلیکم السلام کہتے ہوئے کتاب بند کر کے رکھ دی اور اٹھ کر بیٹھتے ہوئے خوش دلی سے بولا۔ آؤ عمر بھائی، کہو کیسے ہو، خیریت تو ہے۔ کام تو ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے نا۔ ہاں ابوالحسن بھائی، خدا کا شکر ہے۔ کام تو گزارے کے لائق ٹھیک چل رہا ہے۔ بس اپنی نواسیوں سے بہت تنگ ہوں۔ گھر میں ہر وقت ایک شور ہنگامہ مچائے رکھتی ہیں۔ دو منٹ کو بھی سکون نہیں ملتا۔ کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ اس شور اور ہنگامے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نجات مل جائے۔ عمر، ابوالحسن کے پاس ہی بیٹھتے ہوئے بولا۔ اس کی بات سن کر ابوالحسن گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ پھر چند لمحوں کے بعد بولا۔

بھائی عمر، آپ اگر شور اور ہنگامے سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اپنے گھر میں ایک بلی پال لیں۔

بلی۔۔۔۔۔۔ عمر نے حیرت نے پوچھا۔ پھر بولا۔ ابوالحسن بھائی، کیا بلی سے شور شرابے میں اور اضافہ نہیں ہوجائے گا۔

ابوالحسن نے سنجیدگی سے کہا۔ بھائی اگر تم شور سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو میرے مشورے پر عمل کرو۔ ورنہ تم جانو اور تمہارا مسئلہ۔ عمر سلام کر کے خاموشی سے گھر واپس آگیا اور ابوالحسن کے مشورے کے مطابق گھر میں ایک بلی پال لی۔ پھر وہی ہوا جس کا اسے خدشہ تھا۔ بلی دن بھر ساری جھونپڑی میں ادھر سے ادھر میاؤں میاؤں کرتی پھرتی۔۔۔۔۔۔ اور یوں شور میں مزید اضافہ ہوگیا۔

کئی دن تک تو عمر اس نئے شور کو بچوں کی ہلڑبازی کے ساتھ برداشت کرتا رہا، آخر تنگ آیا اور تیز تیز چلتا ابوالحسن کے گھر جا پہنچا۔ ابوالحسن اپنے صحن میں لگے پودوں کو پانی دے رہا تھا۔ عمر نے اپنی مشکل اس سے کہہ سنائی۔ ابوالحسن نے کچھ دیر سوچنے کے بعد جواب دیا۔ ہوں۔۔۔۔۔ ایسا کرو اب تم ایک کتا بھی پال لو۔

عمر یہ جواب سن کر الجھن میں پڑ گیا اور سوالیہ نگاہوں سے ابوالحسن کی طرف دیکھا۔ ابوالحسن اس کا مقصد سمجھ کر بولا۔ ہاں سوچو نہیں جاؤ، میرا مشورہ مان لو اور جیسا میں نے کہا ہے، ویسا ہی کرو۔

عمر بادل نخواستہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلتا ہوا اپنے گھر واپس لوٹ آیا اور ابوالحسن کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے ایک کتا بھی پال لیا۔ اب کیا تھا۔ گھر میں کتے کے بھونکنے کا بھی اضافہ ہوگیا، بلی اور کتا آپس میں لڑتے اور خوب شور مچاتے۔ عمر پھر پریشانی کے عالم میں ابوالحسن کے پاس پہنچا اور مدد کا طالب ہوا۔

ابوالحسن نے عمر کو مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ اب وہ ایک مرغا پال لے۔

مرغا۔۔۔۔۔ عمر نے بڑی گھبراہٹ کے عالم میں پوچھا۔

ہاں بابا مرغا۔۔۔۔۔۔ وہ ککڑوں کوں بولتا ہے۔ ابوالحسن نے مسکرا کر کہا اور اپنی موٹی جلد والی کتاب پڑھنے میں مصروف ہوگیا۔

عمر نے ایک مرغا خرید لیا۔ اب بلی، کتا، مرغا تینوں مل کر خوب شور مچاتے۔ ان کے مشورے سے عمر کی راتوں کی نیند بھی اڑ گئی۔ نواسیوں کا شور تو اسے صرف دن میں ہی تنگ کرتا تھا۔ اب ابوالحسن کے قیمتی مشوروں پر عمل کرتے ہوئے اس کی راتوں کا چین اور آرام بھی غارت ہوکر رہ گیا تھا۔ رات بھر بلی اور کتے کے شور سے جاگتے رہنے کے بعد صبح کے قریب تھکن سے جب اس کی آنکھ لگتی تو مرغا بانگ دے کر اسے جگادیتا۔ عمر پھر پریشان ہوکر اپنے ذہین اور قابل فخر ابوالحسن کے پاس پہنچا اور اپنی بپتا کہہ سنائی۔

ابوالحسن نے ساری روداد سن کر ایک لمبی اور گہری سانس لیتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ پھر کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا۔ اچھا تو عمر میاں۔ اب تم ایک گدھا پال لو۔

عمر گدھا پالنے کا مشورہ سن کر مبہوت رہ گیا۔ اس کے چہرے کے گلاب سورج مکھی کا پھول بن گئے وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ گدھے کے آنے سے جھونپڑی کا حال کیا ہوگا۔ اسے سوچتے دیکھ کر ابوالحسن نے سختی سے کہا۔ جاؤ زیادہ مت سوچو، انجام کی پرواہ کیے بغیر مشورے پر عمل کرو اور گدھا پال لو۔

لیجئے صاحب، ابوالحسن کے کہنے کے مطابق عمر کے گھر میں ایک گدھے کا اضافہ بھی ہوگیا۔ اب بلی، کتا، مرغا اور گدھا اپنی اپنی بولیاں بول کر خوب شور مچاتے۔ کبھی کتے کی بھوں بھوں گدھے کی آواز سے دب جاتی اور کبھی بلی کی میاؤں میاؤں مرغے کی ککڑوں کوں میں اور جب ایک ساتھ چاروں مل کر کورس کے انداز میں بول اٹھتے تو عمر بڑی بے بسی کے ساتھ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتا۔

اس طرح تین دن ہی گزرے تھے کہ اس کی قوت برداشت جواب دے گئی۔ اپنی آنکھوں میں بے بسی کے سائے اور آنسوؤں کے موتی لیے بیچارگی کی مجسم تصویر بنا وہ پھر ابوالحسن کی خدمت میں حاضر ہوا اور روہانسی آواز میں بولا۔ بھائی ابوالحسن میری تو زندگی ایک عذاب بن کر رہ گئی ہے۔ بلی، کتا، اور مرغا پہلے ہی کیا کم تھے، جو آپ نے گدھا بھی جھونپڑی میں پہنچوا دیا۔ اب تو میں کچھ ہی دنوں میں پاگل ہو کر سڑکوں پر بچوں کو ڈھیلے مارتا نظر آؤں گا۔

ابوالحسن کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوگئی۔ وہ ہنستے ہوئے بولا، اچھا جاؤ، اب تم اپنے گدھے کو فروخت کردو۔

دو دن بعد ابوالحسن خود عمر کے گھر اس کی خیریت پوچھنے کے لیے پہنچا۔ عمر جھونپڑی کے دروازے پر بیٹھا قمیض میں بٹن ٹانک رہا تھا۔ کہو بھائی عمر، کیسے ہو، ابوالحسن نے پوچھا۔

عمر پہلی بار مسکراتے ہوئے بولا۔ آیئے ابوالحسن بھائی، بیٹھے۔ گدھا فروخت کرنے کے بعد سے میں کافی سکون محسوس کررہا ہوں۔ اور بہت خوش ہوں اب صبح ہونے سے قبل کچھ دیر سکون کی نیند بھی سولیتا ہوں، گدھے کی ڈھینچوں ڈھینچوں تو سونے ہی نہیں دیتی تھی۔

ٹھیک ہے اب کتے کو بھی گھر سے نکال دو۔ اور تیسرے دن میرے گھر آکر مجھے اپنی کیفیت بتاؤ۔

تیسرے دن عمر خوشی خوشی مسکراتا ہوا ابوالحسن کے گھر پہنچا، آج تو بہت خوش نظر آرہے ہو۔ ابوالحسن نے اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

ہاں بھائی ابوالحسن، میں بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ جب سے آپ کے کہنے کے مطابق میں نے کتے کو جھونپڑی سے نکالا ہے، تب سے بلی ایک طرف کونے میں خاموش اور سست آنکھیں بند کیے پڑی رہتی ہے۔ اب تو بہت سکون اور خاموشی ہوگئی ہے میرے گھر میں۔

مبارک ہو۔۔۔۔۔۔ بہت بہت مبارک، کہ تمہیں سکون جیسی نعمت حاصل ہوگئی۔ جاؤ اب بلی کو بھی گھر سے نکال دو، ابوالحسن نے ہدایت کی۔

بلی کو رہنے ہی کیوں نہ دیں۔ عمر نے کہا۔ اس کے رہنے سے میرے سکون اور آرام میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔

جس طرح کہہ رہا ہوں، ویسے ہی کرو۔ ابوالحسن نے سختی سے کہا۔ عمر نے کچھ کہنا چاہا مگر ابوالحسن نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کے لیے کہا۔ اور دو دن بعد پھر ملاقات کے لیے کہہ کر اسے رخصت کردیا۔

دو دن پلک جھپکتے ہی گزر گئے۔ عمر خوشی سے جھومتا ہوا ابوالحسن کے گھر پہنچا، اس کے چہرے پر شگفتگی اور تازگی کھلی ہوئی تھی۔

سناؤ بھائی عمر۔ اب کیا حال ہے، ابوالحسن نے سوال کیا۔

خدا کا شکر ہے۔ ابوالحسن بھائی، آپ کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اب گھر میں سکون کی دولت ہی دولت ہے۔۔۔۔۔۔ اب تو جھونپڑی کے سناٹے اور خاموشی سے میں خود کسی وقت گھبرا جاتا ہوں۔ اگر میری ننھی معصوم نواسیوں کے قہقہے جھونپڑی میں نہ گونجیں تو یہ خاموشی مجھے پاگل کردے۔ سچ، اگر یہ لڑکیاں گھر میں نہ ہوتیں تو شاید تنہائی مجھے زندگی سے بیزار کردیتی۔

کیا تم خوش ہو۔ ابوالحسن نے سوال کیا۔

بہت خوش، بھائی ابوالحسن، میں تو اب یہ سمجھتا ہوں کہ میں ہی دنیا کا سب سے خوش نصیب شخص ہوں۔ عمر نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے، اب تم جاؤ اور اپنی نواسیوں کے ساتھ خوش و خرم زندگی گزارو۔ دراصل خوشی اور سکون تو تمہارے گرد پہلے ہی موجود تھے، بس تم ان سے لاعلم تھے اور پہچان نہ سکے تھے۔۔۔۔۔!

☆☆☆

ای-20 پوسٹس پر نتن گڈکری برہم، بامبے ہائی کورٹ پہنچے

ممبئی (ایجنسی) مرکزی وزیر برائے ٹرانسپورٹ وشاہراہ نتن گڈکری نے بامبے ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا ہے کہ ای-20 ایتھنول والے پٹرول کی پالیسی کو لے کر ان کے خلاف جھوٹی پوسٹس اور ڈیپ فیک ویڈیوز پھیلائی جارہی ہیں، جس سے ان کی بدنامی ہو رہی ہے۔ بار اینڈ بنچ کی رپورٹ کے مطابق گڈکری نے میٹا، ایکس، گوگل اور دیگر کمپنیوں کے خلاف سول کیس دائر کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ عدالت نے ان کی یہ مانگ منظور کر لی ہے۔ مرکزی وزیر نے الزام عائد کیا ہے کہ سوشل میڈیا پر کچھ مواد انہیں اور ان کے خاندان کو ای-20 کے منافع سے جوڑ رہا ہے، جبکہ پالیسی وزارت پٹرولیم چلا رہی ہے۔ ان کی عرضی میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ کچھ سوشل میڈیا پوسٹ میں جھوٹا دعویٰ کیا جارہا ہے کہ وہ اس پروگرام کے لیے ذمہ دار تھے اور اس سے انہیں اور ان کے اہل خانہ کو مالی فائدہ پہنچا ہے۔ ان دعووں سے ان کی ساکھ کو ایسا نقصان پہنچا ہے جس کا ازالہ ممکن نہیں ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ ”یہ الزام جھوٹ، غلط ارادے والے اور بہت زیادہ بدنام کرنے والے ہیں، جن میں ذرا بھی سچائی نہیں ہے۔“ انہوں نے یہ بھی الزام عائد کیا ہے کہ ان کی رضامندی کے بغیر اے آئی کے ذریعہ تیار کردہ آڈیو اور ویڈیو مواد استعمال کیا گیا ہے جو ان کے چہرے اور آواز کی نقل کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ مذکورہ معاملہ ای-20 پالیسی پر ہونے والی تنقید کے درمیان سامنے آیا ہے۔

دھرمیندر پردھان کے استقبال پر کانگریس برہم

یہ اعزاز کس بات کا ہے؟، جے رام رمیش کا بی جے پی سے سخت سوالات

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس نے پارلیمنٹ احاطے میں سابق وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استقبال کیے جانے پر بی جے پی کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس نے سوال کیا کہ برباد ہوتے تعلیمی نظام اور طلبہ پر مبینہ لاٹھی چارج اور پیلٹ گن کے استعمال کے لیے دھرمیندر پردھان کی تعریف کی جارہی ہے۔ دراصل دھرمیندر پردھان آج جب پارلیمنٹ پہنچے تو بی جے پی کے اراکین پارلیمنٹ نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ بہار کے دربھنگہ سے رکن پارلیمنٹ گوپال جی ٹھاکر نے انہیں 'پاگ' (متھلا کی روایتی ٹوپی) پہنائی۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے اس حوالے سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کی۔ انہوں نے لکھا کہ ”آج بی جے پی اراکین پارلیمنٹ سابق وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استقبال ایسے کر رہے ہیں جیسے انہوں نے کوئی بڑی کامیابی حاصل کی ہو۔ ملک نے پہلے بھی دیکھا کہ پردھان نے اپنے استعفیٰ میں پیپر لیک کے لیے معافی مانگنے کے بجائے طلبہ کو ہی گمراہ ہونے کا الزام عائد کیا تھا اور اس کے بعد تمام مرکزی وزراء نے سوشل میڈیا پر پردھان کی خوب تعریف کی تھی۔ ہمارا ماننا ہے کہ یہ پورا واقعہ انتہائی شرمناک ہے اور ملک کے نوجوانوں کی شدید توہین ہے۔“ اپنی 'ایکس' پوسٹ میں کانگریس لیڈر جے رام رمیش مزید لکھتے ہیں کہ ”بی جے پی کو یہ واضح کرنا چاہیے کہ پیپر لیک، برباد ہوتے تعلیمی نظام، طلبہ پر لاٹھی چارج اور پیلٹ گن چلانے کے باوجود کیا پردھان کا کام قابل تعریف تھا؟ اگر نہیں تو یہ اعزاز کس بات کا ہے؟ اگر ہاں تو کیا بی جے پی ملک کے نوجوانوں اور طلبہ کو یہی پیغام دینا چاہتی ہے؟ ملک جواب چاہتا ہے۔“ کانگریس کے راجیہ سبھا رکن پون کھیڑا نے بی جے پی پر حملہ بولتے ہوئے کہا کہ ”جس طرح پہلے بلقیس بانو معاملے کے قصورواروں کا استقبال کیا گیا تھا اسی طرح اب دھرمیندر پردھان کا اعزاز کیا جارہا ہے۔“ ساتھ ہی انہوں نے الزام عائد کیا کہ ”پردھان نے وزارت تعلیم میں آر ایس ایس کے ایجنڈے کو نافذ کیا، اس لیے وہ بی جے پی اور آر ایس ایس کے لیے ہیرو ہیں۔“ ان کے مطابق اب ملک کی عوام دھرمیندر پردھان کی اصلیت جان چکی ہے۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ رینوکا چودھری نے کہا کہ ”دھرمیندر پردھان کا استقبال کر کے بی جے پی ایک قصوروار شخص کو ہیرو بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ بی جے پی کے طریقہ کار اور سوچ کو ظاہر کرتی ہے۔“

طلبہ پر لاٹھی چارج اور کارروائی کی غیر جانبدارانہ جانچ ہو، این ٹی اے کو بین کرے حکومت-این ایس یو آئی

نئی دہلی، (یواین آئی) نیشنل اسٹوڈینٹس یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی) کے صدر بنود جاکھڑ نے پیر کو مرکزی حکومت پر طالب علموں کے ساتھ جابرانہ رویہ اپنانے کا الزام لگایا۔ مسٹر جاکھڑ نے یہاں کانگریس ہیڈکوارٹر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں کہا کہ این ایس یو آئی نے ملک بھر میں پیپر لیک کے خلاف مسلسل جدوجہد کی ہے اور طالب علموں کی آواز بلند کی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت نے ملک کے تعلیمی نظام کو کمزور کر دیا ہے۔ گزشتہ 20 جولائی کو طالب علموں کے پرامن مظاہرے کے دوران جس طرح سے لاٹھی چارج کیا گیا، اس کی این ایس یو آئی سخت مذمت کرتی ہے۔ انہوں نے اس کارروائی کے لیے ذمہ دار پولیس حکام کے خلاف سخت کارروائی کیے جانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ طالب علموں پر پیچھے سے لاٹھیاں چلائی گئیں اور بہار میں طالب علموں پر گولی باری کا واقعہ ہوا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ قصوروار حکام پر اب تک کارروائی کیوں نہیں ہوئی اور نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے ڈائریکٹر جنرل کے خلاف بھی کوئی قدم کیوں نہیں اٹھایا گیا۔ این ایس یو آئی صدر نے الزام لگایا کہ تحریک میں شامل طالب علموں کی شناخت کر کے ان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ بہار میں طالب علموں پر گولی چلانے کا حکم کس نے دیا تھا۔ ساتھ ہی الزام لگایا کہ طالب علموں کے مذہب اور ذات کی بنیاد پر بھی کارروائی کی جارہی ہے۔

ای-20 پیٹرول کے مسئلے پر ملک گیر مہم چلائے گی عآپ

کیجریوال نے لوگوں سے بڑی تعداد میں ٹاؤن ہال میں شامل ہونے کی اپیل کی

نئی دہلی، (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (عآپ) نے ای-20 پیٹرول کے مسئلے پر ملک گیر مہم تیز کرنے کا اعلان کیا ہے عآپ کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے پیر کو پریس کانفرنس میں کہا کہ پارٹی کی طرف سے یکم اگست کو یہاں کانسٹی ٹیوشن کلب میں نیشنل ٹاؤن ہال اگینسٹ ای-20 کا اہتمام کیا جائے گا جس میں ملک بھر سے لوگ براہِ راست اور آن لائن دونوں ذرائع سے جڑ سکیں گے۔ پروگرام میں ای-20 کے مسئلے میں دلچسپی رکھنے والے ماہرین، گاڑیوں کے مالکان اور اس سے متاثرہ لوگوں کو اپنی بات رکھنے کا موقع دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ای-20 پیٹرول کے مسئلے پر آگے کی حکمتِ عملی پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ انہوں نے لوگوں سے بڑی تعداد میں ٹاؤن ہال میں شامل ہونے کی اپیل کی۔ انہوں نے بتایا کہ دہلی اور آس پاس کے شہروں سے آنے والے لوگ کانسٹی ٹیوشن کلب پہنچ کر پروگرام میں براہِ راست طور پر حصہ لے سکتے ہیں، جبکہ ملک کے دیگر حصوں میں رہنے والے لوگ آن لائن جڑ سکیں گے۔ آن لائن جڑنے کے لیے 8588833212 نمبر پر جمعہ تک واٹس ایپ کرنے کو کہا گیا ہے۔ اس کے بعد شرکاء کو ایک لنک بھیجا جائے گا، جس کے ذریعے وہ ہفتہ کو پروگرام سے آن لائن جڑ سکیں گے۔

مسٹر کیجریوال نے وزیرِ اعظم سے ای-20 پیٹرول کے مسئلے پر مداخلت کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ بڑی تعداد میں لوگ اس مسئلے کی وجہ سے پریشان ہیں اور گاڑیوں کے مالکان کی طرف سے مائلیج نیز گاڑیوں پر برے اثرات کی شکایتیں سامنے آ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح نوجوانوں نے متحد ہو کر اپنی آواز اٹھائی اور حکومت کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا، اسی طرح ای-20 کے مسئلے پر بھی لوگوں کو متحد ہو کر آواز اٹھانی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ای-20 سے جڑے تمام فریقین کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر ان کے مسائل اور تجاویز کو سامنے رکھا جائے گا۔ انہوں نے وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے اسے نوجوانوں کی یکجہتی کا نتیجہ بتاتے ہوئے کہا کہ ملک کے نوجوانوں نے متحد ہو کر اپنی آواز اٹھائی اور حکومت کو جھکنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ اب اسی طرح ای-20 کے مسئلے پر بھی لوگوں کو متحد ہو کر اپنی آواز اٹھانی ہوگی۔

این ایچ اے آئی کو بڑی راحت، 3,177 کروڑ روپے کے ثالثی دعوے میں صرف 46 کروڑ روپے دینے کا حکم

نئی دہلی، (یواین آئی) نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف انڈیا (این ایچ اے آئی) نے اتر پردیش کی 151 کلومیٹر لمبی بریلی-سیتاپور بی او ٹی (ٹول) پروجیکٹ سے جڑے ایک اہم ثالثی معاملے میں بڑی قانونی کامیابی حاصل کی ہے۔ سرکاری اطلاع کے مطابق تقریباً 3,177 کروڑ روپے کے دعووں کے مقابلے ثالثی ٹربیونل نے رعایتی کمپنی کے حق میں صرف 46 کروڑ روپے اور اس پر لاگو سود کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ این ایچ اے آئی نے پیر کو بتایا کہ یہ معاملہ میسرز ایرا انفرا انجینئرنگ لمیٹڈ کی پروموٹ کردہ کمپنی بریلی ہائی ویز پروجیکٹ لمیٹڈ (بی ایچ پی ایل) سے متعلق ہے۔ اس پروجیکٹ کا رعایتی معاہدہ این ایچ اے آئی نے مئی 2019 میں ختم کر دیا تھا۔ تین رکنی ثالثی ٹربیونل نے اپنے فیصلے میں این ایچ اے آئی کے موقف کو وسیع پیمانے پر قبول کرتے ہوئے عوامی وسائل کے تحفظ نیز قومی شاہراہوں کے پروجیکٹوں کے معاہداتی ڈھانچے کو برقرار رکھا۔ ٹربیونل نے پروجیکٹ سے جڑے رعایتی معاہدے کے تحت دونوں فریقوں کے دعووں اور جوابی دعووں کی سماعت کی۔ رعایت حاصل کرنے والے نے تقریباً 3,177 کروڑ روپے کے 30 دعوے پیش کیے تھے لیکن تفصیلی غور وخوض کے بعد ٹربیونل نے صرف تین دعووں کو قبول کرتے ہوئے 46 کروڑ روپے اور اس پر لاگو سود کی ادائیگی کا حکم دیا جبکہ زیادہ تر دعووں کو خارج کر دیا۔ ٹربیونل نے 30 مارچ 2015 کے ضمنی معاہدے کو بھی برقرار رکھا اور مانا کہ پروجیکٹ میں ہوئی تاخیر دونوں فریقوں کی برابر کی ذمہ داری تھی۔

دھرمیندر پردھان کے استعفے پر اظہارِ خوشی!

بی جے پی رکن پارلیمنٹ اپراجیتا کی بیٹی کی پوسٹ سے اڈیشہ میں سیاسی ہنگامہ

بھونیشور (ایجنسی) نیٹ پیپر لیک اور وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے حال ہی میں دہلی سمیت ملک کی دیگر ریاستوں میں زبردست احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ اس دباؤ کا اثر یہ ہوا کہ دھرمیندر پردھان کو استعفیٰ دینا پڑا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک بی جے پی رکن پارلیمنٹ کی بیٹی نے بھی اس احتجاج اور سونم وانگچک کی بھوک ہڑتال کی حمایت کی تھی۔ ساتھ ہی انہوں نے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ پر خوشی کا اظہار بھی کیا۔ بھونیشور سے بی جے پی رکن پارلیمنٹ اپراجیتا سارنگی کی بیٹی ارچیتا سچن راہر کی ایک پوسٹ نے بی جے پی میں کھلبلی مچا دی ہے۔ پارٹی لیڈران اور کارکنان کے درمیان ان کی پوسٹ سرخیوں میں بنی ہوئی ہے۔ ارچیتا نے انسٹاگرام اسٹوری پر قومی پرچم کے ساتھ دھرمیندر پردھان کی تصویر شیئر کی ہے، جس میں انہوں نے لکھا کہ ”نیٹ پیپر لیک کے بڑے تنازعہ پر طلبہ کے زبردست احتجاجی مظاہروں کے درمیان دھرمیندر پردھان نے استعفیٰ دے دیا۔“ اس پر پارٹی کارکنان نے ناراضگی ظاہر کی ہے۔ کئی بی جے پی لیڈران کا ماننا ہے کہ ایک پارٹی رہنما کے خاندان سے ایسے الفاظ کا آنا نظم وضبط کے خلاف ہے۔

ارچیتا نے دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ پر نہ صرف جشن منایا اور خوشی کا اظہار کیا، بلکہ ایک دیگر پوسٹ میں انہوں نے یہ بھی لکھا کہ ان کے اوپر پوسٹ ڈیلیٹ کرنے کا بہت دباؤ ہے، لیکن وہ ایسا نہیں کریں گی۔ حالانکہ اب ارچیتا کا اکاؤنٹ ڈی ایکٹیویٹ ہو گیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'ٹی وی 9 بھارت ورش' پر ذرائع کے حوالے سے شائع خبر کے مطابق دھرمیندر پردھان کے دفتر سے فون آنے کے بعد اپراجیتا سارنگی نے بیٹی سے پوسٹ ہٹانے کی گزارش کی، لیکن ارچیتا نے منع کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک اور پوسٹ ڈال دی، جس میں لکھا کہ ”ڈی پی (دھرمیندر پردھان) کے پی اے (پرسنل اسسٹنٹ) کے لیے، جو یقیناً میری والدہ کو میسیج کر کے مجھ سے پچھلی اسٹوری ڈیلیٹ کرنے کو کہا ہے، زحمت نہ کریں۔ میں ڈیلیٹ نہیں کروں گی۔ جے جگن ناتھ! جے ہند۔“ فی الحال ارچیتا نے اس معاملے پر میڈیا سے دوری اختیار کر رکھی ہے۔

تنازعہ بڑھنے کے بعد ہفتے کی رات کو اپراجیتا سارنگی نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کر کے دھرمیندر پردھان کے حق میں بیان دیا۔ انہوں نے لکھا کہ ”اخلاقی ذمہ داری لیتے ہوئے استعفیٰ دینا انتہائی ہمت کا کام ہے اور وہ اس مشکل وقت میں دھرمیندر پردھان کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہیں۔“ رکن پارلیمنٹ اور ان کی بیٹی کے بالکل متضاد موقف نے پارٹی کے اندر بحث کو مزید تیز کر دیا ہے۔ بی جے پی لیڈر جگن ناتھ پردھان نے اس معاملے پر سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ”پردھان اس مٹی کے بیٹے ہیں۔ ان کے استعفیٰ سے ہمیں تکلیف ہوئی ہے۔ اڈیشہ نے بہار کی بیٹی اپراجیتا کو 2 بار رکن پارلیمنٹ بنایا ہے۔

سدارامیا کا انتخابی سیاست چھوڑنے کا فیصلہ حتمی، دوبارہ غور نہیں ہوگا: یتیندر

میسورو، (یواین آئی) کرناٹک قانون ساز کونسل (ایم ایل سی) کے رکن اور سینئر کانگریس رہنما سدارامیا کے بیٹے یتیندر سدارامیا نے پیر کے روز کہا کہ ان کے والد کا انتخابی سیاست سے کنارہ کش ہونے کا فیصلہ حتمی ہے اور اس پر دوبارہ غور نہیں کیا جائے گا۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے یتیندر نے کہا کہ ”میرے والد نے ایک بار جو فیصلہ کر لیا، وہی آخری ہے۔ وہ اپنا فیصلہ تبدیل نہیں کریں گے۔“ انہوں نے واضح کیا کہ نہ خاندان اور نہ ہی کانگریس پارٹی انہیں دوبارہ انتخابات لڑنے کے لیے آمادہ کرنے کی کوشش کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس مرحلے پر سدارامیا کی صحت سیاست سے زیادہ اہم ہے۔ یتیندر نے کہا کہ ”میرے والد کی عمر 80 برس ہے۔ اب انہیں آرام کرنا چاہیے اور اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیے۔ ایک بیٹے کی حیثیت سے میں کبھی بھی ان سے دوبارہ انتخاب لڑنے کے لیے نہیں کہوں گا۔“

یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب چند روز قبل سدارامیا نے اعلان کیا تھا کہ وہ 2028 کے اسمبلی انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے، جس کے بعد کرناٹک میں کانگریس کی قیادت کی منتقلی سے متعلق قیاس آرائیاں شروع ہو گئی تھیں۔ قومی سیاست پر بات کرتے ہوئے یتیندر نے کہا کہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ امتحانات سے متعلق مسائل پر طلبہ کے مسلسل احتجاج کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”مرکزی حکومت یہ سمجھتی تھی کہ اس کی ہر غلطی کو لوگ قبول کر لیں گے، لیکن طلبہ کی تحریک نے اسے جواب دینے پر مجبور کر دیا۔ حکومت کو اپنی یہ سوچ ترک کر دینی چاہیے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو نشانہ بناتے ہوئے یتیندر نے کرناٹک پبلک سروس کمیشن (کے پی ایس سی) میں مبینہ بھرتی گھوٹالے کے معاملے پر پارٹی پر دوہرا معیار اپنانے کا الزام لگایا۔

انہوں نے کہا کہ ”سابق چیئرمین کے پی ایس سی کی تقرری بی جے پی حکومت کے دور میں ہوئی تھی۔ ریاستی حکومت کے پاس انہیں ہٹانے کا اختیار نہیں تھا، انہیں صرف گورنر کے ذریعے ہی برطرف کیا جاسکتا تھا۔ ایک طرف بی جے پی اسے گھوٹالا قرار دیتی ہے، جبکہ دوسری طرف اسی پارٹی سے وابستہ وکلا عدالت میں ملزم کا دفاع کر رہے ہیں، جو اس کے دوہرے معیار کو ظاہر کرتا ہے۔“ کسانوں کو بینکوں کی جانب سے ریکوری نوٹس بھیجے جانے کی خبروں پر یتیندر نے کہا کہ کم بارش کے باعث کسان پہلے ہی شدید مشکلات کا شکار ہیں، اس لیے ان پر مزید دباؤ نہیں ڈالا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ”بارش کی کمی کی وجہ سے کسان پریشان ہیں۔ ہم مائیکروفنانس اداروں کی ہراسانی روکنے کے لیے قانون بنا چکے ہیں۔ قومیائے گئے بینکوں کی جانب سے بھیجے گئے نوٹس کا معاملہ بھی حکومت کے سامنے اٹھائیں گے۔ میسورو دسہرہ تقریبات کے دوران کمبالا مقابلوں کے انعقاد کی تجویز پر انہوں نے کہا کہ ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا، تاہم اس سلسلے میں ابتدائی تیاریاں جاری ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ کرناٹک کابینہ میں توسیع اسی ہفتے مکمل ہو جائے گی۔ ان کے مطابق وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار، کانگریس کے سینئر رہنما اور پارٹی کی اعلیٰ قیادت کے درمیان نئی دہلی میں اس حوالے سے بات چیت جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”کئی سینئر ارکان اسمبلی وزارت کے مستحق ہیں، جن میں میسورو ضلع کے بھی کئی رہنما شامل ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ کابینہ میں توسیع اسی ہفتے ہوگی اور میسورو کو ایک اور وزارت ملے گی۔ منشیات کے مسئلے پر یتیندر نے کہا کہ میسورو میں منشیات کا استعمال محدود پیمانے پر موجود ہے، تاہم حکومت اس ناسور کے خاتمے کے لیے بیداری مہم جاری رکھے گی۔

پتنجلی کے آٹے میں حد سے زیادہ کیڑے مار دوا

واپسی کے حکم کے بعد کمپنی کے شیئرز میں بڑی گراوٹ

نئی دہلی: یوگا گرو بابا رام دیو سے وابستہ کمپنی پتنجلی فوڈز کو اپنے گیہوں کے آٹے کے ایک مخصوص بیچ کو بازار سے واپس منگانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیرالہ کے فوڈ سیفٹی حکام کی جانچ میں اس بیچ میں کلور پائریفوس نامی کیڑے مار دوا کی مقدار مقررہ قانونی حد سے زیادہ پائی گئی، جس کے بعد کمپنی کے شیئرز میں زبردست گراوٹ دیکھی گئی اور اسٹاک 52 ہفتوں کی کم ترین سطح کے قریب پہنچ گیا۔ کمپنی نے 24 جولائی کو اسٹاک ایکسچینج کو دی گئی اطلاع میں بتایا کہ فوڈ سیفٹی حکام نے گیہوں کے آٹے کے ایک بیچ میں کیڑے مار دوا کے باقیات کی مقدار مقررہ حد سے زیادہ پائی ہے۔ اس کے بعد متعلقہ بیچ کو مارکیٹ سے واپس منگانے کی ہدایت جاری کی گئی۔ کمپنی کے مطابق، کیرالہ کے ضلع کوٹائیم میں اسسٹنٹ کمشنر، فوڈ سیفٹی کے دفتر نے 20 جولائی کو یہ حکم جاری کیا تھا، جو 24 جولائی کو کمپنی کو موصول ہوا۔ پتنجلی فوڈز نے وضاحت کی ہے کہ یہ کارروائی صرف ایک مخصوص بیچ تک محدود ہے اور کمپنی کے دیگر کسی بھی پروڈکٹ پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ ماہرین کے مطابق کلور پائریفوس ایک آرگینو فاسفیٹ قسم کی کیڑے مار دوا ہے، جسے فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں پر قابو پانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم اگر خوراک میں اس کی مقدار قانونی حد سے زیادہ ہو تو یہ انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کے زیادہ استعمال سے اعصابی نظام متاثر ہونے، چکر آنے، سر درد، متلی اور معدے سے متعلق دیگر مسائل پیدا ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ اس خبر کے سامنے آنے کے بعد سرمایہ کاروں میں تشویش بڑھ گئی اور پیر کے روز پتنجلی فوڈز کے شیئرز میں نمایاں فروخت دیکھی گئی۔ کمپنی کا شیئر، جو اپنے بلند ترین درجے پر 552 روپے تک پہنچا تھا، گر کر تقریباً 344 روپے پر آ گیا۔ اس طرح اسٹاک اپنی بلند ترین سطح سے تقریباً 37.74 فیصد نیچے آ چکا ہے۔ کمپنی کا 52 ہفتوں کا کم ترین سطح 328.20 روپے ہے اور موجودہ قیمت اس کے بہت قریب پہنچ گئی ہے، جس سے بازار میں سرمایہ کاروں کی بے چینی کا اندازہ لگایا جارہا ہے۔ اگرچہ کمپنی نے یقین دہانی کرائی ہے کہ مسئلہ صرف ایک مخصوص بیچ تک محدود ہے، تاہم فوڈ سیفٹی سے متعلق اس واقعے نے صارفین اور سرمایہ کاروں دونوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے۔ اب یہ دیکھنا ہوگا کہ کمپنی اس معاملے میں آئندہ کیا اقدامات کرتی ہے اور صارفین کا اعتماد بحال کرنے کے لیے کس طرح کی حکمت عملی اختیار کرتی ہے۔

انجینئرنگ مصنوعات کی برآمدات میں 21 فیصد اضافہ

نئی دہلی، (یواین آئی) انڈین انجینئرنگ ایکسپورٹ پروموشن کونسل (ای ای پی سی انڈیا) کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ، جرمنی، چین، سنگاپور اور عمان جیسے ممالک سے مضبوط طلب کے باعث جون 2026 میں ہندوستان کی انجینئرنگ مصنوعات کی برآمدات بڑھ کر 11.48 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گزشتہ سال جون کے مقابلے میں 21 فیصد زیادہ ہیں۔ جون 2025 میں یہ برآمدات 9.51 ارب امریکی ڈالر رہی تھیں۔ ای ای پی سی انڈیا کی جانب سے جاری بیان کے مطابق، جون میں عمان کو انجینئرنگ مصنوعات کی برآمدات سالانہ بنیاد پر پانچ گنا سے زیادہ بڑھ کر 25.9 کروڑ امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ چین کو برآمدات 74 فیصد اضافے کے ساتھ 36.15 کروڑ امریکی ڈالر ہو گئیں۔ امریکہ بدستور ہندوستانی انجینئرنگ مصنوعات کی سب سے بڑی بیرونی منڈی رہا، جہاں جون کے دوران 1.95 ارب امریکی ڈالر مالیت کی برآمدات کی گئیں۔ جون کے دوران مغربی ایشیا کے چند بازاروں کو چھوڑ کر تقریباً تمام بڑی منڈیوں میں ہندوستانی انجینئرنگ برآمدات میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ اگرچہ متحدہ عرب امارات (یو اے ای) اور سعودی عرب کو برآمدات میں کمی آئی، تاہم بھارت-عمان آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کے نفاذ کے بعد عمان کو برآمدات میں 420 فیصد سالانہ اضافہ ہوا۔

اردو کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ضروری: پروفیسر نیلوفر خان

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور مرکز برائے فاصلاتی و آنلائن تعلیم، کشمیر یونیورسٹی کے باہمی اشتراک سے اردو اساتذہ کے لیے پانچ روزہ ورکشاپ کا افتتاح

سری نگر/دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور مرکز برائے فاصلاتی و آنلائن تعلیم، کشمیر یونیورسٹی کے باہمی اشتراک سے پانچ روزہ ورکشاپ بعنوان اردو اساتذہ کی صلاحیت سازی: قومی تعلیمی پالیسی 2020 کی روشنی میں کا افتتاح آج گاندھی بھون آڈیٹوریم، کشمیر یونیورسٹی میں عمل میں آیا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت وائس چانسلر، کشمیر یونیورسٹی پروفیسر نیلوفر خان نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انھوں نے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی علمی، ادبی اور تعلیمی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس بات پر بے حد خوش ہیں کہ این سی پی یو ایل نے مرکز برائے فاصلاتی و آنلائن تعلیم، کشمیر یونیورسٹی کے ساتھ باہمی اشتراک کرتے ہوئے اس اہم ورکشاپ کے انعقاد میں بھرپور تعاون کیا۔ انھوں نے اس موقعے پر این سی پی یو ایل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد شمس اقبال کی قیادت کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کی رہنمائی میں کونسل اردو زبان کے فروغ، ترویج اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے کے لیے قابلِ قدر خدمات انجام دے رہی ہے۔ انھوں نے چنار بک فیسٹیول میں این سی پی یو ایل کی فعال اور مؤثر شرکت کا بھی خصوصی ذکر کیا اور کہا کہ نو روز تک جاری رہنے والی علمی، ادبی اور ثقافتی سرگرمیوں نے کشمیری عوام کو اردو زبان وادب سے جوڑے رکھنے میں اہم کردار ادا کیا، جو ادارے کی سنجیدہ علمی وادبی وابستگی کا مظہر ہے۔ پروفیسر نیلوفر خان نے کہا کہ اردو زبان کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ضروری ہے تاکہ یہ بدلتے ہوئے تعلیمی اور سماجی ماحول میں مؤثر کردار ادا کر سکے۔ مرکز برائے فاصلاتی و آنلائن تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اس ادارے کے طلبہ نے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں اور انھیں یقین ہے کہ یہ پانچ روزہ ورکشاپ اردو اساتذہ کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافہ کرے گی۔

مہمانِ اعزازی ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی، اسسٹنٹ ڈائرکٹر (اکیڈمک)، این سی پی یو ایل نے کہا کہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان ملک بھر میں اردو زبان وادب کے فروغ، معیاری ادبی کتب کی اشاعت، اساتذہ کی تربیتی سرگرمیوں کے انعقاد اور جدید تعلیمی تقاضوں سے ہم آہنگ مختلف پروگراموں کے ذریعے اردو کی ترویج واشاعت میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ این سی پی یو ایل کی مسلسل کوشش ہے کہ اردو کو نئی نسل سے جوڑا جائے اور اسے روزگار، تحقیق اور جدید تعلیم کے میدان میں مزید کارگر بنایا جائے۔ انھوں نے مزید کہا کہ اساتذہ بچوں کی تعلیم وتربیت میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں، اس لیے ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نئی تدریسی مہارتوں اور تعلیمی رجحانات سے خود کو مسلسل آراستہ کرتے رہیں۔

مہمانِ اعزازی پروفیسر شہناز (ڈین، اسکول آف اوپن لرننگ) نے کہا کہ ورکشاپس کا بنیادی مقصد اساتذہ کی علمی وتدریسی صلاحیتوں کو نکھارنا اور ان کی کمزوریوں کو دور کرنا ہے۔ انھوں نے کہا کہ سیکھنے کا عمل کبھی ختم نہیں ہوتا بلکہ زندگی بھر جاری رہتا ہے۔ ان کے مطابق زبان صرف اظہارِ خیال کا وسیلہ نہیں بلکہ کسی بھی قوم کی تہذیب، ثقافت اور شناخت کی امین ہوتی ہے، اور اردو اس اعتبار سے ایک نہایت زرخیز اور متمول زبان ہے۔

قبل ازاں استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے پروفیسر الطاف انجم (ڈائریکٹر، مرکز برائے فاصلاتی وآنلائن تعلیم) نے کہا کہ ہر زبان اپنی انفرادیت اور حسن رکھتی ہے اور اس کی خوبصورتی اس کے صحیح استعمال میں مضمر ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس پانچ روزہ ورکشاپ کے ذریعے اردو اساتذہ کو قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے اہم نکات، جدید تدریسی طریقوں اور لسانی تربیت سے روشناس کرایا جائے گا۔ افتتاحی اجلاس کی نظامت ڈاکٹر محمد رفیع (اسسٹنٹ پروفیسر، مرکز برائے فاصلاتی و آنلائن تعلیم) نے کی جبکہ کلماتِ تشکر ڈاکٹر شوکت رشید وانی (ایسوسی ایٹ پروفیسر، مرکز برائے فاصلاتی وآنلائن تعلیم) نے پیش کیے۔

درگاہ کمیٹی کا انتخاب بروقت کرانے کا مطالبہ، سنی وقف بورڈ کے سی ای او کو میمورنڈم پیش

رانچی، (یواین آئی) حضرت قطب الدین رسالدار شاہ بابا درگاہ کمیٹی، ڈورنڈا (رانچی) کے اراکین نے جھارکھنڈ ریاستی سنی وقف بورڈ سے مطالبہ کیا ہے کہ درگاہ کمیٹی کے انتخابات مقررہ وقت پر شفاف اور غیر جانبدارانہ انداز میں کرائے جائیں۔ اس سلسلے میں پیر کے روز جھارکھنڈ ریاستی سنی وقف بورڈ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) کو ایک میمورنڈم پیش کیا گیا۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ درگاہ کمیٹی (وقف نمبر 1687/78) کے 61 تاحیات اراکین کی ایک میٹنگ 19 جولائی 2026 کو منعقد ہوئی تھی، جس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ موجودہ کمیٹی کی مدتِ کار 3 ستمبر 2026 کو مکمل ہو رہی ہے۔ لہٰذا وقف قوانین کے مطابق بروقت انتخابی کنوینر مقرر کر کے انتخابی عمل فوری طور پر شروع کیا جانا چاہیے۔ اراکین کا کہنا ہے کہ موجودہ کمیٹی کی مدت ختم ہونے میں اب بہت کم وقت باقی رہ گیا ہے لیکن اب تک انتخابی عمل شروع کرنے کے لیے کوئی عملی اقدام نہیں کیا گیا۔ اس سے یہ خدشہ پیدا ہو رہا ہے کہ موجودہ کمیٹی انتخابات کرانے میں سنجیدہ نہیں ہے، جس کے نتیجے میں بروقت، شفاف اور غیر جانبدارانہ انتخابات متاثر ہو سکتے ہیں۔ میمورنڈم میں وقف بورڈ سے اپیل کی گئی ہے کہ درگاہ کے بہتر انتظام، شفافیت اور عوامی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر انتخابی کنوینر مقرر کیا جائے اور آزادانہ، منصفانہ اور جمہوری انداز میں انتخابات کرانے کے لیے ضروری ہدایات جاری کی جائیں۔

جنتر منتر پر دیے گئے بیان پر محبوبہ مفتی کو معافی مانگنی چاہیے: عمر عبداللہ

سری نگر، (یواین آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے پیر کے روز کہا کہ پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی کو دہلی کے جنتر منتر پر دیے گئے اپنے متنازعہ بیان پر عوام سے معافی مانگنی چاہیے۔ یہ تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب محبوبہ مفتی 24 جولائی کو جنتر منتر پر سی جے پی کے احتجاج میں شریک ہوئیں اور دہلی میں مظاہرین کے خلاف پولیس کارروائی پر تنقید کرتے ہوئے اس کا کشمیر سے موازنہ کیا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وادی میں موجودہ عسکریت پسندی کے باعث وہاں ایسی کارروائی ”قابلِ فہم“ ہے۔ اس بیان کی ویڈیو سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے پر وائرل ہوئی، جس کے بعد انہیں شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ ناقدین نے الزام لگایا کہ انہوں نے کشمیریوں کے ساتھ سخت رویے کو درست قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ محبوبہ مفتی کے بیان پر پیدا ہونے والے تنازعہ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ ان کے ریمارکس سے ایسا تاثر ملتا ہے جیسے وہ عسکریت پسندی کے نام پر جموں وکشمیر کے عوام کے حقوق سلب کیے جانے کو جائز قرار دے رہی ہوں۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، ”وہ جنتر منتر جموں وکشمیر کے مسئلے پر نہیں گئی تھیں۔ وہاں طاقت کے استعمال، گرفتاریوں اور دیگر اقدامات پر جو کچھ کہا گیا، اسے اس بنیاد پر درست قرار دیا گیا کہ چونکہ کشمیر میں عسکریت پسندی ہے، اس لیے یہاں یہ سب جائز ہے۔ آخر اس کی کیا توجیہ ہو سکتی ہے؟

وزیر اعلیٰ نے مزید کہا، ”کیا صرف اس لیے کہ یہاں عسکریت پسندی ہے، قانون پر عمل نہیں ہونا چاہیے؟ اگر عسکریت پسندی ہے تو کیا بچوں کو انصاف نہیں ملنا چاہیے؟ کیا لوگوں کے پاسپورٹ روک دیے جانے چاہئیں؟ میں اس منطق کو سمجھ نہیں سکا۔ عمر عبداللہ نے الزام لگایا کہ پی ڈی پی سربراہ دہلی اور کشمیر میں مختلف موقف اختیار کر کے ”کچھ لوگوں کو خوش کرنے“ کی کوشش کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا، ”یہی پرانی عادت اب بھی برقرار ہے کہ کشمیر میں کچھ اور کہنا اور دہلی میں کچھ اور۔ انہوں نے کہا کہ جب یہ واضح ہو گیا تھا کہ محبوبہ مفتی کے بیان سے عوامی جذبات مجروح ہوئے ہیں تو انہیں اپنی غلطی تسلیم کر لینی چاہیے تھی۔

رحمت و نعمت سے مستفیض ہونے کیلئے رسولؐ و امامؑ کی محبت و پیروی ضروری: مولانا حسن محمد

عالم باغ، نئی آبادی، بھمولا، علی گڑھ پر عشرہ زینبیہ کا انعقاد

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): سید انصار حسین زیدی صاحب کی جانب سے عالم باغ، نئی آبادی، بھمولا، علی گڑھ پر عشرہ زینبیہ کا انعقاد کیا گیا۔ عشرہ زینبیہ کی آخری مجلس کو مولانا حسن محمد صاحب قبلہ نے خطاب کیا۔ آپ نے نعمت الٰہی کو گفتگو کے لیے سرنامہ سخن قرار دیا۔ اللہ کی نعمت سے مراد وہ تمام ظاہری اور باطنی احسانات، بخششیں اور فائدے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو عطا کرتا ہے۔ اس میں زندگی، صحت، ایمان، رزق اور کائنات کی تمام آسائشیں شامل ہیں۔ نعمتِ الٰہی کی دو اقسام ہیں۔ دینی نعمتیں اور دنیوی نعمتیں۔ دینی نعمتوں میں اہلبیت علیہم السلام سے محبت، آپ ع کے بتائے ہوئے راستوں کی پیروی، ایمان، اور ہدایت وغیرہ۔ دنیوی نعمتوں میں زندگی، صحت، عقل، رزق وغیرہ ہیں۔ ان نعمتوں میں سب سے اہم نعمت زندگی ہے، اگر زندگی ہے تو عبادت، عمل، ایمان، ہدایت، محبت اور معرفت ہے۔ مولانا حسن محمد صاحب نے فرمایا کہ بیش قیمتی نعمت "زندگی" ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جتنا زیادہ ایمان، یقین اور آپ کی احادیث پاک کی پیروی ہوگی اتنا ہی زیادہ نعمت و رحمت حاصل ہوی گے کیونکہ آپ ص ہی رحمت اللعالمین ہیں۔ اس علمی و عملی نقطہ کو استعارے کے طور استعمال کرتے ہوئے مولانا موصوف نے توضیح فرمایا کہ حضرت محمد ص پانی ہیں اور حضرت علی ع ابو تراب یعنی مٹی ہیں۔ آپ دونوں کے سنگم سے پھول کھلتے ہیں، خوبصورتی آتی ہے، اس کی خوشبو زندگی کو معطر کرتی ہے، باغ میں پھل لگتے ہیں، اور وہ باغ باغ ہی نہیں جہاں پھل نہ ہوں۔ زراعت کے لیے مٹی اور پانی کا ہونا ضروری ہے۔ پانی ہی کھیت کو کاشتکاری کے لائق بناتا ہے، غلہ و اناج کے لیے مٹی کا ہونا لازمی ہے۔ الختصر محمد ص پر ایمان و یقین اور حضرت علی ع سے محبت و مودت فرض ہے۔ اگر ایک کا بھی دامن چھوٹا، گویا وہ دین کا اور نہ آخرت کا رہا۔ تمام عبادتیں غیر مفید ہیں۔ قرآن بھی مفید نہیں ہوگا۔ قرآن صامت سے مستفید اسی وقت ہوں گے جب قرآن ناطق سے حقیقی محبت، وابستگی اور آپ ع کے نشاندہی کیے ہوئے راستوں پر گامزن رہیں گے۔ مولانا حسن محمد صاحب نے حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام کی خصوصیت بیان بیان کیا کہ آپ کی وفاداری تاریخِ اسلام میں ایثار، شجاعت اور بھائی سے محبت کا روشن ترین باب ہے۔ کربلا کے میدان میں آپ نے امام حسین علیہ السلام کا ساتھ دے کر وفاداری کی وہ لازوال مثال قائم کی جس کی نظیر نہیں ملتی۔ بھائی پر اپنی جان قربان کی۔ عزاداروں نے علم مبارک کی زیارت کی۔ جلوس کا اختتام امام بارگاہ پر ہوا جہاں ماتمی دستہ نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔

جب بھی شہادت کا تذکرہ ہوگا کربلا کی قربانی سرفہرست ہوگی: مولانا گلزار جعفری

امروہہ (اسٹاف رپورٹر) شہر محلہ گزری عزاخانہ علمدار علی خان میں ایام عزا (صفر) کے سلسلے میں منعقد ہونے والی دس روزہ (عشرہ) مجالس کا سلسلہ پوری عقیدت واحترام کے ساتھ جاری ہے۔ اسی سلسلے میں عشرہ کی دوسری مجلس منعقد ہوئی جس میں شیعہ برادری کے عزاداروں اور زائرین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے شیعہ عالم مولانا گلزار جعفری تارا گڑھ نے کہا کہ شہادت محض اپنی جان کی قربانی نہیں بلکہ باطل کے خلاف حق کی سربلندی کے لیے اپنے وجود کی قربانی دینا ہے۔ تاریخ انسانی میں جب بھی شہادت کا تذکرہ ہوگا میدان کربلا کا واقعہ سرفہرست ہوگا۔ کربلا محض ایک جغرافیائی نشان نہیں ہے، بلکہ ظلم کے سامنے غیر متزلزل ہتھیار ڈالنے کا ایک آفاقی وژن ہے۔ ۶۱ ہجری میں کربلا کے دشتِ کربلا میں امام حسین ابن علی کی بے پناہ قربانی نے شہادت کے معنی کو ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔ حسینیت کا اصل جوہر تین راتوں کی شدید پیاس، چلچلاتی ریت اور بچوں کی بے بسی کے باوجود صبر اور رضائے الٰہی کے لیے غیر متزلزل عقیدت ہے۔ مولانا گلزار جعفری نے اسلامی شریعت اور احکام الٰہی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے قرآن مجید کی آیات اور تاریخی شواہد کا حوالہ دیتے ہوئے صورتحال کی وضاحت کی۔ موجودہ فتنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے اہل ایمان سے پرزور اپیل کی کہ وہ گمراہ کن نظریات کا شکار ہونے کی بجائے دین کے سچے اور سیدھے راستے پر ثابت قدم رہیں۔ آپ نے احکام الٰہی پر بھی سختی سے عمل کیا اور اپنی عملی زندگیوں کو سنت کے مطابق ڈھال دیا۔ نتیجتاً اجتماع کا آغاز ایک گہرے سوگوار ماحول میں ہوا۔ معروف مرثیہ خوان حسن امام اور ان کے ساتھیوں نے روایتی مرثیہ پڑھا۔ مرثیہ کی آواز سن کر عزاخانہ میں موجود تمام عزاداروں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور پورا ماحول غم حسین سے بھر گیا۔ معلوم ہوا کہ اب کئی سالوں سے ۱۱ صفر الحرام سے ۲۰ صفر تک عزاخانہ علمدار علی خان میں یہ دس روزہ اجتماعات بڑے جوش و خروش کے ساتھ منعقد کیے جاتے ہیں۔ اس سال بھی اس روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ملکی و غیر ملکی زائرین نے مجالس میں شرکت کی اور شاہ کربلا امام حسین علیہ السلام اور ان کے بہادر ساتھیوں کے بارگاہ میں گلہائے عقیدت پیش کیا۔ اس موقعے پر شانِ حیدر، ثمر مجتبیٰ، ڈاکٹر لاڈلے، سہیل مرتضیٰ، منصور صفدر، چندن نقوی، لیاقت امروہوی، ڈاکٹر شارق ریاض، فراز حیدر، سراج نقوی، محمد ظہیر اور کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

محمد علی جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کی کارروائی روکنے کا مطالبہ، گورنر کے نام یادداشت پیش

سماجوادی پارٹی اقلیتی سبھا کا احتجاج، گورنر کے نام یادداشت ضلع مجسٹریٹ کو سونپی

فتح پور۔ سماجوادی پارٹی اقلیتی سبھا کے ضلعی صدر محمد سلمان نے اتر پردیش کی گورنر کے نام ضلع مجسٹریٹ فتح پور کو ایک یادداشت پیش کرتے ہوئے رام پور میں واقع محمد علی جوہر یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کیے جانے کی مجوزہ کارروائی پر فوری روک لگانے کا مطالبہ کیا۔ یادداشت میں کہا گیا کہ یہ یونیورسٹی ہزاروں طلبہ، اساتذہ اور ملازمین کے مستقبل سے وابستہ ایک اہم تعلیمی ادارہ ہے۔ کسی بھی انتظامی یا قانونی تنازع کا حل آئین اور قانون کے دائرے میں رہ کر کیا جانا چاہیے تاکہ طلبہ کی تعلیم متاثر نہ ہو۔ یادداشت کے مطابق یونیورسٹی کا قیام رام پور کے طلبہ کو بہتر تعلیم فراہم کرنے اور نوجوانوں کے روشن مستقبل کے مقصد سے عمل میں آیا تھا۔ ایسے میں عمارتوں کو منہدم کرنے کی کارروائی سے طلبہ کی تعلیم متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ محمد سلمان نے یادداشت میں دعویٰ کیا کہ یونیورسٹی کی تعمیر کے وقت متعلقہ گرام پنچایت علاقے میں اتر پردیش پنچایت راج ایکٹ 1947 یا کسی دوسرے قانونی ضابطے کے تحت تعمیر کی اجازت لینا لازمی نہیں تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ متعلقہ علاقے کو 27 ستمبر 2024 کو رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی میں شامل کیا گیا، جبکہ یونیورسٹی کی تعمیر اس سے پہلے ہی مکمل ہو چکی تھی۔ یادداشت میں الزام عائد کیا گیا کہ مجوزہ کارروائی سیاسی انتقام پر مبنی معلوم ہوتی ہے اور اس سے تعلیم کے حق پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے گورنر سے مطالبہ کیا کہ معاملے میں مداخلت کرتے ہوئے غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں اور کسی بھی سخت کارروائی سے قبل تمام قانونی پہلوؤں پر سنجیدگی سے غور کیا جائے۔ سماجوادی پارٹی اقلیتی سبھا نے مطالبہ کیا کہ طلبہ کے مفاد کو اولین ترجیح دیتے ہوئے یونیورسٹی کی 38 عمارتوں کو منہدم کرنے کی کارروائی فوری طور پر روکی جائے اور تنازع کا حل قانون اور انصاف کے مطابق نکالا جائے۔ یادداشت پیش کرنے والوں میں محمد سلمان (ضلعی صدر، اقلیتی سبھا)، صدر اسمبلی حلقہ کے رکن چندر پرکاش لودھی، یونس خان، سہیل خان "ہیمو"، وسیم خان، رفعت، ایوب خان، حاجی سراج، اسرار خان، سونو ورما، سنیل امراو، عمران نیتا، اکھلیش ساوتا، فیضی سماجوادی، منوج یادو، آشیش نام دیو، محمد مستقیم، رویندر یادو، شمیم احمد، سندیپ مالی، اقرار احمد، رئیس احمد، فیض عالم، شنی لودھی، رام کشور پرجاپتی، شیو شنکر یادو، دھرمپال دیواکر، فیروز شاہ، عین الحسن، رام دلارے پاسوان، کلیم احمد، ابراہیم احمد، وجے سنگھ، ببلو یادو، راکیش دیواکر، نوید، ناصر، وحید قریشی، اقرار بیگ، طفیل احمد، محمد احمد، عارف خان، محمد شہنواز، سعید پردھان، محمد سلمان، فخر الدین سمیت سماجوادی پارٹی کے بڑی تعداد میں عہدیداران اور کارکنان موجود تھے۔

معروف فکشن نگار پریم چند کی یوم پیدائش کے موقع پر یک روزہ قومی پریم چند سیمینار و ڈرامہ 30 جولائی کو

میرٹھ: 27/جولائی۔ چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ کے اٹل سبھاگار میں معروف فکشن نگار منشی پریم چند کی یوم پیدائش اور معروف رنگ کرمی آنجہانی سریندر شرما کی یاد میں 30/جولائی 2026ء کو چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی کے اٹل سبھاگار میں شعبۂ اردو، سی سی ایس یونیورسٹی، وی کمٹ سوسائٹی اور میرٹھ آرٹسٹ ایسوسی ایشن کے اشتراک سے یک روزہ قومی پریم چند سیمینار اور مزاحیہ ڈرامہ "گورکھ دھندا" کا انعقاد کیا جائے گا۔ یہ معلومات معروف ادیب و ناقد اور میرٹھ آرٹسٹ ایسوسی ایشن کے صدر پروفیسر اسلم جمشید پوری نے پریم چند سیمینار ہال میں پریس کانفرنس کے دوران فراہم کیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ منشی پریم چند کی یوم پیدائش کے موقع پر یک روزہ قومی پریم چند سیمینار کا انعقاد 30/جولائی کو شام چار بجے کیا جائے گا جس میں اسکالرز منشی پریم چند کی اردو اور ہندی خدمات پر اپنے مقالات اور اظہار خیال فرمائیں گے بعد ازاں شام چھ بجے سے مزاحیہ ڈرامہ "گورکھ دھندا" اسٹیج کیا جائے گا۔ ڈرامہ کی ہدایت کاری سینئر رنگ کرمی اٹل شرما کے ذریعے کی جائے گی، ڈرامے کو تحریر کیا ہے جے وردھن نے، لائٹ اور موسیقی جتیندر سی راج کے ذریعے کی جائے گی۔ اس موقع پر سابق ممبر آف پارلیامنٹ راجندر اگروال مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائیں گے۔ ڈرامے کے کنوینر ونود کمار بے چین نے پریس کانفرنس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ڈرامے کی پوری تیاری کی جا چکی ہے اور اس انعقاد میں ڈرامہ تحریر کرنے والے جے وردھن اور فلم اور ٹی وی ڈائریکٹر نیرج شرما خاص طور پر شرکت فرمائیں گے۔ میرٹھ آرٹسٹ ایسوسی ایشن کے نائب صدر اٹل شرما نے بتایا کہ اس موقع پر سینئر رنگ کرمی آنجہانی سریندر شرما جی کو بعد از مرگ اعزاز سے نوازا جائے گا۔ اس موقع کے لیے خاص طور سے ان کے اہل خانہ کو پروگرام میں مدعو کیا گیا ہے۔ دیگر مہمانان میں سابق وزیر پربھودیال بالمیکی، انجینئر ذاکر حسین خصوصی طور پر پروگرام میں شرکت فرمائیں گے۔ پریس کانفرنس میں وی کمٹ سوسائٹی کے صدر اٹل سکسینہ، میرٹھ آرٹسٹ ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری راشد یوسف، ہیمنت گویل، جتیندر سی راج، شہزاد، فیضان یاسین، مائیکل ٹیساورڈ، شاہد غوری، جیش ٹیساورڈ، ڈاکٹر آصف علی، ڈاکٹر ارشاد سیانوی، فرحت اختر، محمد شمشاد وغیرہ موجود رہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ مورخہ 30/جولائی 2026 کو اپنے مؤقر روزنامے سے کیمرہ پرسن اور نامہ نگار بھیجنے کی زحمت گوارا فرمائے۔

زمین سے متعلق مبینہ دھوکہ دہی کے معاملے میں تین کے خلاف مقدمہ درج

1 لاکھ 5 ہزار روپے دے کر دس لاکھ کی زمین کا بیعنامہ کرانے اور بقایا رقم نہ دینے کا الزام

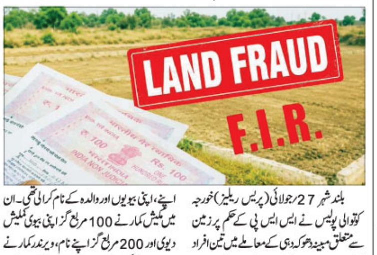

بلند شہر 27 رجولائی (پریس ریلیز) خورجہ کوتوالی پولیس نے ایس ایس پی کے حکم پر زمین سے متعلق مبینہ دھوکہ دہی کے معاملے میں تین افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ ملزمان پر الزام ہے کہ انہوں نے دس لاکھ روپے میں طے شدہ زمین کی رجسٹری کرالی لیکن بقیہ 8 لاکھ 95 ہزار روپے ادا نہیں کیے۔ ملزمان پر رقم ادا کیے بغیر زمین کی چہار دیواری کرانے کا الزام ہے۔ پولیس کو دی گئی شکایت میں خاتون راجکماری اہلیہ یوگیش کمار نے بتایا کہ گاؤں ٹینا غوث پور میں واقع اس کی گاٹا نمبر 153 کی 500 مربع گز زمین کا سودا دس لاکھ روپے میں طے ہوا تھا۔ متاثرہ کے مطابق ملزمان نے سال 2013 اور 2014 کے دوران منصوبہ بندی کے تحت 500 مربع گز زمین کی رجسٹری اپنے، اپنی بیویوں اور والدہ کے نام کرائی تھی۔ ان میں مکیش کمار نے 100 مربع گز اپنی بیوی کملیش دیوی اور 200 مربع گز اپنے نام، ویریندر کمار نے 100 مربع گز اپنی بیوی سویتا دیوی کے نام جبکہ وپن کمار شرما نے 100 مربع گز اپنی والدہ راجکماری دیوی کے نام رجسٹر کرائی تھی۔ مدعیہ کا کہنا ہے کہ رجسٹری کے وقت صرف 1 لاکھ 5 ہزار روپے ادا کیے گئے تھے، جبکہ باقی 8 لاکھ 95 ہزار روپے جلد ادا کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے ایک رسید بھی دی گئی تھی۔ بعد ازاں جب بھی بقایا رقم کا تقاضہ کیا گیا، ملزمان ٹال مٹول کرتے رہے۔ شکایت میں مزید کہا گیا ہے کہ حال ہی میں ملزمان بقایا رقم ادا کیے بغیر زمین کی چاردیواری کرانے پہنچے اور اسے کسی دوسرے شخص کو فروخت کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ جب متاثرہ نے اپنی رقم کا مطالبہ کیا تو ملزمان نے صاف انکار کر دیا۔ متاثرہ خاتون نے ایس ایس پی سے شکایت کر کے انصاف کی اپیل کی ہے۔ ایس ایس پی کے حکم پر خورجہ کوتوالی پولیس نے متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔

ایس ایس پی نے کانوڑ یاترا کے لیے 82 موٹر سائیکل پولیس دستوں کو روانہ کیا

کسی بھی قسم کی بدنظمی، امن و قانون کی صورتحال پیدا ہونے پر کارروائی کرنے کی ہدایات

بلند شہر 27 رجولائی (پریس ریلیز) کانوڑ یاترا کو پرامن، محفوظ اور بلا رکاوٹ طریقے سے مکمل کرانے کے مقصد سے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) بلند شہر دنیش کمار سنگھ نے پیر کے روز پولیس لائن بلند شہر سے 82 موٹر سائیکل پولیس دستوں کو ہری جھنڈی دکھا کر ضلع کے مختلف کانوڑ راستوں اور حساس مقامات کے لیے روانہ کیا۔ ایس ایس پی نے بتایا کہ ان موٹر سائیکل پولیس دستوں کی تشکیل کانوڑ یاترا کے دوران فوری پولیس ریسپانس، مسلسل گشت، ٹریفک نظام کو بہتر بنانے، امن و قانون برقرار رکھنے اور کسی بھی ہنگامی صورت حال میں فوری کارروائی کو یقینی بنانے کے لیے کی گئی ہے۔ یہ پولیس دستے ضلع کے اہم کانوڑ راستوں، شیو مندروں، ڈاک کانوڑ روٹس، بھیڑ بھاڑ والے علاقوں، حساس مقامات اور اہم چوراہوں پر مسلسل گشت کرتے رہیں گے۔ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں یہ فوراً موقع پر پہنچ کر اعلیٰ افسران کو اطلاع دیں گے اور ضروری کارروائی انجام دیں گے۔ ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ نے ڈیوٹی پر تعینات تمام پولیس افسران اور اہلکاروں کو ہدایت دی کہ وہ کانوڑ یاتریوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور احترام سے پیش آئیں، مکمل چوکسی، نظم و ضبط اور ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیں اور کسی بھی قسم کی بدنظمی، افواہ یا امن و قانون کی صورتحال پیدا ہونے پر فوری اور مؤثر کارروائی کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ کانوڑ یاترا کے دوران سکیورٹی، امن و قانون اور ٹریفک انتظامات میں کسی بھی قسم کی غفلت یا لاپرواہی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی اور ہر افسر و اہلکار اپنے فرائض پوری ایمانداری اور ذمہ داری کے ساتھ ادا کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ بلند شہر پولیس کانوڑ یاترا 2026 کو محفوظ، پرامن اور کامیابی کے ساتھ مکمل کرانے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے، جبکہ ضلع کے عوام اور کانوڑ یاتریوں کی حفاظت پولیس کی اولین ترجیح ہے۔

ایل ایل بی طالبہ کے قتل کا معمہ حل

لاپتہ طالبہ کی لاش نہر سے ملی، شوہر نے قتل کا جرم قبول کرلیا

مرادآباد: 27 جولائی (پی این ایس) مرادآباد کے کٹگھر تھانے کی حدود کوہ نور تیراہا کے رہائشی برآمد کنندہ ادیب الرحمان کی لاپتہ بیٹی عدیلہ رحمان کے قتل میں سنسنی خیز انکشاف ہوا ہے۔ کٹگھر پولیس نے ملزم گلفام علی سے ریمانڈ پر پوچھ گچھ کے بعد اس واقعہ کا انکشاف کیا۔ پولیس حکام کے مطابق ملزم نے 29 جون کو عدیلہ کو گولی مار کر قتل کرنے اور اس کی لاش روڑکی میں ایک نہر میں پھینکنے کا اعتراف کیا ہے۔ عادیلہ حیدرآباد میں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کر رہی تھی۔ 25 جون کو، وہ امتحان دینے کی بات کر کے گھر سے نکل گئی۔ اس کا آخری لوکیشن 29 جون کو دہلی ایئرپورٹ کے ٹرمینل 1 پر پایا گیا۔ اس کے بعد اس کا موبائل فون بند ہوگیا۔ بعد میں، اس کی آخری لوکیشن 29 جون کو دہلی ایئرپورٹ کے ٹرمینل 1 پر پائی گئی۔ اس کے بعد اس کا موبائل فون بند ہوگیا۔ وسیع تلاش کے بعد، عادلہ کی والدہ نے 18 جولائی کو کٹگھر پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کروائی، جس میں دیوا پور کے رہائشی گلفام علی اور اس کے بھائی قربان علی پر اس کی بیٹی کو اغوا کرنے کا الزام لگایا۔ پولیس نے دونوں کے خلاف اغوا کا مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔ تفتیش کے دوران اہل خانہ نے پولیس کو گھر سے ملنے والا نکاح نامہ اور متعلقہ دستاویزات فراہم کیں جن میں گلفام علی کو دولہا کے طور پر درج کیا گیا تھا۔ جس کی بنیاد پر پولیس نے گلفام کی تلاش تیز کر دی۔ دریں اثنا، یہ پتہ چلا کہ علی نے قتل کی کوشش کے ایک پرانے کیس میں یکم جولائی کو رام پور کی عدالت میں خود سپردگی کی تھی اور اسے جیل بھیج دیا گیا تھا۔ کٹگھر پولیس نے عدالت سے اجازت لینے کے بعد ملزم کو ریمانڈ پر لے لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران گلفام نے انکشاف کیا کہ اس نے 18 مارچ کو اجمیر میں عدیلہ سے گھر والوں سے چھپ کر شادی کی تھی۔ اس کے بعد دونوں نوئیڈا میں کرائے کے فلیٹ میں رہنے لگے۔ عدیلہ چاہتی تھی کہ گلفام ان کے رشتے کو عام کرے اور گھر والوں کو شادی کے بارے میں مطلع کرے، لیکن گلفام نے اسے ٹال دیا۔ یہ ایک مستقل مسئلہ تھا جس کی وجہ سے دونوں کے درمیان اکثر جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔ دوران تفتیش ملزم نے انکشاف کیا کہ عدیلہ نے اپنے اخراجات بھی پورے کیے اور شادی کے بعد اسے تھر کی گاڑی تحفے میں دی۔ 29 جون کو دونوں میں پھر جھگڑا ہوا۔ عادلہ دہلی سے ٹیکسی سے مرادآباد کے لیے روانہ ہوئی۔ رات کو جب وہ زویا کے پاس پہنچے تو گلفام اسے اپنی گاڑی میں اپنے ساتھ لے گیا۔ راستے میں وہ خاندان اور رشتوں کے بارے میں جھگڑتے رہے۔ پولیس کے مطابق جب وہ دہلی لکھنؤ ہائی وے پر پرانے ٹول پلازہ پر پہنچے تو گلفام نے مندر میں عدیلہ کو پستول سے گولی ماردی۔ قتل کے بعد اس نے لاش کو کار میں رکھ دیا اور ساری رات روڑکی کا سفر کیا۔ اس کے بعد اس نے لاش کو منگلور کے علاقے میں ایک نہر میں پھینک دیا۔ اس کے بعد وہ رام پور میں اپنے ایک دوست کے گھر ٹھہرے اور اگلے دن گھر پہنچ کر گاڑی کھڑی کر دی۔ بعد ازاں اس نے پہلے سے طے شدہ اقدام قتل کیس میں خود کو عدالت میں پیش کیا اور جیل چلا گیا۔ تحقیقات میں پتہ چلا کہ نوجوان خاتون کی لاش 4 جولائی کو روڑکی کے منگلور علاقے میں ایک نہر سے برآمد ہوئی تھی۔

امبیڈکر نگر میں کبوتر پرواز ٹورنامنٹ اختتام پذیر

امن، بھائی چارے اور ثقافتی ورثے کے فروغ کا پیغام دیا گیا

امبیڈکر نگر: کبوتر پرواز ٹورنامنٹ کا دو روزہ اختتامی تقریب اتوار کو نظام الدین پور کچھوچھہ میں پرجوش اور خوشگوار ماحول میں اختتام پذیر ہوئی۔ تقریب کی صدارت گڈو انصاری نے کی اور نظامت محمد اسد جلالپور نے کی۔ محمد شفیع نیشنل انٹر کالج ہنسور کے استاد محمد اسلم خان نے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کبوتر امن کی علامت ہیں۔ کبوتر اڑانا صرف ایک مشغلہ نہیں ہے بلکہ نظم و ضبط، صبر، لگن اور روایتی ورثے کی علامت ہے۔ اس طرح کے واقعات بھائی چارے، محبت اور سماجی اتحاد کو تقویت دیتے ہیں اور نئی نسل کو اپنے ثقافتی ورثے سے جوڑتے ہیں۔ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے گڈو انصاری نے کہا کہ ٹورنامنٹ کا مقصد کھیل کے ساتھ بے زبان پرندوں سے بھی محبت کو فروغ دینا اور معاشرے میں باہمی ہم آہنگی اور خیر سگالی کی فضا کو فروغ دینا ہے۔ پہلے دن کے مقابلے میں عبداللہ انصاری، ببلو، اور گڈو انصاری نے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ دوسرے دن کے مقابلے میں عبداللہ انصاری، دھرمیندر کمار، اور شاکر انصاری نے پہلا، دوسرا اور تیسرا مقام حاصل کیا۔ غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے شرکاء کو مہمان خصوصی استاد محمد اسلم خان نے گل پوشی کر اور یادگاری نشانات سے نوازا۔

دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کا سہ روزہ اجلاس متعدد اہم فیصلوں کی منظوری کے ساتھ اختتام پذیر

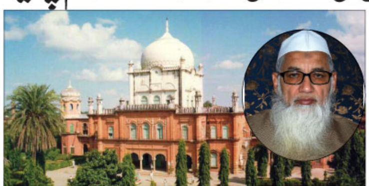

دیوبند، 27/جولائی (ڈاکٹر فیروز خان) معروف دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کا سہ روزہ اجلاس مختلف نشستوں کے بعد آج دوپہر متعدد اہم فیصلوں کی منظوری کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ ادارہ کے مہمان خانہ میں ہفتہ کی صبح سے منعقد ہونے والے اس اجلاس کی مختلف نشستوں میں دارالعلوم دیوبند کی ترقی، بجٹ میں معمولی اضافہ، اساتذہ و ملازمین کی تنخواہوں میں بالمقطع اضافہ کے ساتھ متعدد اہم فیصلے کئے گئے۔ تلاوت کلام اللہ سے مجلس کا آغاز ہوا، سابقہ کارروائی کی توثیق کے بعد تمام شعبوں بالخصوص تعلیمات، تعمیرات، محاسبی اور تنظیم و ترقی کے نظماء نے اپنی تفصیلی رپورٹیں پیش کیں۔ جن پر ضروری ہدایت اور ترامیم کے ساتھ منظوری دی گئی۔ اس کے علاوہ اساتذہ و ملازمین کے مطالبات اور مہنگائی کے مدنظر تنخواہوں میں یکمشت اضافہ کو منظوری دی گئی۔ اس کے علاوہ بجٹ میں بھی حسب ضرورت معمولی اضافہ کو منظوری دی گئی حالانکہ نئی تعمیرات کے تعلق سے ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوسکا ہے۔ وہیں طلبہ کی ترقی اور تعلیمی و تربیتی کو نظام کو مضبوطی منظم اور بہتر بنانے کے تعلق سے اراکین شوریٰ نے گفت و شنید کے بعد اہم متعدد تجاویز کو منظوری دی۔ اس کے علاوہ ادارہ کے بیرونی و اندرونی متعدد مسائل زیر غور آئے، بالخصوص مدارس اسلامیہ کے درپیش مسائل اور چیلنجز پر بھی اراکین نے شوریٰ نے تبادلہ خیال کیا۔ اس سلسلہ میں ادارہ کے مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بنارسی نے بتایا کہ یہ مالیاتی شوریٰ کا اجلاس تھا، جس میں حسب معمول بجٹ میں معمولی اضافہ اور تنخواہوں کی یکمشت اضافہ کی تجاویز کو منظوری دی گئی، اس کے علاوہ تمام نظماء نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کی، اجلاس میں مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی اور صدر المدرسین مولانا ارشد مدنی کے علاوہ مولانا سید محمود اسعد مدنی، مولانا بدرالدین اجمل، مولانا انوار الرحمن بجنوری، حکیم کلیم اللہ علی گڑھی، مولانا رحمت اللہ کشمیری، مفتی اسماعیل مالیگاوں، مولانا الملک ابراہیم مدراسی، مولانا محمد عاقل گڑھی دولت، مفتی سید صالح الحسنی، مفتی خلیل الرحمن پنجاب، مفتی شفیق بنگلوری، مولانا سید حبیب باندوی، مولانا احمد بزرگ گجرات، مولانا محمود کھیروا راجستھان نے شرکت کی۔

خواتین کو خود انحصار بنانے کی جانب یوپی حکومت کا بڑا قدم

سیلف ہیلپ گروپس سے جڑ کر 1 کروڑ 18 لاکھ سے زائد دیہاتی خواتین معاشی بااختیاری کی راہ پر
منگل کو پریرنا دیوس میں مکمل حل مل جائے گا۔ ریاست بھر میں ترقیاتی بلاکوں میں پریرنا دیوس کا اہتمام کیا جائے گا

لکھنؤ: 27 جولائی۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی پہل اور رہنمائی کے تحت، اتر پردیش میں خواتین کو بااختیار بنانے اور خود انحصاری کی طرف انقلابی قدم اٹھائے جارہے ہیں۔ خواتین کو سیلف ہیلپ گروپس کے ذریعے جوڑ کر اور انہیں مختلف سرگرمیوں میں شامل کرکے نہ صرف انہیں خود انحصار بنایا جارہا ہے بلکہ انہیں لکھپتی دی دی کے زمرے میں لانے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔ مختلف محکموں کے ساتھ تال میل کے ذریعے گروپوں کی دیدی کی آمدنی میں اضافہ کیا جارہا ہے۔ ڈپٹی چیف منسٹر کیشو پرساد موریہ کے ویژن اور ارادے کے مطابق، ہر منگل کو ترقیاتی بلاک کی سطح پر "پریرنا دیوس" کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ دیدی کو اپنی سرگرمیوں میں کسی قسم کی پریشانی یا رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ریاستی دیہی روزی روٹی مشن کے مشن ڈائریکٹر ارون کمار نے بتایا کہ بلاک سطح پر ہر مہینے کے پہلے منگل کو گروپ ساکھیوں کے لیے جائزہ میٹنگیں منعقد کی جاتی ہیں، دوسرے منگل کو بینک سکھیوں، FLCRPs (مالیاتی خواندگی کمیونٹی ریسورس پرسن) اور بجلی کی سکھیوں کے لیے، تیسرے منگل کو روزی روٹی سکھیوں اور صنعت کی سکھیوں کے لیے۔ پریرنا دیوس کے ان اجلاسوں میں ان کی شکایات کا ازالہ کیا جاتا ہے اور تجاویز پر غور کیا جاتا ہے۔ حالیہ مہینوں میں ریاست بھر میں پریرنا دیوس" کا کامیابی سے انعقاد کیا گیا۔ دیہی خواتین کو براہ راست فائدہ پہنچانے کے مشن کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے سکھیوں نے ان پروگراموں میں جوش وخروش سے حصہ لیا۔ جوائنٹ مشن ڈائرکٹر جناب پروینا نند نے کہا کہ دیہی روزی روٹی مشن نے 10 لاکھ سیلف ہیلپ گروپس بنا کر ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ آج تک، ریاست میں 1005410 سیلف ہیلپ گروپس بنائے گئے ہیں، جن میں 65921 دیہاتی تنظیمیں اور 3298 کلسٹر لیول فیڈریشن شامل ہیں۔ ان گروپوں کے ذریعے 11860483 خواتین معاشی بااختیار ہونے کی راہ پر گامزن ہیں۔ یہ اقدام نہ صرف دیہی معاش کو مضبوط کررہا ہے بلکہ خواتین کو بااختیار بنانے کی طرف ایک اہم قدم ثابت ہورہا ہے۔ پریرنا دیوس پر ان غیر فعال گروپوں اور رولونگ فنڈ یا کمیونٹی انویسٹمنٹ فنڈ جیسے مسائل کو بھی حل کیا جائے گا۔ اہل خواتین، معذور افراد، اور MNREGA کے تحت کام کرنے والی خواتین سبھی کو سیلف ہیلپ گروپ میں شامل ہونے کا خیر مقدم ہے۔ انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ آئیں اور پریرنا دیوس پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ انہوں نے دیگر محکموں کے افسران اور ملازمین سے اپیل کی کہ وہ اہل افراد کا اندراج کریں۔

☆نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور ہدایت کے تحت، دین دیال اپادھیائے ریاستی دیہی ترقی کا ادارہ، بخشی کا تالاب، سرکاری اور نیم سرکاری محکموں اور اداروں کے افسران اور ملازمین کے ساتھ ساتھ تخلیقی کاموں سے وابستہ افراد کو تربیت دینے کے لیے مسلسل کام کررہا ہے، جس سے انہیں انتہائی ہنرمند اور قابل بنایا جارہا ہے۔ اسی سلسلے میں، اتر پردیش اسٹیٹ رورل لائیولی ہڈ مشن اور ریاستی دیہی ترقی کے ادارے، بخشی کا تالاب، لکھنؤ کے مشترکہ زیر اہتمام انٹرنل کمیونٹی آڈیٹر کلسٹر لیول ایسوسی ایشن کے لیے سات روزہ رہائشی ٹریننگ اتوار کو علاقائی دیہی ترقی کے ادارے، بخشی کا تالاب میں اختتام پذیر ہوئی۔ مؤ، مہوبہ، چترکوٹ، سہارنپور اور بلیا سمیت مختلف اضلاع کی خواتین نے تربیت میں حصہ لیا۔ سی ایل ایف انٹرنل آڈٹ ٹریننگ مشن ڈائریکٹر مسٹر ارون کمار کی پہل اور ہدایت کے تحت منعقد کی گئی تھی۔ مشن ڈائریکٹر، ریاستی دیہی روزی روٹی مشن، شری ارون کمار نے کہا، "کمیونٹی انٹرنل آڈٹ سسٹم نہ صرف مالیاتی نظم وضبط فراہم کررہا ہے بلکہ دیہی خواتین کے کمیونٹی پر مبنی اداروں کو خود انحصاری اور مضبوط نظم ونسق کی ایک نئی سمت بھی فراہم کررہا ہے۔ شفاف اکاؤنٹنگ اور درست رسک مینجمنٹ کے ذریعے، ہم ان کمیونٹی اداروں کو طویل مدتی میں خود انحصار اور بااختیار بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔" ڈائریکٹر مسٹر پروینا نند نے وضاحت کی کہ تربیت یافتہ خواتین اب ہر تین ماہ بعد کلسٹر سطح کی فیڈریشن کا اندرونی آڈٹ کریں گی اور CLF کو مضبوط کرنے کے لیے CLF حکام اور ایگزیکٹو کمیٹی کے ساتھ بہتری کے شعبوں کا اشتراک کریں گی۔ اس سے فیڈریشنز کی مالیاتی سرگرمیوں میں شفافیت اور نظم وضبط آئے گا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جناب نند کشور ساہا نے کہا کہ اس تربیت سے گاؤں کی سطح پر مالی احتساب میں اضافہ ہوگا۔ 7 روزہ ٹریننگ کے دوران، انسٹرکٹر مسٹر امیتیش نے شرکاء کو اکاؤنٹنگ کے اصولوں، اکاؤنٹنگ سائیکل، ریکارڈ کی کتابوں، مالیاتی آڈٹس، فزیکل آڈٹس، مینجمنٹ آڈٹ اور مختلف آڈٹ کے ضوابط کے بارے میں تفصیلی معلومات اور مشق فراہم کی۔ اختتام پر ریجنل رورل ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ کے پروفیسر اور ڈپٹی ڈائریکٹر جناب انوج سریواستو اور ایکسٹینشن ٹریننگ آفیسر ڈاکٹر سیما سنگھ نے تمام شرکاء کو مبارکباد دی اور اسناد تقسیم کیں۔ خواتین نے اس تربیت کو مفید قرار دیتے ہوئے کہا کہ اب وہ اپنے علاقوں میں اپنی انجمنوں کا بہتر آڈٹ کرسکیں گی۔ ٹریننگ پروگرام میں سنگیتا، مینا کشی، ببیتا، ابھا، راجوتی سمیت مختلف اضلاع سے انٹرنل آڈیٹر خواتین نے حصہ لیا۔

مویشی و دودھ ترقیات محکمہ کی جائزہ میٹنگ میں دھرم پال سنگھ کی سخت ہدایات

نومبر 2026 تک بجٹ کا 75 فیصد خرچ، مویشیوں کی حفاظت اور بیماریوں کے کنٹرول پر خصوصی زور

لکھنؤ: 27 جولائی۔ پیر کو دودھان بھون میں اپنے دفتر میں منعقدہ محکمہ مویشی و دودھ ترقیات کی ایک جائزہ میٹنگ میں، محکمہ جاتی وزیر دھرم پال سنگھ نے افسران کو واضح ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ محکمانہ اسکیموں کے بروقت اور معیاری نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ نومبر 2026 تک محکمانہ بجٹ کا کم از کم 75 فیصد خرچ ہونا چاہیے، اگر بجٹ مقررہ ہدف کے مطابق خرچ نہ ہوا تو متعلقہ حکام کی ذمہ داری اور جوابدہی کو یقینی بنایا جائے گا۔ وزیر نے وبائی امراض کے کنٹرول/ FMD / بے سہارا مویشیوں کے بارش سے تحفظ اور ان کے لیے سبز چارے کے انتظامات کے حوالے سے حکام کو ہدایت دی کہ جلد کی بیماری کی اطلاع ملنے پر فوری کارروائی کی جائے۔ (LumpyLSD- Skin Disease) سے بچاؤ کے لیے تمام ضروری تیاریوں کو پہلے سے مکمل کر لینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تمام اضلاع میں مسلسل مانیٹرنگ کو جاری رکھا جائے اور ضروری ادویات، ویکسینیشن اور دیگر وسائل کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے، تاکہ بیماری کسی بھی حالت میں نہ پھیلے۔ بارش کے موسم کے پیش نظر وزیر نے گائے کی پناہ گاہوں کے انتظامات پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی گائے کی پناہ گاہ میں پانی جمع نہیں ہونا چاہیے۔ احاطے کو خشک اور صاف رکھا جائے اور مویشیوں کے بیٹھنے کے لیے مناسب چبوترے کا انتظام کیا جائے۔ نیز بارش سے بچاؤ کے تمام ضروری انتظامات بروقت مکمل کیے جائیں۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ہر ضلع میں پانچ ایکڑ اراضی پر سبز چارہ بویا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس کام کی باقاعدہ معلومات ڈائریکٹوریٹ کو فراہم کی جائیں، تاکہ پیش رفت پر مسلسل نظر رکھی جاسکے اور جانوروں کے لیے چارے کی دستیابی کو یقینی بنایا جاسکے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ ریاست میں جانوروں کے میلوں کا باقاعدگی سے انعقاد ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جانوروں کے میلے جانوروں کی افزائش کے لیے ایک مفید پلیٹ فارم ہیں اس لیے ان کے آپریشن میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتی جائے گی۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ حکومت کی ترجیحات کے مطابق تمام پروگراموں کے موثر نفاذ کو یقینی بنایا جائے اور کسی بھی سطح پر لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے دودھ کمیٹیوں کی تعداد بڑھانے، دودھ کی مصنوعات کے معیار کو برقرار رکھنے اور دودھ کی قیمتوں کی باقاعدہ ادائیگی کی سختی سے ہدایات دیں۔ میٹنگ میں ریاستی وزیر مملکت مسز کرشنا پاسوان نے کہا کہ گائے کی پناہ گاہوں میں مویشیوں کے تحفظ اور فروغ کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں۔ گائے کی پناہ گاہوں کو خود کفیل بنانے کے لیے مقامی سطح پر خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس کی مدد بھی لی جانی چاہیے۔ ویکسینیشن کے عمل میں کسی قسم کی غفلت نہ برتی جائے۔ میٹنگ میں ایڈیشنل چیف سکریٹری مسٹر مکیش کمار میشرام نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ وزیر موصوف کی ہدایات کی بروقت تعمیل کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں ویٹرنری افسران ضروری انتظامات کو یقینی بنائیں۔

طلبہ کی تحریک رنگ لائی، انتقامی کارروائیاں فوراً بند کی جائیں

تعلیمی اصلاحات پر فوری عمل، انسانی خدمت کو جرم بنانے کی سوچ جمہوری اقدار کے منافی: عرفان خاں قادری

لکھنؤ، 27 جولائی (پریس ریلیز) مسلم مجلس کے جنرل سکریٹری عرفان خاں قادری نے کہا ہے کہ طلبہ کی مسلسل جمہوری جدوجہد کے نتیجے میں مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ اس بات کا ثبوت ہے کہ نوجوانوں کی پرامن اور منظم آواز کو ہمیشہ نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت محض اعلانات پر اکتفا نہ کرے بلکہ امتحانی نظام میں شفافیت، پیپر لیک کی روک تھام، روزگار کے بہتر مواقع اور نوجوانوں کے مستقبل کے تحفظ کے لیے فوری اور موثر اقدامات کرے۔ انہوں نے کہا کہ احتجاج کے دوران انسانی ہمدردی کے جذبے سے طلبہ کو کھانا اور پانی فراہم کرنے والوں کو نشانہ بنانا انتہائی افسوسناک ہے۔ غازی آباد میں محمد جنید کے گھر پر مبینہ چھاپہ، ان کے والد اور کم عمر بھائی کو حراست میں لینے، نیز میرٹھ میں ان کے بعض رشتہ داروں سے پوچھ گچھ کی اطلاعات تشویش کا باعث ہیں۔ عرفان خاں قادری نے کہا کہ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی بعض اطلاعات کے مطابق طلبہ کی خدمت میں مصروف محمد اسلم سے بھی پولیس نے پوچھ گچھ کی، ان کی شناختی تفصیلات حاصل کیں اور انہیں دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ اگر یہ اطلاعات درست ہیں تو اس معاملے کی فوری، شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ پرامن احتجاج ہر شہری کا آئینی حق ہے اور اختلاف رائے کا جواب انتقامی کارروائی نہیں بلکہ مکالمہ اور قانون کے مطابق انصاف ہونا چاہیے۔ نوجوانوں، طلبہ اور سماجی کارکنوں میں خوف پیدا کرنا کسی بھی جمہوری معاشرے کے لیے نیک شگون نہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ طلبہ تحریک سے وابستہ بے گناہ افراد کو ہراساں کرنا فوری طور پر بند کیا جائے، تمام الزامات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں اور حکومت ایسے عملی اقدامات کرے جن سے نوجوانوں کا اعتماد بحال ہو، کیونکہ شفاف تعلیمی نظام ہی ایک مضبوط ملک کی حقیقی بنیاد ہیں۔

کانگریس کے ساتھ مل کر الیکشن لڑنے پر اکھلیش یادو کا بڑا بیان

اتحاد لوک سبھا میں تھا، اسمبلی الیکشن ابھی دور ہے

لکھنؤ: 27 جولائی (پی این ایس) کیا 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات میں سماج وادی پارٹی کانگریس کے ساتھ اتحاد میں رہے گی؟ یہ سوال حالیہ دنوں میں اٹھ رہا ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور سہارنپور کے ایم پی عمران مسعود نے کہا تھا کہ پارٹی 403 سیٹوں کی تیاری کررہی ہے۔ دریں اثنا، اکھلیش یادو نے پہلے دہلی میں INDI اتحاد کی میٹنگ کے دوران ریاستی کانگریس لیڈروں کے بیانات پر ناراضگی ظاہر کی تھی۔ اس تمام سیاسی بیان بازی کے درمیان، اکھلیش یادو نے پیر کو اتحاد کو لے کر ایک بڑا اشارہ دیا۔ انہوں نے کہا، ہمارا اتحاد 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں تھا۔ ہم لوک سبھا میں ساتھ ہیں۔ تاہم، انہوں نے 2027 کے اسمبلی انتخابات میں اتحاد کے حوالے سے اپنے کارڈ ظاہر نہیں کیے، یہ کہتے ہوئے کہ اسمبلی انتخابات ابھی بہت دور ہیں۔ اکھلیش یادو نے کانگریس کے ساتھ اتحاد کے معاملے پر میڈیا کے سوالوں کا کھل کر جواب نہیں دیا۔ سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے اشارہ دیا کہ کانگریس کے ساتھ سیٹوں کی تقسیم پر ابھی تک کوئی معاہدہ نہیں ہوا ہے۔ دراصل 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں اپنی زبردست کارکردگی کے بعد کانگریس زیادہ سیٹوں پر الیکشن لڑنے کی بات کررہی ہے۔ دریں اثنا، سماج وادی پارٹی نے مسلسل کانگریس پر زور دیا ہے کہ وہ سیٹیں بانٹنے کے بجائے جیتنے والے امیدواروں کو کھڑا کرے۔ نتیجتاً دونوں جماعتوں کے درمیان ہم آہنگی کا فقدان ہے۔ اکھلیش یادو نے اتحاد کے بارے میں کھل کر بات نہیں کی۔ تاہم، انہوں نے کہا کہ وہ (ایس پی-کانگریس) لوک سبھا میں ایک ساتھ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے مسلسل PDA کی حمایت اور سماجی انصاف کے قیام کی وکالت کی ہے۔ ہم اسی راستے پر چل رہے ہیں۔ اسمبلی انتخابات ابھی بہت دور ہیں۔ ہم لوک سبھا میں ساتھ ہیں۔ حالانکہ اکھلیش یادو اسمبلی انتخابات دور ہونے کی بات کررہے ہیں لیکن دونوں پارٹیوں کی انتخابی تیاریاں تیز ہوگئی ہیں۔ کانگریس قائدین تیزی سے جارحانہ بیانات جاری کررہے ہیں۔ اب، اکھلیش یادو کے لوک سبھا میں اکٹھے ہونے کی بات نے ایک الگ ماحول پیدا کردیا ہے، جس سے سیاسی تنازعہ کے گہرے ہونے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ کچھ سیاسی تجزیہ کار یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ اکھلیش یادو بھی ملائم سنگھ یادو کی حکمت عملی پر عمل کریں گے جس میں "مرکز میں اور ریاست میں دور دور"۔ اکھلیش یادو نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے لیے کانگریس کے ساتھ اتحاد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے پہلے، اس نے 2022 کے یوپی انتخابات میں چھوٹی پارٹیوں کے ساتھ اتحاد کیا تھا، لیکن یہ کامیابی کی اسی سطح کو حاصل کرنے میں ناکام رہا۔ پارٹی صرف 111 سیٹوں تک پہنچنے میں کامیاب رہی۔ نتیجتاً، کانگریس کے ساتھ اتحاد کرنے کے بعد، سماج وادی پارٹی نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں تاریخی کامیابی حاصل کی۔ تعداد اور ووٹ شیئر کے لحاظ سے یہ الیکشن پارٹی کے لیے بہترین تھا۔ پارٹی نے 37 لوک سبھا سیٹوں پر قبضہ کیا ہے۔ کانگریس نے بھی چھ سیٹیں جیتیں۔ اس کے بعد سے اکھلیش یادو نے مسلسل کانگریس کے ساتھ اتحاد کی بات کی ہے۔ ایس پی صدر نے متعدد عوامی پلیٹ فارمز پر کہا ہے کہ کانگریس کے ساتھ اتحاد برقرار رہے گا۔ حال ہی میں، ایک انٹرویو کے دوران، اکھلیش یادو نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں بنائے گئے اتحاد کے بارے میں کھل کر بات کی۔ اب اسمبلی انتخابات سے تقریباً چھ سات ماہ قبل اکھلیش یادو نے اتحاد پر خاموشی اختیار کررکھی ہے۔ انہوں نے انتخاب کو دور کی بات بتاتے ہوئے اتحاد کے سوال کو پس پشت ڈال دیا۔

کارگل کے شہداء کی قربانیاں ہماری قومی تاریخ کا سنہرا باب ہیں: پروفیسر حیدر علی

لینگویج یونیورسٹی میں کارگل دیوس کی مناسبت سے پوسٹر سازی مقابلے کا انعقاد

لکھنؤ، 27 جولائی 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ سماجیات کی جانب سے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی رہنمائی میں کارگل وجے دیوس کے موقع پر "کارگل کے جانبازوں کو خراج عقیدت: جرأت، قربانی اور حب الوطنی" کے عنوان سے پوسٹر سازی مقابلے کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے آغاز میں شعبۂ سماجیات کی مضمون انچارج ڈاکٹر ضیا جعفری نے مہمانانِ گرامی، شرکاء اور طلبہ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کارگل وجے دیوس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام کے انعقاد کا بنیادی مقصد تخلیقی اظہار کے ذریعے حب الوطنی، جرأت و بہادری اور قربانی کی درخشاں تاریخ کو نئی نسل کے سامنے اجاگر کرنا اور انہیں قومی ہیروز کی لازوال خدمات سے روشناس کرانا ہے، تاکہ نوجوانوں میں وطن سے محبت، قومی یکجہتی اور ذمہ دار شہری ہونے کا شعور مزید مستحکم ہو۔ پوسٹر سازی مقابلے سے قبل فیکلٹی آف کامرس کے ڈین پروفیسر سید حیدر علی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کارگل جنگ ہندوستانی فوج کی بے مثال جرأت، غیر متزلزل عزم اور مادر وطن سے غیر مشروط محبت کی روشن مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ کارگل کے جانبازوں نے انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقوں اور نامساعد حالات میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے ملک کی سرحدوں کا دفاع کیا اور یہ ثابت کردیا کہ وطن کی حفاظت ہر قیمت پر مقدم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کارگل کے شہداء کی قربانیاں ہماری قومی تاریخ کا ایسا سنہرا باب ہیں جو آنے والی نسلوں کو حب الوطنی، فرض شناسی، ایثار اور قومی یکجہتی کا پیغام دیتا رہے گا۔ پروفیسر حیدر علی نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ ان عظیم سپاہیوں کی قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اپنے کردار، نظم وضبط اور ذمہ داری کے احساس کے ذریعے ایک مضبوط اور ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں اپنا فعال کردار ادا کریں۔ اس موقع پر سماجی علوم فیکلٹی کی ڈین ڈاکٹر پونم چودھری نے اپنے خطاب میں کہا کہ کارگل وجے دیوس صرف ایک تاریخی فتح کی یاد نہیں بلکہ اُن عظیم سپاہیوں کی بے مثال جرأت، ایثار اور حب الوطنی کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا دن ہے جنہوں نے مادر وطن کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل کو چاہیے کہ وہ شہداء کارگل کی قربانیوں سے حوصلہ، فرض شناسی اور قومی خدمت کا جذبہ حاصل کرے۔ ڈاکٹر پونم چودھری نے مزید کہا کہ اس نوعیت کی تعلیمی اور تخلیقی سرگرمیاں طلبہ میں قومی شعور، حب الوطنی، اتحاد اور سماجی ذمہ داری کے احساس کو فروغ دیتی ہیں اور انہیں ایک باوقار، ذمہ دار اور باشعور شہری بننے کی ترغیب دیتی ہیں۔ پوسٹر سازی کے اس مقابلے میں بی اے سماجیات کے طالب علم اتھرو نے پہلی، شعبۂ سیاسیات کی طالبہ پلوی نے دوسری اور شعبۂ جغرافیہ کی طالبہ نشا وشوکرما نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ کامیاب طلبہ کو اعزاز سے نوازا گیا۔ اس مقابلے میں تاریخ، جغرافیہ، سماجیات، ہندی، قانون، شعبۂ تعلیم، ہوم سائنس اور حیوانیات سمیت یونیورسٹی کے مختلف شعبوں کے طلبہ نے بھرپور جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔ اس موقع پر شعبۂ تاریخ کے ڈاکٹر منیش کمار، شعبۂ قانون کے ڈاکٹر راج کمار سنگھ اور ڈاکٹر شویتا ترویدی، شعبۂ تعلیم کی ڈاکٹر وبھا سنگھ، ڈاکٹر نہاریکا شریواستو اور ڈاکٹر رچنا گہار سمیت مختلف شعبہ جات کے اساتذہ بھی موجود رہے۔ پروگرام کا اختتام کارگل کے عظیم شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کرنے اور ان کی جرأت، قربانی اور حب الوطنی کے جذبے کو اپنی زندگی میں اپنانے کے عزم کے ساتھ ہوا۔

جنتر منتر احتجاج میں پیلیٹ گن کے استعمال کے ذمہ دار امت شاہ استعفیٰ دیں

بہار اور مغربی بنگال میں طلبہ پر ہونے والا جبر بند کیا جائے: آل انڈیا پیپلز فرنٹ کا مطالبہ

لکھنؤ، 27 جولائی۔ سی آر پی ایف کی تحقیقاتی رپورٹ سامنے آنے کے بعد یہ بات دن کی روشنی کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ 20 جولائی کو جنتر منتر پر مظاہرین کے خلاف ممنوعہ پیلیٹ گن کا استعمال کیا گیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق اس روز آر اے ایف کی جانب سے پیلیٹ گن کے 7 کارتوس فائر کیے گئے، جن سے اب تک 5 افراد کے زخمی ہونے کی تصدیق ہوچکی ہے۔ اسی لیے آل انڈیا پیپلز فرنٹ نے مطالبہ کیا ہے کہ 20 جولائی کو جنتر منتر احتجاج کے دوران دہلی پولیس کی جانب سے کی گئی تمام ظالمانہ، غیر قانونی اور تعزیری کارروائیوں کی مکمل ذمہ داری مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر عائد ہوتی ہے، لہٰذا انہیں اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا چاہیے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کو راج دھرم پر عمل کرتے ہوئے بہار اور مغربی بنگال میں طلبہ کے خلاف جاری سخت کارروائیوں کو فوری طور پر بند کرنا چاہیے۔ بیان کے مطابق سبھی جانتے ہیں کہ جنتر منتر احتجاج کے دوران بی جے پی کی مرکزی حکومت نے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ وزیر تعلیم دھرمندر پردھان کے استعفے، نیٹ پرچہ لیک اور تعلیمی نظام میں اصلاحات کے مطالبات پر ہونے والے احتجاج میں کسی بھی مظاہرین کے خلاف جبر نہیں کیا جائے گا، لیکن اس کے باوجود بہار اور مغربی بنگال میں کارروائیاں جاری ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ بہار میں سیکڑوں افراد کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا گیا ہے، سیوان میں گولی لگنے سے بچے زخمی ہوئے ہیں، جبکہ مغربی بنگال میں تو قومی سلامتی قانون (این ایس اے) کا بھی استعمال کیا گیا ہے، جو جمہوریت کے لیے نیک شگون نہیں ہے۔ آل انڈیا پیپلز فرنٹ نے ملک کی تمام جمہوری قوتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس جبر وتشدد کے خلاف آواز بلند کریں۔ فرنٹ نے مزید کہا کہ سرکاری تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ آر اے ایف نے ضرورت سے زیادہ طاقت کا استعمال کیا۔ ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے پیلیٹ گن کے استعمال پر پابندی ہے، اس کے باوجود جنتر منتر پر اس کا استعمال کیا گیا۔ بیان کے مطابق پیلیٹ گن سے زخمی ہونے والے ایک شخص کی ایک آنکھ کی بینائی ختم ہونے کا خدشہ ہے۔ یہ بھی انتہائی حیران کن بات ہے کہ ابتدا میں دہلی پولیس نے پیلیٹ گن کے استعمال سے انکار کیا تھا، لیکن اب وہ دعویٰ غلط ثابت ہوگیا ہے۔ آل انڈیا پیپلز فرنٹ نے مطالبہ کیا کہ پیلیٹ گن کے استعمال کا حکم دینے والے متعلقہ افسران کی شناخت کرکے ان کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی جائے۔

---

13 دنوں میں دھنسا 4,200 کروڑ کا ایکسپریس وے

کانپور-لکھنؤ پروجکٹ پر اٹھے سوال، NHAI نے جاری کی وضاحت

کانپور: 27 جولائی (پی این ایس) کانپور-لکھنؤ ایلیویٹڈ ایکسپریس وے، جس کا آغاز عظیم الشان وعدوں اور 13 جولائی کو ایک اعلیٰ سطحی افتتاح کے ساتھ ہوا تھا، اب جانچ پڑتال میں ہے۔ اس کے افتتاح کے صرف 13 دن بعد، اناؤ ضلع میں کوراری کے قریب چھ لین ایکسپریس وے کا ایک حصہ مسلسل بارش کے درمیان کئی میٹر تک دھنس گیا۔ اس واقعے کے بعد، سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو تیزی سے وائرل ہوگئی، جس نے 200,4 کروڑ کا ایکسپریس وے پروجیکٹ کے معیار کے بارے میں بحث چھیڑ دی۔ اس واقعے کے بعد، اپوزیشن نے حکومت اور نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا (NHAI) پر سخت حملہ شروع کیا، جبکہ NHAI نے فوری طور پر مرمت شروع کی اور اس واقعے کو پھسلن کو قرار دیا۔ 63 کلومیٹر طویل، چھ لین والی ایلیویٹڈ ایکسپریس وے، جو تقریباً 200,4 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کی گئی ہے، پی این سی کنسٹرکشن نے تعمیر کی تھی۔ سڑک کی کھدائی کی ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد، مقامی باشندوں نے تعمیر کے معیار پر سوالات اٹھائے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر پہلی بارش کے دوران سڑک کا کوئی حصہ گر جاتا ہے تو اس سے پروجیکٹ کے معیار اور نگرانی پر سنگین سوالات اٹھتے ہیں۔ سماج وادی پارٹی اور کانگریس نے سوشل میڈیا پر منہدم ایکسپریس وے کی تصاویر اور ویڈیو شیئر کرتے ہوئے حکومت پر کرپشن اور تعمیر میں لاپرواہی کا الزام لگایا۔ اپوزیشن کا کہنا تھا کہ یہ منصوبہ جسے ایک بڑی کامیابی کے طور پر پیش کیا گیا تھا، چند دنوں میں ہی جانچ پڑتال کی زد میں آگیا ہے۔ تنازعہ کے بعد، NHAI نے ایک سرکاری بیان جاری کیا جس میں کہا گیا کہ کانپور-لکھنؤ روٹ پر کلومیٹر 64 کے قریب سڑک پھسل گئی تھی۔

اترپردیش میں سیاحتی بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر زور

575 منصوبوں کے لیے 119841.10 لاکھ روپے منظور، تاخیر کا شکار منصوبے نومبر تک مکمل کرنے کی ہدایت

لکھنؤ: 27 جولائی۔ ریاست میں سیاحوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر، سیاحت کے تجربے کو مزید بڑھانے کے لیے سیاحت کے بنیادی ڈھانچے کی سہولیات پیدا اور تیار کی جارہی ہیں۔ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے، مالی سال 26-2025 میں ریاستی شعبے کے تحت ریاست کے مختلف سیاحتی مقامات پر بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی تخلیق اور ترقی کے لیے 119841.10 لاکھ روپے کے 575 پروجیکٹوں کو منظوری دی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت آگرہ ضلع میں چھترپتی شیواجی مہاراج میوزیم اور لکھنؤ ضلع میں نیول آرمی شوریہ میوزیم کے لیے کیوریشن کا کام کیا جارہا ہے۔ اسی طرح فرخ آباد ضلع کے مہوبا اور سنکیسا میں پلانیٹوریم، سیتاپور میں نیمشر نیا دھام میں ویدارانیم کا قیام اور فیروز آباد ضلع میں سمور بابا دھام اور کرہاڑہ کے لیے پارکنگ ٹورازم سہولت سینٹر اور دیگر سیاحتی سہولیات کی تعمیر پر کام کیا جارہا ہے۔ یہ اطلاع ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے پیر کو دی۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ سیاحت اور ثقافت کے مالی سال 27-2026 کے ایکشن پلان کا ریاست گیر جائزہ لیا جارہا ہے۔ انہوں نے محکمہ کے افسران اور عمل درآمد کرنے والی ایجنسیوں کو واضح طور پر کہا ہے کہ سیاحت کے منصوبے صرف کاغذوں تک محدود نہیں رہنا چاہئے بلکہ زمین پر نظر آنا چاہئے۔ تاخیر کا شکار منصوبے نومبر تک مکمل ہوجائیں گے۔ اس سلسلے میں وہ ریاست کے تمام ڈویژنوں میں اعلیٰ عہدیداروں کے ساتھ جائزہ میٹنگیں کررہے ہیں تاکہ پروجیکٹوں کی حقیقت کا جائزہ لیا جاسکے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ اب اسکیموں کی منظوری کاغذی تجاویز کی بنیاد پر نہیں دی جائے گی بلکہ ہر منصوبے کی پہلے سے زمینی تصدیق کی جائے گی۔